Vol. II
No. 11



Monday,
23rd June, 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

Price: Eight Annas.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
[illegible]

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Monday, 23rd June, 1952

(ELEVENTH DAY OF THE SECOND SESSION)

The House met at Five Minutes past Nine of the Clock
[Mr Speaker in the Chair]

Starred Questions and Answers

Mr. Speaker · Let us take up questions. Shri Buchiah.

TAPPING OF TODDY TREES

*143 *Shri M. Buchiah* (Sirpur) Will the hon. Minister for Excise, Forests and Customs be pleased to state :

1 Whether it is a fact that innumerable, unnumbered toddy and sendhi trees are being tapped by the contractors with the connivance of some corrupt officials without paying any tree tax to the Government ?

2 If so, what action is being taken against such officials and contractors ?

مسٹر فار اکسائز فارسیٹس اینڈ کسٹمس (شری رنگا ریڈی) - یہ صحیح ہے - ٹری ٹیکس (Tree Tax) کے بغیر بلا نمبر اندازی کئے سیندھی اور تاڑی کے درخت تراشے جارہے تھے - عہدہ داروں کی غفلت اور بعض غیر سماجی عناصر کی منظم ترغیب سے اس طرح درخت تراشے جا رہے تھے -

شری سی- ایچ وینکٹ رام راؤ (کریم نگر) - ایسے درختوں کی تعداد کتنی ہے کیا آپ بتاسکتے ہیں ؟

مسٹر اسپیکر - یہ دوسرا سوال ہے -

Shri Ch. Venkat Ram Rao : If so, what action is being taken against such officials and contractors ?

شری رنگا ریڈی - میں نے خود دورہ کر کے ایسے درختوں کو برآمد کیا ہے - اور اس بارےمیں انتظام کیا ہے جس کی بناء پر کثیر التعداد درخت برآمد ہوئے - ان میں سے اکثر کا ٹری ٹیکس (Tree Tax) داخل کرالیا گیا ہے - جن عہدہ داروں نے غفلت کی تھی ان میں سے بعض کا تبادلہ کیا گیا اور بعض کو معطل کیا گیا - جن کے

خلاف الزامات بھی انکے بارے میں تحقیقات کی جا رہی ہے - اور بلا اجازت تراش کرنے والوں کو حالان عدالت کیا جا رہا ہے -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - ایسے کتنے درخت کاٹے گئے؟ کیا ان کی تعداد بتائی جاسکتی ہے ؟

شری رنگا ریڈی - ابھی میرے پاس جملہ اضلاع سے اطلاع نہیں آئی ہے - صرف ورنگل کریم نگر نلگنڈہ اور عادل آباد سے اطلاع آئی ہے - ان اضلاع میں ۲۶۸۶۱۳ درخت اس طرح تراشے گئے ہیں -

شری لکشمن کونڈا (آصف آباد - عام) - غیر سماجی عناصر سے کیا مطلب ہے ؟

شری رنگا ریڈی - غیرسماجی عناصر اپنا نام مختلف بتاتے ہیں - لیکن میرا اشارہ نلگنڈہ کے ان لوگوں کی طرف ہے جو تشدد کرتے ہیں -

ایک آنریبل ممبر - کیا ٹری ٹودی ٹاپر (Tree to the Tapper) کی کوئی اسکیم (Scheme) گورنمنٹ کے پاس ہے ؟ اگر ہے تو کیا آنریبل منسٹر اسکی کچھ تفصیلات ہاؤس کے سامنے رکھینگے ؟

شری رنگا ریڈی - ہمارے پاس وہ اسکیم ہے - ابھی وہ کیا بجٹ میں پیش نہیں کی گئی ہے - قبل اسکے کہ میں اسکو کیا بجٹ میں پیش کرتا عہدہ داران کی کانفرنس (Conference) بلا کر میں نے ان سے مشورہ کیا - یہ کانفرنس اس ماہ کی ۱۵ تاریخ کوہوئی تھی - اس میں تبادلہ خیال کیا گیا - میری مجوزہ اسکیم سے انہوں نے اتفاق کیا - وہ اسکیم مرتب کی جا رہی ہے اور عنقریب کیا بجٹ میں پیش کی جائیگی -

شری لکشمن کونڈا - ایسے چوری کے درخت کے پکڑے کے بعد کتنا پیسہ وصول کیا گیا اور کتنے دنوں میں یہ وصول ہوا ؟

شری رنگا ریڈی - جو ۲۶۸۶۱۳ درخت برآمد ہوئے اون کے ٹری ٹیکس کی رقم تقریباً ۲۶ لاکھ روپیہ وصول ہوچکی ہے - باقی رقم وصول کی جا رہی ہے -

شری لکشمن کونڈا - چھ ماہ ہوئے کہ گھٹکیسر میں ۵ جھاڑ پکڑے گئے تھے - لیکن اسکے متعلق اب تک رقم وصول نہیں کی گئی - اس کی کیا وجہ ہے ؟

شری رنگا ریڈی - میں تفصیلی طور پر تو نہیں بتاسکتا البتہ مجموعی طور پر یہ بتاسکتا ہوں کہ تقریباً نصف رقم وصول ہوگئی ہے - باقی رقم کی کارروائی جاری ہے -

شری ایم - بچیا (سرپور) - کیا آنریبل منسٹر بتاسکتے ہیں کہ اب کوئی ایسے درخت باقی نہیں جو بلا نمبر ہوں ؟

شری رنگا ریڈی - میرا خیال ہے کہ انکے علاوہ اب بھی ایسے درخت ہیں جنکی برآمدی کےلئے سختی سے حکم جاری کیا گیا ہے - وہ بھی برآمد ہو جائینگے -

ایک آنریبل ممبر - اب تک گتہ داروں سے کتنی رقم وصول طلب ہے اور کتنی رقم وصول ہو گئی ہے ؟

مسٹر اسپیکر - یہ سوال غیر متعلق ہے -

شری لکشمن کونڈا - یہ جو دو لاکھ سے زائد درخت کاٹے گئے وہ کتنے عرصہ میں کاٹے گئے، کس کی غفلت سے یہ درخت کاٹے گئے اور ان کو کیا سزا ہوئی ؟

شری رنگا ریڈی - دو انسپکٹرس (Inspectors) اور چھ سب انسپکٹرس (Sub-Inspectors) کو معطل کر دیا گیا - سر دیں مہتماں کا تبادلہ کر کے تحقیقات کی جا رہی ہے - مدراس سسٹم (Madras System) کے تحت ایک سال کے لئے درخت دئے جاتے ہیں - ہر سال ان میں کمی بیشی ہوسکتی ہے -

شری گوپی ڈی گنگا ریڈی (نرمل - عام) - جن لوگوں کا تبادلہ کیا گیا ہے کیا ان کو وہاں بھی ایسا کرنے کا موقع نہیں ہے ؟

مسٹر اسپیکر - ایسا سوال نہیں کیا جاسکتا -

شری داجی شنکر (عادل آباد) - اب تک جن درختوں پر نمبر اندازی نہیں ہوئی ہے کیا وہ بھی غیر سماجی عناصر کی وجہ سے نہیں ہوئی ہے ؟

شری رنگا ریڈی - میں نے جو تعداد مقامات کے حوالہ سے بتائی ہے اوسکو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ جن مقامات پر غیر سماجی عناصر کا تسدد زیادہ ہوا انہی مقامات پر اوسی تناسب سے درختوں کی نمبر اندازی نہیں ہوئی - اس قسم کے افعال ضلع نلگنڈہ میں زیادہ ہوئے اسلئے وہاں ۱۸۴۳۳۹ درخت بلا نمبر اندازی درآمد ہوئے ہیں - کریم نگر میں اس سے کم یعنی تقریباً ۴ ہزار درآمد ہوئے ہیں - ورنگل میں تقریباً ۵ ہزار - میدک میں صرف چند ہزار درآمد ہوئے ہیں - چونکہ میں نے آندھرا کانفرنس (Andhra Conference) کے صدر کی حیثیت سے مختلف مقامات کا دورہ کر کے ان جرموں کے متعلق معلومات حاصل کئے اور اوس وقت میں نے اسکے متعلق چیف منسٹر کو اطلاع بھی دی تھی اسی لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ غیر سماجی عناصر کی ترغیب سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے -

شری داجی شنکر - غیر نمبر انداز درختوں کو درآمد کر کے کتنا عرصہ ہوا ؟

شری رنگا ریڈی - میرے دورہ اور ہدایات کے بعد تقریباً چند ہزار درخت درآمد ہوئے تھے - میں نے جو ترکیبیں اس سلسلہ میں بتائیں اون پر عمل کرنے کی وجہ سے ایک ہی مہینہ میں یہ تمام درخت درآمد ہوئے - (Cheers)

شری داجی شنکر - اسکے بعد نمبر اندازی ہو رہی ہے یا نہیں ؟

شری رنگا ریڈی - آپ کو شائد اسکا طریقہ نہیں معلوم ہے - ایسے درختوں کو حرف (ب) میں رکھکر شمار کیا جاتا ہے اور پنچنامہ کیا جاتا ہے - اسکے بعد

ہمارے تجربہ میں یہ بات آئی کہ غیر سماجی عناصر بھی ان درختوں پر حرف (ب) ڈالنے لگے - اس وجہ سے ہم نے یہ انتظام کیا کہ حرف (ب) کے ساتھ سرخی کا سلسلہ نمبر بھی ڈالا جائے - (Laughter)

ایک آنریبل ممبر - رعایا کے کھیتوں میں جو جھاڑ ہیں ان کا پیسہ رعایا کو نہیں دیا جاتا اسکی کیا وجہ ہے ؟ جن کے کھیتوں میں سیندھی کے جھاڑ ہوئے ہیں ان کو اسکا پیسہ نہیں ملتا ، اسکی کیا وجہ ہے ؟

شری رنگا ریڈی - آپ کا یہ کہنا صحیح ہے لیکن اسمیں قصور آبکاری کا نہیں ہے بلکہ فولداروں کا ہے - قانون فولداری کے تحت ۳/۲ رقم گورنمنٹ کو دینی پڑتی ہے - وہ اس رقم کو دینے سے بچنے کیلئے ایسا طریقہ اختیار کرتے ہیں تاکہ ۳/۲ رقم بچ جائے -

شری لکشمن کو نڈا - کیا پٹہ داروں نے کبھی شکایت بھی کی ہے ؟

شری رنگا ریڈی - میرے پاس پٹہ داروں کی ایک نہیں سینکڑوں شکایات آئی ہیں - اس بناء پر ہم نے آیندہ ایسی کوئی شکایت نہ ہونے کا انتظام کیا ہے -

شری لکشمن کو نڈا - کیا غیر سماجی عناصر ایسے پٹہ داروں کی تائید اسلئے کرتے ہیں کہ انہیں فولداروں سے حصہ نہیں ملتا ؟

شری رنگا ریڈی - وہ اسلئے تائید کرتے ہیں کہ اس آمدنی میں ان کا بھی حصہ ہوتا ہے -

Mr. Speaker Let us proceed to the next question Shri Buchiah

*144. *Shri M Buchiah*. Will the hon. Minister for Excise, Forests and Customs be pleased to state

Whether there is any likelihood of the customs duties being abolished in view of the fact that Hyderabad is part and parcel of India and of the Indian Nation?

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ہوں ابالیشن آف کسٹمس (Abolition of Customs) کے سلسلے میں اس کا جواب دیا جاچکا ہے اور بجٹ ڈسکشن (Budget discussion) کے دوران میں بھی کافی بحث ہوچکی ہے -

Shri M. Buchiah: Export Customs have not been abolished.

Shri V D. Deshpande (Ippaguda) No supplementary question need arise as to why export Customs have not been abolished. I think, only 'imports' has not been discussed

Mr Speaker No If anybody wants to put supplementary questions, he can do so

Shri V D. Deshpande Unless the question is allowed..

Mr Speaker The question has been allowed

Shri M Buchiah Why did not the Government take steps to abolish the export duties also ?

(Pause)

Mr Speaker It is better if the Finance Minister replies to this question as he is more in the know of things

The Minister for Finance (*Dr G S Melkote*) It is the intention of the Government to abolish customs totally, but it would take some time At present we have abolished only the import customs and the abolition of the export customs is under consideration However, it would take some time

Shri Buchiah What is the duration of 'some time' please ?

Dr G S Melkote Some time

(Laughter)

Shri V D Deshpande Why preference has been given to abolish the import duties and not the export duties ?

Dr G S Melkote Whether import or export, as I said, it is the intention of the Government to abolish the customs altogether But since the total amount involved is 4 crores of rupees and since it is very difficult to make alternative arrangements, in this regard, we had to abolish only one part of it Whether we abolish import or export customs, some difficulties will arise and the advantages and disadvantages on both sides will be the same In the opinion of the Government, it is more advantageous, in the first instance, to abolish the import customs duty

Mr Speaker Now, let us proceed to other business.

Short Notice Question and Answer

Shri M S Rajalingam (Warangal) I have got a short notice question, Sir

Mr Speaker Did the Concerned Minister agree to answer this to-day ?

Shri M S Rajalingam Yes, Sir

Mr Speaker Then, the hon. Member may read the question

Shri M S Rajalingam Is it a fact that an illegal lock-out affecting about 1700 workers had been declared by the management of the Allwyn Metal Works , and, if so, what steps have been taken by the Government to solve the deadlock ?

The Minister for Labour (Shri V B Raju) It is a fact that a lock-out has been declared It is not for the Government to say whether it is legal or illegal, since a Tribunal has been constituted, the terms of reference being whether the lock-out of the Allwyn Metal Works on 20-6-1952 for reasons given by the management in their notice dated 19-6-1952 is justifiable and whether the workers are entitled to wages for the period of lock-out

The Allwyn Metal Factory has been giving a lot of head ache to the Government.

Mr Speaker The answer is given, I believe

Shri V. B. Raju . What action the Government has taken i e , the second part of the question I wish to answer When the lock-out was declared, it was informed to me, immediately, and after referring this matter to the Tribunal constituted with the above terms of reference, I have ordered action to be taken under S 10 (3) of the Industrial Disputes Act which reads as follows

> " Where an industrial dispute has been referred to a Board or Tribunal under this section, the appropriate Government may by order prohibit the continuance of any strike or lock-out in connection with such dispute which may be in existence on the date of the reference."

Under S. 10 (3), orders have been passed and action is being taken

Shri M S. Rajalingam May we know who is the Chairman of the Board of Directors and what post he holds in the Government ?

Shri V B. Raju The Chairman of the Board of Directors is Shri Naqi Bilgrami, and he is the Secretary to Government in the Department of Commerce and Industry

Shri M S Rajalingam As he happens to be a Government officer, Sir, there is a confusion prevailing in the public to the effect that the Government is also a party to the present lock-out and so can we conclude that it is correct ?

Shri V B Raju It is not correct

Shri M S Rajalingam Is the Government aware, Sir, that the Manager, who, with an air of his old Imperialistic British superiority, has been challenging the rights of the existing Government in his open talks with the labour and thus has annoyed the labour ?

Shri V B Raju I will not be able to answer the epithets , but I can say this much that there is a deep rooted suspicion between the workers and the management about each other

Shri G Rajaram (Armoor) I want to know whether the hon Minister for Labour is satisfied with the grounds declared for the lock-out

Shri V B Raju I have made it already clear that it is not a question of my satisfaction or dissatisfaction The matter has been referred to a Tribunal and action under S 10 (3) of the Industrial Disputes Act is being taken.

Shri V. D Deshpande · May I know when the Factory will begin to work as per the orders of the hon. Minister ?

Shri V B. Raju . As I said, action is being taken under S. 10 (3)

Shri V D Deshpande Is it treated as urgent or are the orders going to be delayed ?

Shri V B Raju My orders are for immediate action.

Shri V D Deshpande · When the lock-out had to be declared, is there no provision to the effect that the Government should be consulted in this matter, more or less, it being a semi-Government factory ?

Shri V. B. Raju I am compelled to quote the statement of the same hon. member when he complained about declaring a particular industry as a public utility concern in which strikes are prohibited. He did not keep in view then about lock-outs also. The Government is not fully empowered to come in the way of such action by the Management,

Shri V D Deshpande There, the Managing Agent is different , but here one of the Secretaries to the Government is the Chairman of the Board of Directors Therefore, I want to know why the Government was not consulted when the lock-out was declared

Shri V B Raju The Chairman is a part and parcel of the Board of Directors and the Government is merely a share-holder

Shri L R Ganeriwal (Ramayan Pet) Is he a nominee of the Government of Hyderabad ?

Shri V B Raju Yes.

Shri L R Ganeriwal What are his duties and functions as Chairman of the Board of Directors ?

Shri V B Raju · He is a part and parcel of the Board of Directors and he has to preside over the meetings

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल —बोर्ड ऑफ डायरेक्टर्स की जो कारवाइयाँ होती हैं क्या जिनकी अित्तल्ला गव्हर्नमेंट को देना जरुरी नही है ?

Shri V B Raju I think the Department of Commerce and Industries and the Minister for Commerce and Industry must have had the information.

Shri V D Deshpande Is the Secretary not there on the Board as representative of the Government ?

Shri V. B. Raju . He is there representing the interests of the Government on the Board.

Shri M. S. Rajalingam Is it not his duty to defend public policy also in this respect ?

Shri V. B Raju . He is not there to enunciate policies He is there only to safeguard the monetary interests of the Government.

شری لکسمن کونڈا - کیا پورے بورڈ بر انہیں حصوصی اختیارات ہیں ؟

Shri V. B. Raju : This does not come under the purview of law.

شری وی-ڈی - دیشپانڈے - اگر وہ گورنمنٹ کے نمائندے کے طور پر ہیں تو کیا وہ منسٹرس کامرس اینڈ انڈسٹریز کے تحت نہیں ہیں ؟

Shri V B. Raju I request the hon the Minister for Commerce and Industry to answer this question

श्री विनायकराव विद्यालङ्कार — मिनिस्टर के तहत नही है। गव्हर्नमेंट के तहत है।

شری جی - راجہ رام - اس فیکٹری میں گورنمنٹ کے کتنے پرسنٹ (Per cent) شیرس (Shares) ھیں ؟

श्री. विनायकराव विद्यालंकार — पचास फीसद है।

I think it is about 50 per cent. The hon. the Finance Minister says it is 30 per cent

Mr. Speaker : I think we should close this matter now. I do not think it worthwhile to discuss this matter any longer.

Business of the House

Mr. Speaker : Now, before we proceed, I want to consult the House on one point.

آپ جانتے ھیں کل اور پرسوں تعطیلات ھیں - ۲۶ تاریخ کوھم یہاں پھر ملینگے - میرے پاس ٹائیم کے بارے میں ریپرزنٹیشنس (Representations) آئے ھیں اور یہ خواھش ظاھر کی گئی ھے کہ آئندہ سے ھم دو بجے سے ساڑھے چھ بجے تک اجلاس کریں - اس سلسلہ میں ھاؤس کی کیا رائے ھے یہ میں ھاؤس سے دریافت کرنا چاھتا ھوں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - اس سلسلے میں مجھے یہ عرض کرنا ھے کہ دو پہر کے سشن (Session) میں زیادہ سہولت ھوگی - یہ چیز تجربہ سے محسوس ھورھی ھے - اس لئے دو پہر میں سشن رکھنا مناسب ھوگا -

(Pause)

مسٹر اسپیکر - تو دوپہر کا سشن ھی مناسب ھے یہ ھاؤس کی رائے معلوم ھوتی ھے - ساڑھے چھ بجے تک ھم کام کرینگے - درمیان میں چار سے ساڑھے چار تک ریسس (Recess) کے لئے وقت دیا جائیگا -

شری ملیا کولور (سوراپور) - ھاؤس کے اکثر اراکین اضلاع سے آئے ھیں انہیں صبح میں کوئی کام نہیں رھیگا - اور صبح کا سشن رکھنے سے یہ بھی ھوتا ھے کہ ھم دوپہر میں بھی کام کرسکتے ھیں - اسلئے میں یہ کہونگا صبح میں جو سشن رکھا گیا تھا وھی مناسب تھا -

مسٹر اسپیکر - پہلے ھی ھاؤس کی رائے معلوم کی جاچکی ھے اور اس پر میں نے بھی تصفیہ کردیا ھے - اسکے بعد یہ مسئلہ مکرر پیش ھونا نامناسب ھے -

شری جی ـ هممت راؤ (ملگک)- اسٹیمیٹس کمیٹی (Estimates Committee) جو یہاں قائم کی گئی تھی اسکی رپورٹ (Report) ہمیں نہیں دی گئی -

مسٹر اسپیکر - دی جائیگی - اب ڈیمانڈس (Demands) کا مسئلہ آپ کے سامنے پیش ہوگا - آنریبل مسٹر فار اگریکلچر اینڈ سپلائی (Hon. Minister for Agriculture and Supply) اپنے ڈیمانڈس پیش کرینگے -

Demands for Grants

The Minister for Agriculture and Supply (Dr. Channa Reddy): Speaker, Sir, I beg to move that a sum not exceeding Rs. 2,29,500 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 29. The demand has the recommendation of the Rajpramukh

Speaker, Sir, I beg to move that a sum not exceeding Rs. 65,72,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 49 The demand has the recommendation of the Rajpramukh

Speaker, Sir, I beg to move that a sum not exceeding Rs. 2,19,975 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 57 The demand has the recommendation of the Rajpramukh.

Speaker, Sir, I beg to move that a sum not exceeding Rs. 15,00,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 61. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh

Speaker, Sir, I beg to move that a sum not exceeding Rs. 9,40,88,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 96. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.

Mr. Speaker: What is the aggregate amount?

Dr Channa Reddy: The aggregate amount for the five demands is Rs. 10,26,09,475.

Shri V. D Deshpande I rise on a point of information or rather a point of order. Demand No 61 for Food subsidy is Rs 15,00,000. In the original estimates I find it is Rs 2,00,000. Whether such an additional sum can be presented to the House without bringing in a supplementary demand is the point on which I wish to be clarified

Dr. Channa Reddy I am afraid, there is some misunderstanding In the Revised Budget presented by the hon. the Finance Minister, this sum was clearly specified under this heading

Shri V. D Deshpande I will read from the Civil Budget estimates

Mr Speaker It is in the revised Budget Estimates.

Shri V D Deshpande I want to be get clarified on this point · When the demand under this Head was 2 lakhs of rupees in the earlier Budget, how is it that it is 15 lakhs of rupees now? Why is it that, when a supplementary demand could be introduced later, this additional sum is included now itself in respect of this Department? Why not additional sums be likewise added with regard to other departments as well?

Dr Channa Reddy · I am afraid there is confusion about supplementary demands There is no question of supplementary demands at this stage The demand for Rs 15,00,000 is specifically mentioned in the revised budget which the hon. the Finance Minister has presented

Shri V D Deshpande : I think the present revised budget is a continuation of the old Budget

Mr Speaker . That is a different matter Supplementary demands will come up later when the departments concerned make up their accounts

Now, the motions for Demands Nos 29, 49, 57, 61, and 96, making an aggregate amount of Rs. 10,26,09,475 moved

We shall take up cut-motions.

DEMAND NO 29—SUPPLY DEPARTMENT

Shri B. Krishnaiah (Khammam) Mr Speaker, Sir, I beg to move .—

"That the demand under the head 'Supply Department' be reduced by Re 1 to discuss the procurement and Talafmal in Telangana

Mr Speaker Motion moved

"That the demand under the head 'Supply Department' be reduced by Re 1 to discuss the procurement and Talafmal in Telangana

(Shri K Venkataramarao, the next mover on the list, was not present in the House)

Shri B D Deshmukh (Bhokardan—general) Mr Speaker, Sir, I beg to move

"That the demand under the head 'Supply Department' be reduced by Re 1 to discuss procurement and levy prices in Marathwada."

Mr Speaker : Motion moved .

"That the demand under the head 'Supply Department' be reduced by Re 1 to discuss procurement and levy prices in Marathwada.

DEMAND NO. 49—AGRICULTURE

(Shri G Sriramulu, the next mover on the list, was not present in the House)

Shri K. Ramachandra Reddy (Ramannapeth) Mr Speaker, Sir, I beg to move ·

"That the demand under the head 'Agriculture' be reduced by Re. 1 to discuss the Grow More Food schemes"

Mr Speaker Motion moved

"That the demand under the head 'Agriculture' be reduced by Re 1 to discuss the Grow More Food schemes"

DEMAND NO. 57—TEXTILE COMMISSIONER

Shri V D. Deshpande · Mr. Speaker, Sir, I beg to move

"That the demand under the head 'Textile Commissioner' be reduced by Re 1 to discuss the textile policy of the Government

Mr. Speaker : Is there any particular grievance regarding this ?

Shri V. D Deshpande : If any specification is necessary, I shall put it as 'the supply of yarn to weavers'

Mr Speaker Motion moved

" That the demand under the head ' Textile Commissioner ' be reduced by Re 1 to discuss the supply of yarn to weavers

DEMAND NO 61—FOOD SUBSIDY

Shri K Anantha Reddy (Balkonda) I beg to move

" That the demand under the head ' Food Subsidy ' be reduced by Re 1 to discuss maladministration "

Mr Speaker Motion moved ·

" That the demand under the head ' Food Subsidy ' be reduced by Re 1 to discuss maladministration "

Dr Channa Reddy I beg to submit, Sir, that I am unable to understand how maladministration and food subsidy go together.

Shri Anantha Reddy It comes under maladministration

Dr Channa Reddy : But even if it is so, there is the other Budget, but not the food subsidy.

Mr Speaker When the cut-motion is discussed, he will give details regarding that

(Shri Syed Akhthar Hussain, the next mover on the list, was not present in the House)

Shri V D Deshpande Mr Speaker, Sir, I beg to move

" That the demand under the head ' Food Subsidy ' be reduced by Re 1 to discuss the discontinuation of the food subsidy by the Centre and the consequent increase in the prices of foodgrains.

Mr Speaker Motion moved .

" That the demand under the head ' Food Subsidy ' be reduced by Re 1 to discuss the discontinuation of the food subsidy by the Centre and the consequent increase in the prices of foodgrains. "

DEMAND NO 95—CAPITAL OUTLAY ON STATE SCHEME OF STATE TRADING

(Shri K V Ramarao, the next mover on the list, was not present in the House)

Shri A Raj Reddy (Sultanabad) · Mr Speaker, Sir, I beg to move

" That the demand under the head ' Capital outlay on State Scheme of State Trading ' be reduced by Re 1 to discuss the working of the Commercial Corporation and its functions

Mr. Speaker Motion moved

" That the demand under the head ' Capital outlay on State Scheme of State Trading ' be reduced by Re 1 to discuss the functions of the Commercial Corporation "

Shri V.D. Deshpande · Mr Speaker, Sir, we do not know whether the Commercial Corporation is existing now So we shall discuss regarding the Corporation that is now dealing with state trading.

Mr Speaker These are all the cut-motions .

Shri L K Shroff (Raichur) Mr Speaker, Sir, copies of the lists of cut-motions have not been supplied, and some of the hon Members have not received them Lists Nos 3 & 5 have not been supplied

Mr. Speaker Probably they were supplied the very first day.

I am told the Party Whips are supplied with copies and it is the duty of the party whips to supply them to the hon Members

Shri L K Shroff This arrangement was made from list No 6, but not before that Before that, the Secretariat was supplying them.

Mr Speaker · But anyhow they were supplied

(Pause)

Shri Raj Reddy : Mr. Speaker, Sir, There is another cut-motion to demand No 96.

Mr. Speaker : Yes, I am sorry I omitted it.

I suppose it is cut-motion No. 3 to reduce the allotment of Rs. 9,40,88,000 for Capital outlay on State Scheme of State Trading by Re. 1.

Shri V D. Deshpande Cut-motion Nos. 2 and 3 to demand No. 96 are the same, but probably the specification is different.

Mr. Speaker So, Shri Raj Reddy's cut-motion refers to the Commercial Corporation and its functions This cut-motion has already been moved

Shri B Krishnaiah Mr Speaker, Sir, I beg to move

" That the demand under the Head ' Capital outlay on State Scheme of State Trading ' be reduced by Re 1 to discuss the policy regarding the scheme of State Trading

Dr Chenna Reddy I think, it will facilitate if the hon. Member makes it more specific

Mr. Speaker This is rather put in a general way

Shri B. Krishnaiah I want discussion on State Trading in a general way

Mr. Speaker . Is it regarding the policy of the Government relating to State Trading or what ?

(Pause)

Mr. Speaker : Probably, he does not want it.

Shri B. Krishaniah · Mismanagement of purchase

Mr. Speaker I could not follow.

Shri V.D. Deshpande Mismanagement in purchase of food-grains.

Mr. Speaker · Motion moved :

" That the demand under the head ' Capital outlay on State Scheme of State Trading ' be reduced by Re 1 to discuss the mismanagement in purchase of foodgrains

I do not think we will take much time over this matter because I propose to close discussion just before or after recess. So, after 11.30 A.M, the Minister concerned will give his reply and it is necessary that the Members should try to finish their speeches in the meantime.

Shri Anant Reddy : It will be better if the Minister concerned answers after 12,

Shri V.D Deshpande · I beg to submit, Sir, that this Ministry is a sufficiently important one as it deals with the controversial problem of subsidy of foodgrains and also the controversial problem of supply of yarn besides the Hyderabad Commercial Corporation. Hence for discussing all these aspects, sufficient time will be required and probably the forenoon shall have to be devoted That is to say, we may have to sit in the afternoon and then the Minister can give his reply

Mr. Speaker At any rate, we will not sit in the afternoon for this subject. The thing is this . The Minister will be called upon to give his reply by 12 30 and afterwards we shall put the Cut-motions to vote either before 1 P.M. or just after a few minutes.

శ్రీ బి కృష్ణయ్య

ఆధ్యక్ష మహాశయా,

తెలంగాణాలో లెవీ పద్ధతి గత కొన్ని సంవత్సరాలనుంచి వివిధ రకాలుగా మారుతూ వస్తోంది ఈ పద్ధతి హైదరాబాదు సంస్థానములో ఉన్నటువంటి కరువులు నిర్మూలించడంకోసము ప్రవేశపెట్టబడ్డది. ప్రతిరైతువద్ద పండించిన పంటలో కొంత ధాన్యాన్ని వసూలుచేసి పట్టణాల్లోని ప్రజలకోసము తీసుకపోవుటకు ప్రవేశపెట్టబడింది. ఈ లెవీ ప్రవేశపెట్టబడిన తరువాత ప్రజల ఆకలి ఎంతవరకు తీర్చగలిగింది? ఇది పట్టణాల్లోఉన్న ప్రజల తిండిసమస్యనుగాని పల్లెలలో ఉన్న బీదరైతాంగము యొక్క సమస్యలనుగాని తీర్చలేక పోయింది ఎందు కంటే ఈ లెవీ కమిటీలను పెద్ద పెద్ద భూస్వాముల జమీందారుల చేతులలో పెట్టుటవలన తమ కనుకూలమగు పట్టాలు ప్రవేశపెట్టడం, లెవీ వసూలు చేయడంవల్ల బీదరైతాంగం తెలంగాణాలో కరువు బాధకు గురికావడం జరుగుతోంది ఇంతకు పూర్వము కొంభాయి లెవీ సిస్టాన్ని ఇక్కడ ప్రవేశపెట్టారు. దీని ప్రకారం ౨౭ ౧/౨ మణుగుల ధాన్యం పండించే రైతునుంచి తప్ప లెవీ వసూలు చేయడం లేదు అంటే ప్రభుత్వం ఇచ్చిన లెఖ్ఖల ప్రకారం దాదాపు మూడు ఎకరాల మాగాణిగాని లేక పది ఎకరాల మెట్టగాని ఈ లెవీనుంచి మినహాయించ బడింది. దాని తర్వాత మళ్ళీ ఒక క్రొత్త చట్టము ప్రవేశపెట్టడం జరిగింది ఇది బీద రైతాంగానికి నష్టము కలిగిస్తోందేగాని లాభం చేయడంలేదు ఇది ధనికులనుంచి ఎక్కువ లెవీ వసూలు చేయటానికని పెట్టారు ఇంతకు పూర్వము రైతులుతాము పండించిన ధాన్యం ౨౭ ౧/౨ మణుగులు వుంచుకొనుటకు వీలుండేది. గాని ఈ సిస్టము ప్రకారము అంతవరకు ధాన్యం రైతు వుంచుకోవడానికి వీలు కలుగుట లేదు ఈనాడు ప్రవేశపెట్టబడిన చట్టము ప్రకారము ప్రతి రూపాయి శిస్తు కట్టే రైతుకూడా లెవీ ధాన్యాన్ని కొలవాలసిందే ఒక రూపాయ మొదలు ఆరు రూపాయల వరకు శిస్తుకట్టేవారు ఎకరానికి ౧౮ శేర్లు కొలవాలనివున్నది. తరువా ఈ గ్రేడు పెరుగుతూ పోయింది. రు. ౯౦౦ ల పైన శిస్తుకట్టే రైతు ఎకరానికి ౫౪ శేర్లు కొలవాలి. ఈ చట్టం చూడ్డానికి జమీందార్లనుంచి ఎక్కువ ధాన్యం లాక్కోడానికి కనబడుతోంది. పూర్వచట్టాన్ని, ఈ చట్టాన్ని చూస్తే, ఇప్పటిదాంట్లో బీదరైతాంగాన్ని

మినహాయించటం జరుగుటలేదు బీద రైతు ౨౭ ౧/౨ మణుగులు ధాన్యం పండిస్తే ఒక మణుగు ధాన్యం తీసుకో బడుతోంది పూర్వపు చట్టము ౨౭ ౧/౨ మణుగుల వరకు పండించే రైతును మినహాయించుట జరిగేది గాని ఇప్పటి చట్టం ప్రకారము జమీందార్లు తమ కనుకూలముగా ఏరకంగాచేసుకుంటున్నారంటే పెద్దపెద్ద అధికారులను చేతులలో పెట్టుకోవడం తలఖ్‌మాత్ చేసుకోవడంజరుగుతోంది ఆ ప్రకారం ఒక ప్రక్క శిస్తుమిగుల్చుకొంటున్నారు రెండవ ప్రక్క ధాన్యాన్ని మిగుల్చుకొంటున్నారు మహబూబురెడ్డి జమీందారుకు ౧౨౦౦ ఎకరాల మాగాణివుంది ౨౦౦ ఎకరాల మాగాణి తలఖ్‌మాత్ చేయించు కొంటాడు ఒకప్రక్క దీనికి లెవీయివ్వకుండా తప్పించుకోవడం, రెండోప్రక్క శిస్తు మాఫీ చేయించుకోవడం జరుగుతోంది ఒక వెయ్యి రూపాయలు తహశీల్‌దారుకు, కలెక్టరుకు ఇచ్చి నట్లైతె లెవి శిస్తు మాఫీ అయిపోతుంది కాని బీద రైతాంగాన్ని మాత్రం మినహాయించరు

[Mr Deputy Speaker in the Chair]

పెద్ద జమీందారు భూమిని కౌలుకు ఇస్తాడు గాని, లెవీ కౌలుదారునుంచి వసూలు చేయబడుతోంది వెయ్యి ఎకరాలను కౌలుకు ఇచ్చినట్లయితే జమీందారు ఇవ్వవలసిన లెవీ, శిస్తుకూడ కౌలుదారువద్ద వసూలు చేయబడుతోంది ఇది నేను చూచాను జమీందారు ఇవ్వవలసినలెవి ఎకరం ఒకటికి ౫౮ శేర్ల చొప్పున కౌలుదారు దగ్గరనుంచి వసూలు చేస్తున్నారు. గాని రైతు వీటిని జమీందారుకిచ్చే కౌలులోనుంచి ఇవ్వాల్సిఉంటుంది ఒక ప్రక్క జమీందారు పేరుతో కౌలు తీసుకుంటూ రెండోప్రక్క ఎకరానికి ప్రభుత్వానికి ౫౮ శేర్ల చొప్పున కొలవాలి తెలంగాణా లోని రైతు ఈ ప్రభుత్వ లెవీ విధానంవల్ల పూర్తిగా నాశనం అగుచున్నాడు ఈ లెవీ విధానాన్ని పూర్తిగా తీసివేయాలి రైతుల దగ్గరనుంచి ధాన్య సేకరణ చేసేటప్పుడు, వారి అవసరాలకు మినహాయించి మిగతాది తీసుకోవాలి పెద్ద పెద్ద భూస్వాములను ఆహార కమిటీలలోనుంచి తగ్గించి, ఇక్కడ పనిచేయుచున్న రాజకీయ పక్షాలలోనుంచి కొంతమందిని ఆ కమిటీలలో వేసి లెవీవసూలు చేస్తే బాగుంటుంది జమీందార్లనుండి న్యాయంగా ధాన్యం వసూలు చేస్తే ఆహార సమస్యను తీర్చవచ్చును కాని దీనికి ప్రభుత్వము సిద్ధముగా వున్నట్లు కనబడుట లేదు ప్రభుత్వం ఆహార సమస్యను తీర్చాలంటే మద్రాసు రాష్ట్రంలోగాని ఇతర రాష్ట్రాలలో గాని ఏ రకంగా జరుగుతోందో, ఆ రకంగా సేకరించడం మంచిదని నేను భావిస్తున్నాను అయితే రైతుకు నష్టము లేని పద్ధతిలో సేకరించాలి

Mr. Dy. Speaker · Members should not cross while an hon. Member is speaking.

శ్రీ బి కృష్ణయ్య—

ప్రభుత్వం ఈ లెవీ పద్ధతిని డబ్బు చెల్లించాలంటే నేరుగా రైతుకు ఇవ్వడంలేదు ఎవరెవరికో ఇవ్వడం జరుగుతోంది. వారు అది రైతులకు ఇచ్చే లోపల కొంత డబ్బును కాజేయడం జరుగుతోంది. ఒక ప్రక్క రైతు ఇవ్వవలసిన లేవీ ధాన్యం పూర్తిగా ఇస్తున్నప్పుడు, అతనికిరావలసిన డబ్బు పూర్తిగా రావడం లేదు ఒక్కొక్కప్పుడు రెండు మూడు సంవత్సరాలదాకా రైతుకు రావలసిన డబ్బు ఇవ్వరు గాని రైతుమొర వినేవారు ఎవరు లేరు కాబట్టి ధాన్యాన్ని ప్రభుత్వం తీసుకునే టప్పుడు ప్రొక్యూరుమెంటు విధానాన్ని అవలంబించి రైతు పండించినది అతని అవసరాలకు

పోను మిగతా ధాన్యాన్ని రైతు ఇంటి దగ్గర తీసుకోవడం, వెంటనే డబ్బుకూడా ఇస్తే రైతుకు ఏ బాధ వుండదు ప్రభుత్వానికి కూడా కావలసినంత ఆహార ధాన్యాన్ని సేకరించడానికి అనువుగా వుంటుంది.

దాని తరువాత, ప్రభుత్వం ప్రవేశపెట్టినటువంటి చట్టాలను అధికారులు దుర్వినియోగము చేస్తున్నారు లెవీ విషయంలో గత సంవత్సరం ప్రవేశపెట్టిన లెవీ స్కీములో మెట్ట పంటలో సగము మాత్రమే వసూలు చేయాలని వున్నది. కాని అధికారులు, పటేలు పట్వారీలు రైతు ఎంత సేద్యము చేశాడో అంతా వసూలు చేశారు దానిని అధికారులు స్వయముగా అమ్ముకోవడం జరుగుతోంది అసలు ప్రభుత్వం ఏఏ చట్టాలను ప్రవేశ పెడుతోందో, వాటి అమలు ఏ ప్రకారం జరుగునో రైతులకు తెలియదు కాబట్టి రైతులు గిర్దావర్లమీద ఆధారపడక తప్పదు ఆ చట్టాలు రైతులకు ఏమాత్రం తెలియవు ఇప్పుడు ప్రవేశపెట్టిన లెవీ విధానం ప్రకారం రు ౬౦౦ల శిస్తు కట్టేరైతు ఎకరానికి ౫౦ శేర్లు కొలవాలి రు ౬౦౦-౪-౦ లు కట్టినప్పటికి ఎకరానికి నాలుగు శేర్లు అదనంగా ఇవ్వాలి ఒక రూపాయ మొదలు ఆరు రూపాయల వరకు శిస్తు కట్టే చిన్న రైతు ఎకరానికి ౧౮ శేర్లు కొలవాలి రు ౬-౪-౦ కట్టినప్పటికి ౨౩ శేర్ల చొప్పున ప్రభుత్వానికి కొలవ వలసి వస్తోంది కాబట్టి ఈ చట్టంవల్ల రైతుకు లాభం కలుగుట లేదు ఈ చట్టాన్ని తీసివేసి, మద్రాసు రాష్ట్రంలో ఉన్న విధానం అవలంబించిన . .

డా చెన్నారెడ్డి—

ఇప్పుడు మద్రాసు ప్రభుత్వము అవలంబిస్తున్న పద్ధతిని గురించే ఆనరబుల్ మెంబరుగారంటున్నారా ?

శ్రీ బీ కృష్ణయ్యా—

మద్రాసు ప్రభుత్వం ఈ సంవత్సరం ఏదైనా ప్రవేశపెట్టిందేమో తెలియదు గత సంవత్సరంవరకు మద్రాసు ప్రభుత్వం రైతులు పండించే పంటలో రైతు అవసరాలకు పోను మిగతా ధాన్యాన్నే తీసుకొన్నది రైతుకు ఇంటివద్దనే డబ్బుకూడా ఇస్తున్నారు హైదరాబాదు ప్రభుత్వంకూడ ఆ పద్ధతిని ప్రవేశపెడితే బాగుంటుందని నేను అనుకుంటున్నాను దాని తరువాత, ఈ లెవీని తీసుకునేటప్పుడు పల్లాకు తరుగు ౪, ౫, ౮ శేర్లు తీసుకొనుట జరుగుతోంది గాని మళ్ళీ ఆ ధాన్యాన్ని అమ్మబోయేటప్పటికి పల్లాకు తరుగుక్రింద ఎక్కువడబ్బు తీసుకొనుట జరుగుతోంది. బియ్యం రు ౧౪-౧౦-౮ లకు తీసుకోవడం జరుగుతోంది కాని తిరిగి రూ ౨౦లకు అమ్మట జరుగుతోంది అంటే ఆరు రూపాయిలు ఎక్కువరేటు తీసుకోవడం జరుగుతోంది గాని తరుగుక్రింద వేసిన ధాన్యం ఏమైపోతోంది ? దీన్ని తీసుకున్న అధికార్లు బ్లాకు మార్కెటులో అమ్ముకొంటున్నారు. ప్రభుత్వం దీనివల్ల ఆదాయం సంపాయిస్తోందా? ఆ లెక్కలేమీ లేవు రైతు ఏవిధంగా ధాన్యం ఇస్తున్నాడో, అదేరేటుకు అమ్మాలని నేను కోరుతున్నాను.

రైతులకు కావలసిన, వ్యవసాయానికి అవసరమైన సామానులు ఇంతవరకు ఏ రైతుకు కంట్రోలు ధరలో దొరకలేదు పెద్దపెద్ద భూస్వాములకు మాత్రం కంట్రోలు ధరకు దొరుకుతాయి. రైతుమాత్రం వాటిని బ్లాకుమార్కెటులోనే కొనుక్కోవలసి వస్తోంది. బ్లాకుమార్కెటు చేసే వారిని ఈ చిన్న రైతు పట్టించినట్లయితే తిరిగి అతనికి సామాను దొరకదు.. ,చిన్న క్రముక్కొవాలంటే తిరిగి ఆ రైతును అరెస్టు చేస్తారు

కంభములోని రైతులు అవసరమైన వ్యవసాయ పనిముట్లకు అధికార్లవద్దకు రాయబారం వెళ్ళితే, వాళ్ళమీద కేసుపెట్టి 30 మందిని జైలులో పెట్టారు ఇప్పటికికూడా అధికారులు అదేపద్ధతిలోవున్నారు అందుచే అధికారులు ఏమిచేస్తారో అని రైతులకు భయం పైగా వారికి సామానులు దొరకవు గాని పెద్దపెద్ద భూస్వాములకు, జమీందార్లకు వాళ్ళకు కావలసిన సామాన్లు కంట్రోలురేట్లకు దొరకుతాయి వారు వాటిని బ్లాకు మార్కెటులో అమ్ముకొంటారు

జమీందార్లవద్ద వారి అవసరానికి పోను మిగతా ధాన్యాన్ని సేకరించవచ్చునని ఉన్నది గాని ఈ చట్టములో అదేమీలేదు ఇదివరకు చట్టము చిన్న చిన్న రైతులను, మూడు ఎకరాల మాగాణిగాని ౧౦ ఎకరాల మెట్టగాని చేసేవారిని మినహాయించింది ఇప్పటి చట్టము అదికూడా మినహాయించడంలేదు ఈ రెండు చట్టాలను తీసివేసి, ప్రాక్యూరుమెంటు విధానాన్ని అవలంబిస్తే మంచిదని భావిస్తున్నాను వ్యవసాయావసర వస్తువులు రైతులకు గ్రామాలలోని పంచాయతీ కమిటీలు, కోఆపరేటివు సొసైటీల ద్వారాగాని పంచడం మంచిది లేనిచో తహాశీలు దారు పర్మిషన్ కావలసి వస్తోంది శుక్రవారం సమావేశం అవుతాం ఆ రోజుకు మీరంతా రావాలని చెప్పుతారు ఆ రోజున తాలూకాలోని రైతాంగమంతా వస్తుంది కాని ముగ్గురు నలుగురుకు మాత్రమే దొరకుతాయి మిగతా రైతులంతా తిరిగి పోవలసి వస్తోంది ఇంటివద్ద వ్యవసాయం వదులుకువస్తే ఇక్కడ సామాన్లు దొరకక నిరుత్సాహంతో వెళ్ళిపోవలసి వస్తోంది. రెండవసారి మళ్ళీ రావడంలేదు ఈ సామాన్లు ఎక్కువగా సప్లయిచేసి రైతాంగానికి అందేటట్లు చూడాలని కోరుచున్నాను

شریمتی شاہ جہاں بیگم (درگی) - کیا میں یہ معلوم کرسکتی ہوں کہ ہر ممبر کو تقریر کے لئے کتنے منٹ کا وقت دیا جاتا ہے ؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - ٹائم مقرر تو نہیں - یہ ممبرس پر چھوڑ دیا گیا ہے اور وہ خود سلف امپوز (Self impose) کرلیں -

شریمتی شاہ جہاں بیگم - اگر کوئی ممبر ایک گھنٹہ لےلے تو ؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - آنریبل ممبرس سے توقع ہے کہ وہ ۱۰ - ۲۰ منٹ سے زیادہ نہیں لینگے -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - میں نے ڈیمانڈ (Demand) نمبر ۲۹ کے سلسلے میں کٹ موشن (Cut-motion) پیش کیا ہے - حیدرآباد میں پہلے ایکریج کے حساب سے جو لیوی کلکشن (Levy Collection) کا طریقہ تھا اس سے کافی کلکشن ہوتا تھا لیکن اڈمنسٹریشن (Administration) غلط ہونے کی وجہ سے بیحد بدعوانیاں ہوتی تھیں اور کسانوں پر مظالم ہوتے تھے - نظام کی حکومت کے زمانے میں خیر ایسا ہوتا تھا - ۱۹۴۹ء میں حکومت نے بمبئی لیوی سسٹم (Bombay Levy System) یہاں رائج کیا - اس سلسلہ میں کسانوں کے لئے جو رعایتیں تھیں انکا بھی اعلان ہوا - لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس سسٹم میں تو ایسی خرابیاں نکلیں جو ایکریج سسٹم میں بھی نہ تھیں - اس

سلسلے میں ٹیبلس (Tables) بھی بنائے گئے - سب کچھ ہوا لیکن مشینری نا اہل ہونے کی وجہ سے یہ کامیاب نہ ہوسکا - چنانچہ حکومت نے خود اسکا اعلان کیا اور اعتراف کیا کہ حکومت کے کارکن لیوی سسٹم کو اچھی طرح سمجھ نہ سکے -

لیوی کا تعلق ایک ایسے طبقے سے ہے جو تعلیم یافتہ نہیں ہے - سائنٹفک (Scientific) طریقہ سے حساب وکتاب بیس کرکے کاشتکاروں سے یہ توقع کرنا کہ وہ اسے اچھی طرح سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھائینگے درست نہیں - نتیجہ یہ ہوا کہ پٹیل پٹواری اور گرداوروں نے اس سے فائدہ اٹھایا - بمبئی کا جو گریڈڈ لیوی سسٹم (Graded Levy System) یہاں نافذ کیا گیا اس میں یہ تصور کیا جاتا تھا کہ فلاں زمین پر اتنی پیدا وار ہوگی - اس حساب سے لیوی عائد ہوتی تھی - واقعہ یہ ہے کہ ہندوستان کی زراعت بالکل قدرتی حالات پر منحصر ہے - اس لحاظ سے یہ اندازہ مشکل ہے کہ کس زمین سے کتنا پروڈکشن (Production) ہوگا - اسکے علاوہ کچھ اور دشواریاں بھی ہیں - حسابی خرابیاں بھی ہیں - مختلف نقشے تیار کرنے پڑتے ہیں - چنانچہ عملاً اس سسٹم میں اتنا کلکشن (Collection) نہیں ہوا جسکی توقع تھی - اس لحاظ سے یہ ناکام ثابت ہوا - اور دوسرے سسٹم کو نافذ کرتے ہوئے حکومت نے یہ تسلیم کیا کہ بمبئی لیوی سسٹم کو یہاں کے عہدہ دار سمجھنے سے قاصر رہے -

بہر حال لیوی کے سلسلے میں کئی سسٹمس (Systems) نافذ ہوئے - لیکن عمل کرنے میں جو خرابیاں پیدا ہوئیں وہ ہر لیوی سسٹم کی ناکامی کا باعث بنیں - سپلائی ڈپارٹمنٹ (Supply Department) کا وہ طبقہ جس میں گرداوروں سے تحصیلدار تک شامل ہیں ہر سسٹم کو ناکارہ ثابت کرتا ہے - دوسری چیز یہ کہ واقعی جیسی پیدا وار ہونی چاہئے ویسی نہیں ہوتی - حکومت تو کسان سے مقررہ مقدار چھوڑ کر باقی غلہ لیوی میں حاصل کرلیتی ہے - اور حکومت نے راشننگ ایریا (Rationing Area) میں غلہ سپلائی (Supply) کرنے کی ذمہ داری لے رکھی ہے لیکن نان راشنڈ ایریا (Non-Rationed Area) کےلئے وہ غلہ سپلائی کرنے کی ذمہ داری نہیں لیتی - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ گذشتہ سالوں میں ٹیننٹس (Tenants) اور کسانوں کو پریشانیوں سے دو چار ہونا پڑا اور سنہ ۱۹۵۰ع میں تو مرہٹواڑہ کے بعض علاقوں میں قحط کے حالات بھی پیدا ہوگئے - وہاں نہ تو غلہ سپلائی کرنے کا انتظام حکومت نے کیا اور نہ چیپ گرین شاپس (Cheap Grain Shops) ہی کھولی گئیں - غریب کسان کے پاس جو کچھ تھا وہ تو لیوی میں چھین لیا گیا - اور لیوی دیدینے کے بعد کسان کی یہ حالت ہوگئی کہ اسکے گھر میں ایک دانہ نہیں رہا - بھوکے مرنے کی نوبت آگئی - آپ وہاں کے حالات کا صحیح جائزہ نہیں لیتے - نتیجہ یہ ہے کہ کسان پریشان ہے - جتنا پہلے ہی سے ان حالات کی وجہ سے پریشان تھی جو گذشتہ دور میں تھے - میں یہ کہونگا کہ ٹریزری بنچس (Treasury Benches) کے کوئی آنریبل ممبر لیوی کے سلسلے میں ان علاقوں میں گھومیں اور معلوم کریں کہ صحیح حالات کیا ہیں - یہ حقیقت ہے کہ آج تک لیوی سے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا -

اسکی وجہ یہ ہے کہ یہاں جس طریقہ پر عمل ہو رہا ہے وہ سائنٹفک (Scientific) طریقہ سے مطابقت نہیں کرتا اور جو اڈمنسٹریشن (Administration) یہاں کام کر رہا ہے وہ بھی بہت ان ایفیشنٹ (Inefficient) ہے اور عہدہ دار اپنے کو اسکے ذمہ دار تصور نہیں کرتے ۔ لیوی کے وصول کرنے میں جو خرابی پہلے تھی وہ اب بھی ہے اور جتنی لیوی وصول کی جاتی ہے وہ پوری گودام میں داخل نہیں کی جاتی ۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ اس ضمن میں انتظام کرے ۔ ہمیں معلوم ہے کہ جو لیوی وصول کی جاتی ہے اسکی قیمت دو دو تین تین مہینے تک کسانوں کو ادا نہیں کی جاتی ۔ کیونکہ گودام میں وقت واحد میں پانچ ہزار سے زیادہ رقم موجود نہیں ہوتی ۔ اسکے علاوہ دو روپیے چالان کے ساتھ الگ لئے جاتے ہیں اور دو دو مہینے تک تحصیل کے دفتر پر کسانوں کا ہجوم رہتا ہے ۔ ایسی ہزاروں اطلاعیں اخباروں میں بھی آئی ہیں ۔ یہ وقت کسان کیلئے بہت ہی کام کا ہوتا ہے ۔ کسانوں کا اسطرح وقت خراب ہونے سے ان کا کتنا نقصان ہوتا ہے اسکا اندازہ حکومت کو نہیں ہے ۔ یہ تمام وقت محض رقومات کی وصولی کے سلسلہ میں کٹ جاتا ہے ۔ اگر نقصان فی کس ایک روپیہ کے حساب سے مقرر کیا جائے تو دس دن میں دس روپیے کا نقصان ہوتا ہے ۔ بولنے پر بھی قیمت میں چار روپیے فی پلہ کمی کی جاتی ہے ۔ یہ طرز عمل ایسا ہے جسکی وجہ سے کاشتکار کو بہت نقصان ہوتا ہے ۔ باوجود اسکے کہ وہ حکومت کو لیوی دینے کیلئے تیار ہے کیونکہ کوئی کاشتکار ایسا نہیں ہے جو پیدا وار کو دیر تک بیچے اپنا کام جاری رکھ سکے اسلئے وہ جیسے ہی اناج تیار ہوتا ہے اسکو بیچ دیتا ہے ۔ لیکن ان درمیانی خرابیوں کی وجہ سے اسکو بہت نقصان پہنچتا ہے اور وہ کچھ نہیں کرسکتا ۔ سابقہ گریڈیڈ لیوی سسٹم (Graded Levy System) میں کم از کم اسباب کی تو گنجائش تھی کہ اگر وہ چاہتا تو ۲ - ۲۵ من اناج رکھ سکتا ۔ لیکن حالیہ اسکیم (Scheme) میں جملہ کسانوں پر مساوی طریقہ سے لیوی عائد کی گئی ہے ۔ اس طریقہ کی وجہ سے چھوٹے سے چھوٹے کسان کو بھی پوری لیوی ادا کرنی پڑتی ہے ۔ حیدرآباد میں ایسے ۲ ہزار سے زیادہ کسان ہیں جنکو موجودہ لیوی کے طریقہ سے بہت نقصان پہنچتا ہے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہر ٹیننٹ (Tenant) کو ۵۰ پرسنٹ (Per cent) غلہ بطور معاوضہ آراضی مالک کو دینا پڑتا ہے ۔ اور لیوی کے سلسلہ میں پچاس پرسنٹ علحدہ دینا پڑتا ہے ۔ لیوی سسٹم میں جو نوٹس (Notice) دیجاتی ہے وہ ٹیننٹس کے نام پر دیجاتی ہے ۔ اسطرح دس چار سو روپیے مالک الگ وصول کرتے ہیں ۔ اس وجہ سے زراعتی طبقہ بہت مفلوک الحال ہے ۔ رورل ایریا (Rural Area) میں حکومت نے یہ اعلان بھی شائع کیا تھا کہ ایسے سارے ایریا (Area) میں زرعی مزدوروں کو جو دس یا پندرہ روپیے کا غلہ خریدتے ہیں راشننگ شاپ (Rationing Shop) سے غلہ دیا جائیگا ۔ لیکن وہ بھی نہیں ہوا ۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ ملک میں جب بھوکے کسان ہیں تو کیا حکومت کا یہ عین فرض نہیں کہ ہر مقام پر اور ہر جگہ غلہ دینے کی اسکیم (Scheme) اختیار کرے ؟ قدیم زمانہ میں جبکہ لیوی

سسٹم (Levy System) بہیں تھا حو بادساہ هوتے بھے وہ بھی اسا یہ فرص سمحھتے تھے کہ علہ سب کو دبا حائے - بڑی بڑی رمیداں کے مالک سہروں میں رهتے هیں اور عریب کساں قانوں کی رد سے بچنے کے لئے تمام علہ حکومت کو دے دیتے هیں۔ لیکن بعد میں ان کو بھوکے مرنے کی نوبت آتی هے -

همارے پاس براری حوار کی قیمت ۲۳ روپیے حالی ی پلہ دیحاتی هے۔ لیکن برار میں ۲۳ روپیہ آئی - حی ی پلہ دیحاتی هے حو ۲۸ روپے حالی کے لگ بھگ هوتے هیں - یہ بھی بڑی با انصافی هے - وهی حالت گیہوں اور حاول کی بھی هے - اسطرح کساں کو حو قیمت دیحاتی هے وہ بھی بہت کم هے۔ اسکو حکومت نے بھی تسلیم کیا اور یہ وعدہ کیا کہ اسکی قیمت بڑھائی حائےگی کیونکہ اس سے کساں طبقہ متاثر هوتا هے -

دوسری چیر حو میں حکومت کی نظر میں لانا چاهتا هوں وہ یہ هے کہ آج حولیوی سسٹم همارے پاس قائم کیا گیا هے وہ بہت حراب هے حس سے ٹیننٹس (Tenants) هوں یا لگاندار - پروٹکٹڈ (Protected) هوں یا ان پروٹکٹڈ (Unprotected) ان سب کو بہت نقصان پہنچتا هے کیونکہ همارے پاس کا حو کساں طبقہ هے وہ ان مظالم سے بچ نہیں سکتا -

تیسری چیر حو میں عرض کرنا چاهتا هوں وہ قیمتوں کے بارے میں هے - لیوی (Levy) کی حو قیمتیں دیحاتی هیں ان میں اضافہ نہیں کیا گیا - حکومت کا کہنا هے کہ هم اسکی زیادہ قیمت نہیں دے سکتے کیونکہ اس سے سلنگ ریٹس (Selling Rates) بڑھ حائیںگے۔ حکومت کی حانب سے ۲۸ روپیہ فی پلہ کے حساب سے حوار حریدی حاتی هے اور اسکو بحساب ۳۲ روپیہ فی پلہ دوکانداروں کو بیچا حاتا هے - دوکاندار اسکو ۴۰ روپیے کے نرخ سے فروخت کرتے هیں - اس طرح فی پلہ ۱۰ - ۱۲ روپیے کا فرق پڑتا هے جسکو میں زیادہ کہونگا کیونکہ اگر کوئی شخص ۱-۲ آنے فی روپیہ کماتا هے تو هم اسکو نفع اندوزی کہتے هیں لیکن کارپوریشن (Corporation) ۱۰ - ۱۲ روپیہ فی پلہ کماتا هے اور حو حوار ۲۸ روپیے فی پلہ کے حساب سے خریدی حاتی هے وہ ۴۰ روپیہ فی پلہ سے فروخت کی حاتی هے یہ کس طریقہ اور کس کاروباری اصول سے صحیح هے میں نہیں سمجھتا - اسلئے سپلائی ڈپارٹمنٹ (Supply Department) کے کاروبار پر نظر ثانی کرنا ضروری هے - حو لیوی پورے ملک سے وصول کی جاتی هے وہ نہیں معلوم کن کن مقامات پر گھومتی هے حسکی وجہ سے اسقدر اخراجات عائد هوتے هیں - چند ایسے بھی گودام هیں حنہیں حکومت کی نظر میں لانا چاهتا هوں جہاں غلہ خراب هوگیا لیکن نہ تو منتقل کیا گیا اور نہ عوام میں تقسیم کیا گیا - سپلائی ڈپارٹمنٹ میں بہت سی خرابیاں هیں اور اس سے کساں طبقہ کو حو همارے ملک کی خوشحالی میں اضافہ کر سکتا هے بہت نقصان پہنچ رہا هے - آنریبل منسٹر فار اگریکلچر (Hon. Minister for Agriculture) نے جو اسٹیٹمنٹ (Statement) محکمہ زراعت سے متعلق دیا هے اس سے اسباب کی وضاحت هوگی کہ همارے ملک کی

پیدا وار میں کتنا اضافہ ہوا اور اس پر کتنا روپیہ حرچ ہوا - یہ اسٹیٹمنٹ ۴ - مئی سنہ ۱۹۵۲ع تک کےلئے ہے حس میں حوار سے متعلق تفصیل دی گئی ہے -

۴۹ - ۱۹۵۰ع میں ٦٦ لاکھ ایکڑ ایریا (Area) میں ۸ لاکھ ٹن حوار -

۵۰ - ۱۹۵۱ع میں ۷۳ لاکھ ایکڑ ایریا (Area) میں ۸ لاکھ ٦۲ ہزار ٹن حوار -
۵۱-۱۹۵۲ع میں ۷۳ لاکھ ایکڑ ایریا میں ۸ لاکھ ۷ ہزار ٹن حوار بتلائی گئی ہے - میں پوچھتا ہوں کہ حس وقت ٦٦ لاکھ ایکڑ ایریا زیرکاشت تھا اس وقت کی پیدا وار ۸ لاکھ ٹن تھی - لیکن اب ۷۳ لاکھ رقبہ ہونے کے با وجود صرف ۸ لاکھ ۷ ہزار ٹن کی پیدا وار ہوئی ہے - زراعت کو اہمیت دیکر کروڑھا روپیہ حواس کے نام پر صرف کیا جا رہا ہے یہ معلوم کیا ہو رہا ہے - کیا یہ پروگریس (Progress) تشفی بحس ہے؟ سپلائی ڈپارٹمنٹ (Supply Department) کے کارو بار پر نظر ثانی کی ضرورت ہے - دیکھنا چاہئے کہ جو روپیے حرچ ہو رہے ہیں ان سے حقیقی طور پر کسانوں کو کوئی فائدہ پہنچ رہا ہے اور وہ اس سے مستفید ہو رہے ہیں یا دوسرے لوگ اس سے ناجائز طور پر فائدہ اٹھا رہے ہیں - میں نے اسلئے کٹ موشن ہاؤس کےسامنےلایا ہے کہ پورا ہاؤس ان حقائق سے واقف ہوکر مجھ سے متفق ہو اور میرے کٹ موشن کی تائید کرے اور اسکو منظور کرے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - شری رام چندراریڈی -

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल :— क्या तकरीरो के लिये कोई टाइम लिमिट (Time limit) रखी गई है ?

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کوئی خاص ٹائیم مقرر نہیں کیا گیا ہے - آئندہ تقاریر کے سلسلہ کو دیکھتے ہوئے اگر اسکی ضرورت هو تو ٹائیم لمٹ لگائی جائیگی -

శ్రీ కె రామచంద్రారెడ్డి —

అధ్యక్ష మహాశయా,

ఇప్పుడు ఏదైతే కోత ప్రతిపాదన ప్రవేశపెట్టానో ఆ వ్యవసాయ శాఖమీద ఖర్చును గురించి అధికార లెక్కలు చూచినట్లయితే, అది దేశానికి ఎంతవరకు లాభమో బోధపడుతుంది గౌరవ నీయులు వ్యవసాయశాఖ మంత్రిగారు రు ౨౦,౬౩,౦౦౦ లు వ్యవసాయశాఖకు బడ్జెటు పెట్టారు దీనిలో ఎక్స్పెరిమెంటల్ ఫారంకు రు ౫,౫౭,౧౦౦ లు ఖర్చుపెట్టనున్నారు అనగా పెద్దపెద్ద పట్టణాల్లో ఈ ఏక్స్పెరిమెంటల్ ఫారమ్ము ఏర్పాటుచేసి భూమి ఎట్లాపండునో పరిశోధించుటకు ఈ పద్దులోనుంచి రు ౫,౫౭,౧౦౦ లు వృథాగా ఖర్చు అవుతోంది అసలు ఎక్స్పెరిమెంట్ చేయకూడదా అంటే ఈనాటి మన రాష్ట్ర పరిస్థితులలో ఆ ఎక్స్పెరిమెంటు ఎంతవరకు ఉపయోగ పడుతుందో ఆలోచించాలి పట్టణాల్లో పెద్దపెద్ద బిల్డింగ్సులో కూర్చొని ఎక్స్పెరిమెంట్సు చేస్తూంటే రైతాంగానికి ఏమి లాభము కలుగుట లేదు అసలు ఇటువంటి శాఖ ఉన్నదని రైతాంగానికి తెలియదు ఏదో కొద్దిమంది పెద్ద భూస్వాములకు తప్ప అధికసంఖ్యాకులగు రైతులకు తెలియుటలేదు దీనికి అయిదు లక్షలకు పైగా ఖర్చుపెట్టడం నా దృష్టిలో దేశానికి ఏమాత్రం లాభంగా లేదని అనుకొంటున్నాను

గ్రోమోరుఫుడ్ (Grow more food) అంటూ అనగా అధికాహారోత్పత్తి, ఎక్కువ చేయాలని రు ౬౭,౯౧,౬౦౦ ఖర్చుపెడుతున్నారు గాని రు ౬౭,౯౧,౬౦౦లు కేవలం అధికాహారోత్పత్తి ఎక్కువ చేయాలనే దృష్టితోనే ఖర్చు పెడుతున్నారా ?

చెట్లునాటుట ఈ అధికాహారోత్పత్తి క్రిందనే తీసుకుంటున్నారు వీటిని ఉద్యోగస్తులే నాటారు గాని నీరులేక కొన్ని లక్షల, వేలచెట్లుఎండిపోయాయి ఫలితం శూన్యం పైగా ఎంతోడబ్బు నష్టమయింది ఈ అధికాహారోత్పత్తిక్రింద ఎంతపండుతుందో ఆలోచించకుండా డబ్బు పెడుతున్నారు ఎక్కువ డబ్బు ఈ శాఖలో పనిచేసే ఉద్యోగులకు మాత్రమే ఖర్చు అవుతోంది.

వెల్ ఇర్రిగేషన్ (Well irrigation) క్రింద బావులు త్రవ్వించడం జరుగుట లేదు రైతాంగానికి అసలు ఈ స్కీము ఉందని తెలియదు.

సప్లయి ఆఫ్ ఆయిల్–ఇజన్సు అండ్ పంపులు ఎవరికి చెందుతున్నాయని చూస్తే వందలు వేల ఎకరాలున్న జమీందార్లకు ఆయిల్–ఇంజన్లు, పంపులు సప్లయి చేయబడుతున్నాయి ఈ విధంగా డబ్బు ఖర్చు నూటికి ఏ ఐదు, ఆరుగురికో లాభిస్తోందిగాని నూటికి ౬౦, ౭౦మంది వ్యవసాయంచేసే బీద రైతాంగానికి ఉపయోగ పడుట లేదు వీళ్ళకు ఏమీ సప్లయి చేయరు. వాటిని కొనుక్కునే స్థితిలోకూడా లేరు అధిక ఆహారోత్పత్తి క్రింద వాస్తవికంగా పంటను ఎక్కువ చేయాలి కాని ఏ కొద్దిమందికో ఆయిల్–ఇంజన్లు పంపులు ఇస్తున్నారు బీద రైతాంగానికి ఏమీ అందుట లేదు అసలు ఈ శాఖవుందని గాని, పంట అభివృద్ధికి ప్రభుత్వం పాటు పడుతోందని గాని వారికి తెలియదు ఈ శాఖ పని ఎట్లా జరుగుతోందో ప్రభుత్వంవారు ప్రచారం చేస్తున్నట్లు నేను ఎక్కడా వినలేదు.

అధికాహారోత్పత్తిక్రింద తక్కావివుంది ఇది పట్టాదార్లకు మాత్రమే లాభంగా వుంది పెద్ద పట్టాదార్లకు గూడ ఏ కొద్దిమందికి మాత్రమో తక్కావి దొరుకుతుంది చిన్న పట్టాదార్లకు అసలే దొరకదు ౨ లక్షల రక్షిత కౌలు ఫారములు ఇచ్చామని చెబుతారు కాని ఎందరో కౌలు దార్లు మిగిలిపోయారు కౌలుదారు రైతులకు తక్కావి దొరకదు పట్టాదార్లు కొద్దిమందే ఉంటారు. అందుచే ఈ తక్కావి బీద రైతాంగానికి తోడ్పడుటలేదు ధనిక రైతాంగం కొద్దిమందికి మాత్రమే దొరుకుతోంది అధిక సంఖ్యాకులగు అనగా రెండు మూడు ఎకరాల మాగాణి పది ఎకరాల మెట్టు చేసేవారికి దొరకుట లేదు వేరుశనగపిండి, ప్యాడిమిక్స్చర్ గూడా వందలాది ఎకరాలు గలవారికి మాత్రమే దొరుకుతుంది

మైనర్ ఇర్రిగేషన్ ప్రాజెక్టుల విషయంకూడా ఆలోచించాలి పెద్దపెద్ద ప్రాజెక్టులకు స్కీములు తయారగుతున్నాయి గాని చెరువులు, గుంటలు ఎన్నో వున్నాయి వీటికి డబ్బు ఖర్చు పెడితే ఎక్కువ రైతాంగానికి లాభం వుంటుంది వ్యవసాయం వృద్ధి చెందుతుంది పెద్ద ప్రాజెక్టులు పెట్టవద్దని కాదు. అది కొన్ని ఏండ్ల కార్యక్రమము ఈ పెద్ద ప్రాజెక్టుల కార్యక్రమము కొనసాగిస్తు ముందు చిన్న చిన్న ఇర్రిగేషన్ ప్రాజెక్టులవిషయం ఆలోచించి, చేసినట్లయితే అధికాహారోత్పత్తికి ఎక్కువ తోడ్పడుతాయి. తెగిపోయిన కుంటలు, చెరువులు, ఏటికాలువలు, ఇటువంటివి వందలు వేలు వున్నవి, బాగు చేయించవలసినవి. పై వాటిని బాగుచేయించిన ఎడల లక్షల ఎకరాల భూమి సేద్యమునకు రాగలదు పంట ఎక్కువ పండుతుంది అధికసంఖ్యాక రైతాంగానికి లాభము కలుగు తుంది,

ఎక్స్పెరిమెంటల్ ఫారమ్సు క్రింద హిమాయతుసాగరులో జరుగుచున్న పనిని గౌ వ్యవసాయ శాఖ మంత్రిగారు మాకందరికి చూపించారు ఇవి చేయాలికాని మనకున్న ఈ పరిస్థితులలోనా అనే విషయం ఆలోచించాలి ఆ పరిశోధన ఫలితం పుస్తకాలు చదివేవారికే తెలియాలిగాని దేశం బాగుపడుతోందా అంటే ఏమీలేదు ఇవన్నీ బీదరైతులకు ఏమాత్రము తెలియుటలేదు గ్రామాల్లో ఎరువులున్నాయి గొఱ్ఱెలు, మేకలు పశువులు ఎరువు భూమికి ఎక్కువ బలం గొఱ్ఱెలను, మేకలను మేపుటకు అడవులు, కంచెలు ఉంచినట్లయితే బీద రైతాంగానికి ఎక్కువ లాభం కొయ్య నాగలిద్వారా పంట అభివృద్ది అవుతోందా అంటే కావడం లేదు గాని పెద్దపెద్ద పట్టణాల్లో ఆఫీసర్లను పెట్టి ఎక్స్పెరిమెంట్సు చేయిస్తూంటే ఈ దేశపరిస్థితులలో ఉపయోగం కనపడుటలేదు ఆ ఎక్స్పెరిమెంటు స్టేజెస్ ముందు ఉంటాయి అవి చేయకూడదనికాదు

ఇంకొక విషయమేమంటే కోతకువచ్చినపంట నూటికి నాలుగవవంతు అనగా నాలుగు వీసాలపంట అడవిజంతువులు పందులపాలవుతోంది ఈ నష్టాన్ని ఆపుచేయడానికి ఏవిధమైన ప్రయత్నము చేయకుండ ప్రజలడబ్బును అనవసరంగా ఖర్చుపెడుతున్నారు ఈలాంటి విషయాల మీద ఎక్కువగా కేంద్రీకరించి ఆ డబ్బు ప్రజలకు ఉపయోగపడే విధంగా చేయాలి.

చెట్లునాటడం, తక్కావి, ఆయిల్—ఇంజన్లు, పంపులవల్ల ఏదో కొద్దిమందికే లాభం కలుగుతోంది దానివల్ల మాత్రమే పంటపండదు ౧౨౫ లక్షల రూపాయలు ౫ సంవత్సరముల పేరు మీద తీసుకొంటున్నారు మాల్ గుజారినుంచి ౬౦ లక్షలుతీసుకొని ఇప్పుడు ౧౨౫ లక్షలు అసలు ఖజానాలోనుంచి తీసుకొనిచేయడం జరుగుతోంది ఇంతడబ్బు ఖర్చుచేయడం ఎంతవరకుపయోగకరమో అధికారవర్గము ఆలోచించాలని నేను కోరుతున్నాను

అధికాహారోత్పత్తి లెక్కలుచూస్తే ప్రభుత్వం ౧౯౪౭—౪౮ రిపోర్టులో ౧౩,౦౫,౭౬౨ ఎకరాల మాగాణీ సేద్యంలో ౪,౫౯,౧౦౮ టన్నుల బియ్యం పంటతేలినది

భూపైశాల్యం—౧౩,౦౫,౭౬౨ మాగాణీ పంట—౪,౫౯,౧౦౮ టన్నులు.

౧౯౫౧—౫౨ లో పైశాల్యం ఎక్కువ—పంటతక్కువ పైశాల్యం—౧౪,౨౫,౩౭౪, పంట ౪,౩౪,౮౩౦ టన్నులు అనగా ౭౪, ౭౨౯ టన్నుల బియ్యం తక్కువ. ఈ పరిశోధనల ఫలితంగా అధికాహారోత్పత్తిక్రింద పంట ఎక్కువ కావాలి గాని ఫలితం శూన్యంగానే ఉంది.

౧౯౪౮ లో జొన్నపంట—భూపైశాల్యం—౬౭,౪౪,౨౬౮, జొన్నపంట ౮,౬౫,౦౧౪ టన్నులు.

౧౯౫౧—౫౨లో ౨౩,౬౭,౩౩౫ ఎకరాల భూపైశాల్యం. ఖాస్తు సేద్యంపంట ౮,౦౨,౮౧౧ టన్నులు జొన్నలు భూపైశాల్యం పెరిగింది ౧౧,౧౨,౫౬౨ భూపైశాల్యం ఖాస్తు ఎక్కువ చేశారు ౫౨,౭౦౩ టన్నుల పంట తక్కువ

ఈ వ్యవసాయశాఖమీద ఇంత డబ్బు ఖర్చు పెడుతూంటే పంటఫలితం ఇది రైతాంగానికి ఎలా సహాకారం చేయాలో, ఎలా పండించాలో ఎరువులను గురించిన ప్రచారం ఈ(Propaganda) విషయం బడ్జెటులో ఏమాత్రం లేదు గౌరవనీయులు వ్యవసాయ మంత్రిగారిని ప్రధానంగా కోరేదేమంటే ఈ శాఖలో డబ్బు ఎక్కువ ఖర్చుగుతోంది ఆఫీసర్లు ఎక్కువమంది ఉన్నారు. వీరికి ఎక్కువ వేతనాలపేర్లమీద లక్షల రూపాయలు ఖర్చు అవుతోంది. పండించే భూపైశాల్యం

ఎక్కువగుగోంది కానిపంటతగ్గిపోతోంది (Experiments) చేస్తున్నారుగాని ప్రజలకు వాటి ప్రయోజనం కనబడుటలేదు కాబట్టి ప్రభుత్వమువారు ఈ విషయాలన్నీ ఆలోచించి సరిఅయిన చర్య తీసుకొంటారని కోరుతున్నాను ఈ విషయాలన్నీ మీముందు పెట్టాలనీ ఈ కోతప్రతిపాదన ప్రవేశపెట్టాను వీటి విషయమై వ్యవసాయశాఖ మంత్రిగారు వెంటనే శ్రద్ధ తీసుకోవాలని కోరుతూ నాఉపన్యాసాన్ని ముగిస్తున్నాను

شری وی - ڈی - دیسپانڈے - میرا کٹ موشن (Cut-motion) ٹیکسٹائل (Textile) کے سلسلہ میں ہے - قدیم زمانہ میں ویورس (Weavers) کے جو حالات تھے انکی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں - ایک زمانہ تھا جبکہ ویورس کو یارن (Yarn) ملنے کے سلسلہ میں پوری ریاست بھر میں ایک سوال پیدا ہوا تھا - ہر جگہ انجمنیں بنا کر یارن (Yarn) لینے کے سلسلہ میں کوشش کیگئی - آج کے حالات اون حالات کے مقابلہ میں بہتر ہیں - لیکن جتنے تسلی بخش ہونے چاہئیں ویسے نہیں ہیں - ایک زمانہ میں جب نانڈیڑ ویورس اسوسی ایشن (Nanded Weavers' Association) کے ساتھ میرا تعلق تھا اوس وقت جو واقعات میرے سامنے آئے اسکی بنا پر اور حال ہی میں جو واقعات پیش آئے ہیں اونکی بنا پر بھی میں محسوس کرتا ہوں کہ ویورس کو کافی یارن ٹھیک طریقہ پر مہیا کرنے کے انتظام پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے - اس سلسلہ میں سنٹرل کوآپریٹیو ہینڈلوم ویورس اسوسی ایشن (Central Co-operative Hand-loom Weavers Association) کس طرح کام کر رہی ہے اور کس طرح کامیاب ہو رہی ہے میں اس پر کچھ روشنی ڈالنا نہیں چاہتا - کوآپریشن (Co-operation) کا مسئلہ جب آئیگا اسوقت اسکی ری آرگنائزیشن (Re-organisation) کسطرح ہوگی طے ہوگا - میں محسوس کرتا ہوں کہ اضلاع میں کوآپریٹیو سوسائٹیز (Co-operative Societies) کی ضرورت ہے - لیکن ہمیں اس کے ساتھ ساتھ یہ دیکھنا پڑیگا کہ یہ کوآپریٹیو سوسائٹیز کسطرح کام کر رہی ہیں - یہ دیکھکر ویورس کے مسئلہ کا انتظام ہونا چاہئے - اسکے ساتھ ساتھ دوسری چیز یہ ہے کہ ویورس (Weavers) کو صرف یارن دینے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا - آج ہزاروں ویورس بیروزگار ہیں - اور حیدرآباد میں ان کے لومس (Looms) کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے اور ان پر پندرہ لاکھ لوگوں کی زندگی منحصر ہے - ان کے ان امپلائیمنٹ (Unemployment) کا سوال کس طرح حل کیا جائے اور اسکی وجہ سے ملک میں انڈسٹریلائزیشن (Industrialisation) کہاں تک بڑھ سکتا ہے، یہ دیکھنا پڑیگا - لیکن اس درمیانی عرصہ میں کونسا راستہ نکالنا چاہئے، یہ بھی سوچنا ہوگا - جب میں وہاں کام کر رہا تھا تو میں نے ایک سجشن (Suggestion) رکھا تھا کہ ٹیکسٹائل ملس (Textile Mills) کو پابند کیاجانا چاہئے کہ وہ کورس کلاتھ (Coarse Cloth) پروڈیوس (Produce) نہ کریں - تاکہ ویورس کے لئے خاص کر ہینڈلوم ویورس (Hand-loom Weavers) کے لئے ایک لوکل مارکٹ (Local Market) مل سکے - اس طرح ٹیکسٹائل ملس پر رسٹرکشن (Restriction) عائد کرنے سے ویورس کو فائدہ ہوسکتا تھا - ہوسکتا ہے کہ وہ ملس (Mills) ایسا کلاتھ (Cloth) پروڈیوس (Produce) کرسکتے ہوں کہ وہ

ملک کے لئے کافی ہوجاتا ہو۔ لیکن ویورس کے ان اِمپلائیمنٹ (Unemployment) کا سوال کس طرح حل کیا جاسکتا ہے ؟ ہم کو اس پر غور کرنا چاہئے کہ کتنا کلاتھ ملز پروڈیوس کرسکیں گے اور کتنا کلاتھ ہینڈلوم ویورس ۔ یہ ہمیں حل کرنیکی کوشش کرنی پڑیگی ۔ اس سلسلہ میں میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب ڈی کنٹرول (Decontrol) کا سوال آئیگا اوسوقت کلاتھ کی کیا پوزیشن (Position) ہوگی اسکے بارے میں آنریبل منسٹر اپنی جوابی تقریر میں اظہار فرمائیں تو بہتر ہوگا۔

دوسرامسئلہ فوڈ سبسیڈی (Food Subsidy) کا ہے ۔ اس سلسلہ میں کٹ موشنس (Cutmotions) پیش کئے گئے ہیں۔ فوڈ سبسیڈی کے سلسلہ میں میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد ریاست کو سنٹر (Centre) سے جو فوڈ سبسیڈی مل رہی تھی وہ اب بند کردیگئی اور فینانشیل انٹگریشن (Financial Integration) بھی ہوا۔ جیسا کہ هاؤس کے سامنے کہا گیا ہے۔ اس سے ہمارا بہت کچھ نقصان ہوا ۔ ہمارے ریلوے جیسے اہم مداخل تھے وہ لے لئے گئے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہونگے کہ فوڈ سبسیڈی (Food Subsidy) حیدرآباد کے لئے جاری رکھی جانی چاہئے ۔ آپ اگر فوڈ منسٹر (Food Minister) کے ہاتھ مضبوط کرنا چاہتے ہیں تو آپکو یہ مطالبہ کرنا چاہئے کہ فوڈ سبسیڈی ہمیں مل سکے ۔لیکن اسکے باوجود میں یہ عرض کرونگا کہ قیمتوں میں اضافہ نہ ہونا چاہئے ۔کیونکہ ملک میں جو غریب سکشن (Section) ہے اوسپر بلر پڑیگا ۔ لیکن قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے زندگی کا جو انڈکس نمبر (Index Number) ہےوہ بھی بڑھیگا ۔ اوسکا لحاظ کرتے ہوئے پھر ان مزدوروں کا سوال آئیگا جو الگ الگ ملز (Mills) میں کام کرتے ہیں ۔ وہاں ان لوگوں کو مہنگائی بھتہ نہیں ہے ۔ اگر قیمتوں میں اضافہ کیا جائے تو مہنگائی بھتہ کا بھی سوال آئیگا ۔ اسکے علاوہ جو مڈل کلاس (Middle Class) کے لوگ ہیں ان کے بارے میں بھی یہ سوال سامنے آئیگا اور جد وجہد ہوگی ۔ اکثر لوگ جو شہروں میں کام کرتے ہیں اون میں کچھ آفسس (Offices) میں کام کرتے ہیں کچھ کارخانوں میں اورکچھ چھوٹے موٹے کام کرنے والے لوگ ہیں اگر قیمتوں میں اضافہ ہوگا اسکا اثر ان پر بھی ہوگا ۔ اگر ہمیں سبسیڈی (Subsidy)نہیں ملتی ہے تو ان چیزوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں دوسرے ذرائع مہیا کرنے پڑینگے تاکہ جو نقصان ہو رہا ہے اسکی تلافی ہوسکے ۔ لیکن کسی بھی صورت میں قیمتوں میں اضافہ مناسب نہ ہوگا ۔ یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ کا نقطہ نظر کیا ہے؟ کونسے سکشن (Section) آپ کوفائدہ دینا چاہتے ہیں اور کونسے سکشن پر آپ اس لیوی کا برڈن (Burden) ڈالنا چاہتے ہیں ؟ جس وقت بمبئی میں لیوی اسکیم (Levy Scheme) جاری ہوئی تھی اوس زمانہ میں ہماری کانفرنسس (Conferences) ہوئیں اور برابر ہم نے یہ کوشش کی کہ کسانوں کو اس سے اگزمپٹ (Exempt)کیا جائے ۔کیونکہ جو بڑے بڑے زمیندار ہیں وہ خود کاشت نہیں کرتے ۔ ان کے حصے میں جتنی زمین آتی ہے اس پر چھوٹے بڑے کاشتکار کاشت کرتے ہیں ۔ اور لیوی کا برڈن (Burden)

ان پر پڑتا ھے جو متوسط کسان ھیں، جو غریب کسان ھیں جن کے پاس ۱۵ - ۲ ایکر رہیں ھو ۔ ھے اون سے لیوی اگر وصول کیجائے تو ان کے پاس اتنا اناج نہیں رھتا کہ اوس سے وہ اپنی ضروریں پوری کرسکیں - ممبئی اسکیم شائع کیگئی ھے - اوسکا ھینڈ بل (Hand-bill) بھی میرے پاس ھے - اوس میں جو چیزیں بیان کیگئی ھیں وہ پہلی اسکیم میں نہیں تھیں - اور پہلے کے مقابلہ میں اب جو اسکیم سامنے آرھی ھے وھی ٹھیک سمجھی جارھی ھے - تو میں یہ پوچھتا ھوں کہ ھر زمانہ میں جو اسکیم (Scheme) حکومت پیش کرتی ھے کیا وہ اوسی زمانہ تک ٹھیک رھتی ھے اور اوسکے بعد اوسکو کنڈیمنڈ (Condemned) سمجھا جاتا ھے ؟ ممبئی میں غریب کسانوں کو اگزیمپشن (Exemption) ملا اس چیز کو نئی اسکیم میں بھی پیش نظر رکھنا چاھئے - میں حکومت سے اپیل (Appeal) کرونگا کہ مرھٹواڑہ میں ۱۵ روپئے سے ۳۰ روپئے تک جو لوگ مالگزاری اداکرتے ھیں انکو اگزیمپشن (Exemption) ملنا چاھئے اور اون سے کوئی لیوی وصول نہ کیجانی چاھئے - اسی طرح جو ۷۵ سے ۸۰ روپیہ مالگزاری اداکرتے ھیں اون پر کم لیوی عاید کیجائے اور جو ۱۰۰ روپیہ سے زیادہ مالگزاری اداکرتے ھیں اون پر زائد لیوی لگائی جاسکتی ھے - اس طرح موجودہ جو اسکیم ھے اسمیں ترمیم کیجاسکتی ھے - اور ممبئی اسکیم کے جو ایسپکٹس (Aspects) ھیں وہ پورے ھوسکتے ھیں - میں سمجھتا ھوں کہ اس سے لیوی کا مسئلہ حل ھوسکتا ھے - یہ ایک بنیادی مسئلہ ھے اور ھمیں بنیادی طور پر اسکو سوچنا چاھئے - دیہاتوں میں جو غلہ لیوی کے تحت وصول کیا جاتا ھے اسے آپ ایک ھاتھ سے لیتے ھیں اور دوسرے ھاتھ سے دیتے ھیں - لیکن میں کہتا ھوں کہ کسانوں کے پاس کچھ زیادہ غلہ رھنا چاھئے تاکہ وہ اپنی دیگر ضروریات زندگی کو پورا کرسکیں - اور وہاس غلہ سے دوسری چیزیں حاصل کرسکیں - بنیادی طور پر لیوی سسٹم (Levy System) کو جلد از جلد ختم کردینا چاھئے - البتہ جو بڑے بڑے لینڈ لارڈ ھیں اون کے پاس کا سرپلس (Surplus) غلہ پورا حاصل کیا جانا چاھئے - یہ ایک بڑا مسئلہ ھے - جب تک عوام اور ولیجرس (Villagers) کا کوآپریشن (Co-operation) نہیں ھوتا یہ اسکیم کامیاب نہیں ھوسکتی - غلہ کا مسئلہ اس وقت تک حل نہیں ھوسکتا جب تک کہ بنیادی طور پر دیہاتوں میں مختلف کمیٹیوں کے ذریعہ اس کا تصفیہ نہ کیا جائیگا کہ دیہات کے اغراض کے لئے اتنا غلہ ھونا چاھئے - افراد کیلئے اتنا غلہ ھونا چاھئے اور اتنا سرپلس (Surplus) غلہ حکومت کو دیا جانا چاھئے - میں ایک زمانہ سے کسانوں میں کام کرتا ھوا آیا ھوں اور میں نے محسوس کیا ھے کہ عام طور پر یہ کہا جاتا ھے کہ رشوت کھانے کا ایک نیا محکمہ قائم ھوا ھے - اس لئے ان چیزوں کو دور کرنے کے لئے اس میں ترمیم کیجانی چاھئے ....

مسٹر اسپیکر - اب ٹائم ھوگیا ھے لہذا ½ ۱۱ بجے تک کیلئے اجلاس برخواست ھوتا ھے -

The House then adjourned for recess till Half Past Eleven of the Clock.

The House re-assembled, after recess, at Half Past Eleven of the Clock

[Mr Speaker in the Chair]

Mr Speaker Shri V D. Deshpande will continue

Shri V D Deshpande Speaker, Sir, The hon Minister for Supply and Agriculture is not present in the House and I would like him to be here, when I continue my speech

Mr Speaker · He will come shortly Somebody will take notes for him.

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - لیوی کے سلسلہ میں میں عرض کر رہا
تھا - راشنگ سسٹم (Rationing System) اور فوڈ پرائیسس (Food Prices)
کے سلسلہ میں میں مختصراً کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں - میں نے اپنے خیالات ظاہر کرتے
ہوئے کہا تھا کہ غلہ کی حد تک جب تک ہم سلف سفیشنٹ (Self-Sufficient)
نہ ہونگے اس وقت تک راشنگ سسٹم قائم رکھنا پڑیگا - بلاک مارکٹنگ
(Black-marketing) کے مقابلہ کے لئے اربن ایریا (Urban Area) میں تو راشنگ
باقی رکھنا پڑیگا - لیکن دیہاتوں میں اگر لیوی اس طرح وصول کی جائے کہ کسانوں کے
پاس مارکٹ (Market) میں بیچنے کے لئے بھی غلہ باقی رہے تو اسطرح یہ
مسئلہ حل ہوسکتا ہے - لینڈ لارڈ (Land Lord) کے پاس سے ہی سرپلس (Surplus)
غلہ کی مقدار لینا مناسب ہوگا - جب مدراس کی مثال ہمارے سامنے ہے تو حیدرآباد میں
بھی ایسا اکسپریمنٹ (Experiment) ہوسکتا ہے - سیزن (Season)
پر ایسی پابندیاں برخاست کرنے کے بعد ہم تجربہ کے طور پر یہ دیکھ سکتے ہیں کہ
قیمتیں بڑھتی ہیں یا نہیں اور عوام کی ضروریات کس حد تک پوری ہوتی ہیں - لیکن
میں راشنگ ختم کرنے کی پرزور مخالفت کرونگا -

سپلائی اینڈ راشنگ ڈپارٹمنٹس (Supply and Rationing Departments)
کے بارے میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ یہاں کا اڈمنسٹریشن (Administration)
ٹاپ ہیوی (Top heavy) ہے اس کے لئے ایک سکرٹری (Secretary)
ہے، ایک ڈپٹی سکرٹری (Deputy Secretary) ہے اور باہر کے کئی
عہدہ دار ہیں جن کی تعداد ضرورت سے زیادہ ہے۔ اس میں ۵۰ فیصد تخفیف ممکن
ہے - ہائیر کیڈر (Higher Cadre) کے افیسرس میں یہ کمی ضروری ہے۔
لیکن ہمارے پاس یہ سوال آیا ہے کہ راشنگ ڈپارٹمنٹ (Rationing Department)
کے امپلائیز (Employees) میں بیں دار تخفیف کی گئی ہے - حکومت نے ان
سے یہ کہا تھا کہ انہیں دوسرے ڈپارٹمنٹس میں موقع دیا جائیگا - لیکن میرے پاس میمورینڈم
(Memorandum) وصول ہوا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ رٹرنچ"

(Retrench) کئے گئے ہیں انہیں ایک دوسرے ڈپارٹمنٹس میں موقع نہیں دیا گیا۔ میں یہ کہونگا کہ جب کسی شخص کو گورنمنٹ کے کسی ڈپارٹمنٹ میں موقع دیا جاتا ہے تو اسے وہاں سے ہٹانے کی صورت میں دوسرے ڈپارٹمنٹ میں اسے موقع دینا ضروری ہو جاتا ہے ۔ لہذا میں اپیل کرونگا کہ ریاست کے ڈپارٹمنٹ میں سے تخفیف سے جو لوگ علحدہ ہوئے ہیں انہیں دوسرے ڈپارٹمنٹس میں موقع دیا جانا چاہئے ۔۔۔۔۔ ۔۔۔

لوکل سلف گورنمنٹ منسٹر (شری انا راؤ) - امپلائیمنٹ اکسچینج (Employment Exchange) کو چھوڑ کر ایسی درخواستیں آنرایبل ممبر کے پاس کیوں وصول ہوتی ہیں ؟

شری وی ۔ ڈی ۔ دیسپانڈے ۔ اس وجہ سے کہ وہاں ان کا کوئی انتظام نہیں ہوا ۔ یہ بات تو حکومت کو سوچنی پڑے گی کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے ۔ اگر کوئی مریض ایک ڈاکٹر کو چھوڑ کر دوسرے ڈاکٹر کے پاس آتا ہے تو ظاہر ہے اسکا مطلب یہی ہوتا ہے کہ چونکہ وہ پہلے ڈاکٹر میں افیشنسی (Efficiency) کی کمی پاتا ہے اسلئے اوسے دوسرے ڈاکٹر کی تلاش کرنی پڑتی ہے ۔

ڈاکٹر ایم ۔ چنا ریڈی ۔ اگر دوسرا ڈاکٹر بھی علاج نہ کرسکے تو ؟

شری وی ۔ ڈی ۔ دیسپانڈے ۔ تو دیکھا جائیگا ۔ کسی تیسرے ڈاکٹر کی تلاش کی نوبت آئے گی ۔

میں اگریکلچر ڈپارٹمنٹ (Agriculture Department) کے بارے میں کچھ عرض کرونگا ۔ ملک کا تقریباً ۸۰ فیصد طبقہ کسان ہے ۔ اس لحاظ سے اسکا بھی روپیہ زراعت پر خرچ ہونا چاہئے ۔ لیکن یہ حالت نہیں ہے ۔ اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ میں جو آفیسرس (Officers) کام کرتے ہیں وہ ہائر مڈل کلاس (Higher Middle Class) سے آتے ہیں ۔ یہ لوگ صرف زیادہ تنخواہ کمانے کی فکر میں رہتے ہیں ۔ یہ نہیں دیکھتے کہ ملک کی زراعت کو بہتر بنانے کے لئے ان کے کیا فرائض ہیں اور انکی کیا ذمہ داریاں ہیں ۔ ساتھ ہی میں یہ بھی کہونگا کہ ہمارے نوجوان بھائی کالج آف اگریکلچر (College Agriculture) سے ڈگری (Degree) حاصل کرتے ہی اس فکر میں رہتے ہیں کہ اگریکلچر ڈپارٹمنٹ میں انہیں کوئی اچھی سی نوکری ملجائے ۔ اس ذہنیت میں بیسک چینج (Basic Change) کی ضرورت ہے ۔ حکومت جس طرح دوسری باتوں کا پروپگنڈہ (Propaganda) کرتی ہے اسے ایسے کسی پروپیگنڈہ کا بھی انتظام کرنا چاہئے تا کہ اگریکلچر کی ڈگری حاصل کرنے والے نوجوان نوکری کی بجائے اس چیز کی کوشش کریں کہ وہ اپنے ملک کے کسان کی کپاسٹی (Capacity) کو کسطرح بڑھاسکتے ہیں ۔ یہ منٹل چینج (Mental Change) پیدا کرنا ضروری ہے ۔ اس ڈپارٹمنٹ کے عہدہ داروں کو مہینے میں ۲۰ دن گھومنا اوردورے کرنا چاہئے ۔

اس ڈپارٹمنٹ کے متعلق مجھے یہ بھی کہنا ہے کہ یہاں کرپشن (Corruption) کا دور دورہ ہے ۔ حکومت کسانوں میں تقسیم کرنے کے لئے بیج مہیا کرتی ہے لیکن اس کا بلاک مارکٹنگ (Black-marketing) کیا جاتا ہے ۔ چنانچہ حال

ھی میں جو گیہوں کے بیج دئے گئے تھے ان کا یہی حال ھوا ۔ ہر حال میں یہ کہونگا کہ اس کریشں کو دور کرنے کی سخت ضرورت ھے ۔ آپ زخم کی صرف اوپر سے ھی مرہم پٹی کرتے ھیں لیکن اندر سے کسان کے دل کی اصلاح کی طرف خیال نہیں کرتے ۔ پھر آپ چاھتے ھیں کہ آپ کی " زیادہ غلہ اگاؤ " کی مہم کامیاب ہو ۔ اس کے لئے جب تک کہ لینڈ ریفارمس (Land Reforms) نہ ھوں یہ کامیاب ھونا مشکل ھے ۔ کسان کو یہ معلوم کروانا چاھئے کہ کن طریقوں سے ، کس مال مصالحہ سے ، اور کن بیجوں سے وہ زیادہ سے زیادہ پیدا وار حاصل کرسکتا ھے ۔ ویسٹرن میتھڈس (Western Methods) جو یہاں رائج کئے جاسکتے ھیں ان سے کسانوں کو واقف کرایا جانا چاھئے ۔ یہ پورا بیا ک گراؤنڈ (Back-Ground) تیار کروانا حکومت کا کام ھے ۔ کئی دیہاتوں میں بنڈنگ (Bunding) کا کام ھونا ھے ۔ ھم دیکھتے ھیں کہ بنڈنگ نہ ھونے کی وجہ سے کافی زمین بہ جاتی ھے ۔ اسکو روکنے کے لئے حکومت کی امداد اور توجہ ضروری ھے ۔

بحث میں میں نے ایک آئٹم " ٹو کل دی وائیلڈ انیماس " (To kill the wild animals) کا بھی دیکھا ۔ یہ حقیقت ھے کہ جانوروں کی وجہ سے کئی کھیت تباہ ھو جاتے ھیں ۔ اور شائد آنریبل ممبر فرام سلطان آباد (Hon'ble Member from Sultanabad) اسکی وضاحت کرینگے ۔ ظاھر ھے اس زمانہ میں بندوق تو نہیں دئے جاتے اسلئے کہ شائد وہ کسی دوسرے کام میں استعمال ھوں اور حکومت کو بھروسہ بھی نہیں ۔ لیکن کچھ نہ کچھ تو کرنا ھی ھوگا ۔ اسلئے کہ وائلڈ انیماس (Wild Animals) کھیتوں کو خراب کر رھے ھیں ۔ یہ سادی چیزیں میں آپ کے سامنے رکھ رہا ھوں ۔ توقع ھے کہ اس پر اگریکلچر ڈپارٹمنٹ غور کریگا ۔ لیکن اس کیلئے تو کوشش کرنی پڑیگی ۔ کیونکہ وائلڈ انیمل دیہاتوں میں کھیتوں کو خراب کرتے ھیں اور یہ کانکریٹ (Concrete) سوال ھے . . .

شری انا راؤ ۔ کیا آپ بندر کو وائلڈ انیمل سمجھتے ھیں ؟

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ آپ اسکو کھیت خراب کرنے والا انیمل (Animals) کہہ لیجئے ۔

اسکے بعد میں گرو مور فوڈ (Grow More Food) کے سلسلہ میں عرض کرنا چاھتا ھوں ۔ میں سمجھتا ھوں کہ ایریا (Area) بڑھایا گیا ھے لیکن پیدا وار نہیں بڑھی اور نہ ٹوورڈس سلف سفیشنسی (Towards Self-Sufficiency) کا خواب پورا ھوا ۔ ۵۰ - ۱۹۴۹ء میں جو پیدا وار بڑھی ھے وہ صرف چند چیزوں کی حد تک بڑھی ھے لیکن اسکے مقابلہ میں ۴۸ - ۱۹۴۷ء میں ۱۳ لاکھ ایریا میں پیدا وار ۴ لاکھ ٹن ھے ۔ آج ایریا ۱۴ لاکھ ۷۰ ھزار ھے لیکن پیدا وار ۴ لاکھ ۳۴ ھزار ٹن ھے ۔ اسلئے وہ مقابلتاً کم ھے ۔ اور جوار کے لئے بھی جو ایریا ھے وہ بھی کم ھے ۔ گرو مور فوڈ (Grow More Food) کے سلسلہ میں دوسری چیز یہ کہنی ھے کہ جب گرو مور فوڈ کے ضمن میں اتنی رقم خرچ کی جاتی ھے تو پھر کیا وجہ ھے کہ اسکا

نتیجہ نہیں نکلا ؟ میں سمجھتا ہوں کہ گرو مور فوڈ کیمپین (Grow More Food-Campaign) کے سلسلہ میں اسٹاف (Staff) پر بہت زیادہ روپیہ خرچ کیا جاتا ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اگر اسٹاف پر اتنا روپیہ صرف کیا جائے تو دیہات میں کیا خرچ کیا جائیگا ؟ اسلئے میں کہونگا کہ ۵ - ۶ پرسنٹ (Per cent) سے زیادہ روپیہ اسٹاف پر خرچ نہ کیا جانا چاہئیے ۔ کیونکہ اتنی زیادہ رقم خرچ کرنا ٹھیک معلوم نہیں ہوتا۔ گرو مور فوڈ کی جو اسکیم ہے وہ میرے خیال میں بہت زیادہ ہے ۔ یہ ہوسکتا ہے کہ مجھے اعداد نہیں ملے ہوں ۔ اس سلسلہ میں جو راست امداد کسان کو ملنا چاہئیے نہیں ملتی اس لئے اسکو ریوائز (Revise) کرنیکی ضرورت ہے ۔

تقاوی کے تحت جو رقومات دیجاتی ہیں اس ضمن میں میں یہ عرض کرونگا کہ رقومات دینے کی بجائے حکومت خود اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے اور کنویں تیار کروا کر دے ۔ کیونکہ ہوتا یہ ہے کہ اکثر وہ روپیے جو کنویں کھدوانے کےلئے دئے جاتے ہیں بچی کی شادی بیاہ میں یا پھر ساہوکار کی نذر ہو جاتے ہیں ۔ اسلئے گورنمنٹ راست رقم دینے کی بجائے کنویں تیار کروا کردے ۔ راست رقم نہ دیجائے ۔

ایسے بہت سے محکمے ہیں جو عوام سے بغیر کوآپریشن (Co-operation) لئے ہوئے نہیں چل سکتے لیکن وہ عوام کا لحاظ نہیں کرتے ۔ پی ۔ ڈی ۔ یف (P D F) کی طرف سے میں یہ کہونگا کہ کسانوں کے مفاد کا جہاں تک تعلق ہے ہم پوری طرح کوآپریشن سے کام کرینگے اور میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر فار اگریکلچر (Minister for Agriculture) اس چیز کا لحاظ کرینگے ۔ البتہ زمینداروں سے ہم نان کوآپریٹ (Non-Co-operate) کرینگے ۔ غذائی پالیسی پر تنقید کرتے ہوئے حکومت کی اس پالیسی پر جو زراعت کے تعلق سے رہی ہے اگر ٹچ (Touch) نہ کروں تو غلطی ہوگی ۔ باربار یہ کہا جاتا رہا ہے اور صحیح بھی ہے کہ غذا کا تعلق زمین سے ہے ۔ جبتک زمین کے مسائل ریاست حیدرآباد میں حل نہیں ہونگے اس وقت تک غذائی حالات میں بہتری نہیں پیدا ہوسکتی ۔ اڈمنسٹریشن رپورٹ (Administration Report) میں سلف سفیشینسی ان فوڈ (Self-Sufficiency in Food) کے چیاپٹر کا مطالعہ کیا ۔ اگریکلچر (Agriculture) کے تعلق سے اور گرو مور فوڈ کیمپین (Grow More Food Campaign) کے تحت جو اسکیمات حکومت نے مرتب کی ہیں ان کا بھی مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ گرو مور فوڈ کے سلسلہ میں ایک ٹارگٹ (Target) مقرر کیا گیا ہے جو (۵۰) ہزار ٹن ہے ۔ ہمارے پاس (۵۰) ہزار ٹن گرین (Grain) کی کمی ہے ۔ اسی کو ٹارگٹ مقرر کیا گیا تھا لیکن کیا یہ ٹارگٹ پورا ہوا ؟ ابتک نہیں ہوا ۔ حکومت ہند نے سنہ ۱۹۴۹ع سے ۳ سال کےلئے ایک ٹارگٹ مقرر کیا تھا اور کہا تھا کہ اس دوران میں کمی باقی نہ رہیگی ۔ کیا یہ پورا ہوا ؟ کیا وہ سلف سفیشینٹ (Self-Sufficient) ہوگئی ؟ میٹیریل گین (Material Gain) کچھ بھی نہیں ہوا ۔ محکمہ زراعت تو چوں چوں کا مربہ ہے جس میں اعداد وشمار کے سوا کچھ بھی کارکرد گی

نہیں ہے - میں نے ریکلیمیشن (Reclamation) کے بعد یہ دیکھا کہ ۳
ٹریکٹرس (Tractors) کے ذریعہ جو حکومت کے پاس ہیں جو لینڈ اسوار
کیا گیا اس کا ۵۰ فیصد حصہ بھی غریب ٹیننٹس (Tenants) کا نہیں تھا
ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ مرے ہوئے لوگوں کی تعداد کے مقابلہ میں ۱۰۰ ہوئے
والوں کی تعداد جارگی ہے - یہ جواب یہاں ملتا ہے - کیا آپ تعین کرکے بتا سکتے ہیں کہ
مرے ہو لوگوں کی حقیقی تعداد کیا تھی اور پیدا ہوئے والوں کی حقیقی تعداد کیا ہے؟
کیوں تعین نہیں کیا جاتا؟ ایسے اعداد و شمار تیار کئے جاتے ہیں جنکی ضرورت نہیں ہوتی
مگر ایسے اعداد و شمار نہیں بتائے جاتے جنکی واقعی ضرورت ہے - پانچ سالہ پلان (Plan)
کے تحت بڑی بڑی اسکیمیں پیش کی گئی ہیں - میں مانتا ہوں کہ اگر ان پر عمل کیا
جائے تو ہمارا فوڈ پرابلم (Food Problem) حل ہوسکتا ہے اور اگر
اگریکلچرل ڈیولپمنٹ (Agricultural Development) صحیح معنوں میں ہو تو ہم خود
مکتفی ہوسکتے ہیں لیکن جو اصول کار فرما رکھا گیا ہے وہی بنیادی طور پر غلط ہے- اس میں
انٹینسی فائڈ اپروچ (Intensified Approach) ہی نہیں ہے- یہ بنیادی غلطی ہے
اس پر غور کرنا چاہئے کہ غذائی مسئلہ کسقدر اہمیت کا حامل ہے اس لحاظ سے اسکو
وار بیسس (War Basis) پر حل کرنا چاہئے - اس وقت تک یہ مسئلہ حل
نہیں ہوسکتا - اسکو اس طرح حل کرنے کےلئے دوسرے پلانس کو ملتوی رکھنا پڑیگا
ہر ایک کی زبان پر یہی ہے کہ ہم غذائی مسئلہ کو حل کرینگے اور اسکو کامیاب بنائینگے-
ہم نے ایک سجیشن (Suggestion) پیش کیا تھا حکومت ہند نے بھی اسکو
مان لیا - وہ تھا بھومی سینا بنانے کا مسئلہ - ایک فوج بنانے کا ارادہ - لیکن اسکی جانب
کوئی توجہ نہیں کی جاتی - میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ انٹینسی فائڈ اپروچ
(Intensified Approach) کا خیال ہی نہیں ہے- بنیادی پالیسی ہی غلط ہے - آج
تک اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی - اور جبتک بنیادی پالیسی میں تبدیلی نہ ہو حیدرآباد
یا حکومت ہند کے مسائل حل نہیں ہوسکتے -

شری اننت ریڈی - میرا کٹ موشن (Cut-motion) فوڈ سبسیڈی
(Food Subsidy) کے سلسلہ میں ہے - سنٹرل گورنمنٹ فوڈ سبسیڈی
کو بند کردینے کے بعد سے ریاست حیدرآباد نے جو آلٹرنیٹیو اریجمنٹس
(Alternative Arrangements) کئے ہیں انکے نقائص کے بارے میں مجھے بحث
کرنا ہے - پرسوں بحث کے دوران میں میں نے یہ کہا تھا کہ فوڈ سبسیڈی بند کرنے کے
سلسلہ میں سنٹرل گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے - جیسا کہ میں نے کہا فینانشل انٹیگریشن
(Financial Integration) کے بعد یہاں کی آمدنی کے دو بڑے محکمے سنٹر (Centre)
کے قبضہ میں چلے گئے- ان میں سے ایک ریلوے ہے اور دوسرا انکم ٹیکس (Income-Tax) ۔

مسٹر اسپیکر - ٹائیم بہت تھوڑا ہے اسلئے اررلیونٹ (Irrelevant) بحث نہ کیجئے۔

شری اننت ریڈی - جب دوسری حکومتیں فوڈ سبسیڈی حاصل کرسکتی ہیں اور
دوسری حکومتوں کی طرف سے پرزور مانگ کی جاتی ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ریاست

حیدرآباد فوڈ سبسیڈی حاصل نہ کرے - فوڈ سبسیڈی کو کوراپ (Cover-up)
کرنے کے لئے قیمتوں کو بڑھایا گیا ہے وہ اس طرح کہ موٹے چاول پر ۴ پائی کا اضافہ ہوا
ہے اور باریک چاول پر ایک آنہ پانچ پائی - اور گیہوں پر دو آنے چار پائی - یہ اضافہ
بظاہر زیادہ نہیں معلوم ہوتا - جس طرح کہ آنریبل وزیر رسد نے اپنے بیانات میں یہ کہا
کہ ایک خاندان پر زیادہ سے زیادہ ۳ یا ۳½ روپیہ کا خرچ آتا ہے - ہوسکتا ہے کہ یہ
انکی نظر میں زیادہ نہ ہو - لیکن جس آدمی کی آمدنی ماہانہ ۲۰ - ۳۰ روپیہ ہے اور جو
روزآنہ صرف ۱۲ آنے کماتا ہے اس کے لئے بڑی چیز ہے اور یہ بات ہم کو نہ بھولنا چاہئے
کہ اسطرح کم آمدنی والوں کی تعداد لاکھوں میں ہے - اس تین یا ساڑھے تین روپیہ
کے اضافہ سے لاکھوں خاندانوں کی فیملی پلاننگ (Family Planning)
اپ سٹ (Upset) ہو جاتی ہے - . . . . . .

شری لکشمن کونڈا - فیملی پلاننگ کیا معنی رکھتی ہے ؟

شری انت ریڈی - میرا مطلب فیملی بجٹ (Family Budget) سے ہے -
وہ اپ سٹ (Upset) ہو جاتا ہے - ہوسکتا ہے کہ آنریبل ممبر یہ سمجھیں
کہ اس اضافہ کی وجہ سے زیادہ تر وہ علاقے متاثر ہوتے ہیں جو کنزیومرس ایریا
(Consumers' Area) ہیں - یہ صحیح ہے - جہاں لیبر (Labour) زیادہ
ہے اور جہاں اگریکلچرل پروڈکشن (Agricultural Production) نہیں
ہوتا وہیں کے لوگ اس سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آج شہری اس ڈسکنٹنٹ
(Discontent) کو محسوس کر رہے ہیں - چنانچہ ریاست حیدرآباد میں جو
ڈسکنٹنٹ (Discontent) پھیلی ہوئی ہے اسکو میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں -
ہاؤس کو یہ معلوم ہے کہ یہ بے چینی دیہاتوں میں بھی پھیلی ہوئی ہے اور اگر یہی حالت
رہی تو ریاست کے کونے کونے میں پھیل جائیگی - اس ڈسکنٹنٹ کو لوگ ستیہ گرہ کے
ذریعہ حکومت پر ظاہر کرنا چاہتے ہیں - میں ہاؤس کے سامنے یہ واضح کرنا چاہتا
ہوں کہ عوام سوشلسٹ پارٹی (Socialist Party) کی قیادت میں جو
ستیہ گرہ کر رہے ہیں وہ اسی اصول پر مبنی ہے جسکو کہ مہاتما گاندھی نے شروع کیا
تھا - لیکن افسوس ہے کہ ستیہ گرہیوں پر ڈاکے اور قفل شکنی کے الزامات لگائے جا رہے
ہیں - اگر یہ جتھا ڈاکہ ڈالنا چاہتا یا سوشلسٹ پارٹی قفل تڑوانا چاہتی تو وہ عوام سے
یہ کام کرواتے - میں ستیہ گرہ کے اصول آنریبل ممبرس کو بتلانا نہیں چاہتا کیونکہ یہ
وہی ہتیار ہے جسکو آنریبل ممبروں نے کئی سال تک استعمال کیا ہے اور اب اسکو
بھلانا چاہتے ہیں - یہ آپکو معلوم ہونا چاہئے کہ اس اصول کے استعمال میں ہم کہاں
تک حق بجانب ہیں - میں کہتا ہوں کہ یہ پیارلل گورنمنٹ (Parallel Government)
کام نہیں کر رہی ہے بلکہ اس کے پیچھے سیول سرویس (Civil Service) کے دماغ کام کر رہے ہیں
لیکن میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ یہ غلط اپروچ (Approach) ہے جو
حکومت کو غلط فہمی میں ڈال رہا ہے - اس کا حوالہ میں اسطرح دونگا کہ ستیہ گرہ سے
عین قبل ایک پریس کانفرنس (Press Conference) میں کہا گیا کہ گیہوں

لیے کی پابندی نہیں ہے اور حکومت ڈی کنٹرول کرنے کے متعلق سوچ رہی ہے۔ ان بیانات سے آنریبل وزیر رسد کا مقصد صرف یہ تھا کہ عوام میں غلط فہمی پیدا کی جائے۔ اس بیان سے واضح تھا کہ گیہوں لینا ضروری نہیں لیکن دوسرے دن ہی یوں کہا جاتا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جوار دیجائیگی۔ میں کہتا ہوں کہ گیہوں لینا یا نہ لینا عوام کا اختیاری تھا لیکن پھر بھی یہ بیان دیکر آنریبل وزیر رسد نے کسی نئی چیز کا اضافہ نہیں کیا ہے۔ دوسری چیز جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ ڈی کنٹرول (Decontrol) کے بارے میں ہے۔ ایک کامن (Common) آدمی ڈی کنٹرول کے نعرہ سے خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ کنٹرول کو برائیوں کی جڑ سمجھتا ہے اور کرپشن اور رشوت ستانی اسی کے نیچے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آنریبل وزیر رسد نے عوام کے جذبات سے کھیلا ہے۔ شائد مدراس کی مثال انہوں نے سامنے رکھی ہے لیکن ڈی کنٹرول کے جو ری پرکشنس (Repurcussions) ہونے والے ہیں انکے متعلق میں حکومت کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ ڈی کنٹرول پورے گٹس کے ساتھ کیا جاتا ہے اور جب حکومت کے پاس گٹس نہیں ہیں تو خدا کے واسطے بنگال کی مثال کو پھر نہ دہرایئے۔ ہندوستان کے اس بڑے قحط سے کتنے مرے ہیں وہ سب جانتے ہیں . . .

مسٹر اسپیکر - دو منٹ باقی ہیں۔

شری لکشمن کونڈا - کتنے بھوکے ہیں ؟

شری است ریڈی - یہ بات نہیں کہ غلہ نہیں تھا بلکہ بلاک مارکٹ (Black Market) کے گودام غلہ سے بھرے ہوئے تھے۔لیکن لاکھوں غریب بھوکے مرے۔

شری لکشمن کونڈا - کتنے بھوکے مرے ؟

شری است ریڈی- سنہ ۱۹۳۹ء کے قحط میں کتنے بھوکے مرے شائد اسکو ہندوستان کا کوئی بچہ بھی نہ بھولا ہوگا۔ ایسا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

شری اے۔ راج ریڈی- مسٹر اسپیکر۔ میں نے ڈیمانڈ نمبر ۸۰ اے کیلئے کٹ موشن (Cut-motion) پیش کیا تھا۔ لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ اسکا نمبر (۸۰) لکھا گیا ہے ممکن ہے کہ وہ غلط ہو۔ بجٹ میں (۸۰) کوئی ہڈ (Head) نہیں ہے البتہ (۸۰) ۔ اے ہے جسکے تحت یہ رقم رکھی گئی ہے۔ ہمارے ہاں بعض ڈپارٹمنٹس (Departments) ایسے ہیں جنکو بزنس (Business) کے طور پر چلایا جاتا ہے۔ اسیطرح کمرشیل کارپوریشن (Commercial Corporation) کوبھی حکومت حیدرآباد بزنس کے طور پر چلاتی ہے۔ اسکی تاریخ یہ ہے کہ جنگ سے پہلے اور جنگ کے دوران میں ہم نے جو ریزرو (Reserve) بنا لیا تھا اسکی تاریخ اس سے ملی ہوئی ہے۔ جو ریزرو فنڈ (Reserve Fund) اور جو پوسٹ وار ریزرو فنڈ (Post War Reserve Fund) قائم کئے گئے تھے۔ اس کے $\frac{1}{3}$ حصہ یعنی ۹ کروڑ کی رقم سے کمرشیل کارپوریشن کا وجود عمل میں آیا۔ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کہنے کو تو ایک کوآپریٹو سوسائٹی ہے۔ اسکا نام بھی تجارتی طور پر رکھا گیا ہے۔ اسکے فرائض

یہ ھیں کہ غلے کے سلسلہ میں ایجنٹ (Agent) کے طور پر اسکو رکھکر اس سے گودام رکھوالے کے طور پر کام لیا جائے۔ باقی فرائض محکمہ مال کے ھیں۔ اس تجارتی کوٹھی میں حکومت حیدرآباد نے کل ۹ کروڑ کا سرمایہ لگایا ھے۔ چنانچہ ھرسال بحث تحدید کے لئے پیش ھوتا ھے۔ اس کٹ موشن پر تقریر کرنے کا مقصد یہ ھے کہ کارپوریشن میں جو برائیاں ھیں وہ دور کیجائیں۔ معلوم ھوا کہ حال ھی میں یعنی مارچ سنہ ۱۹۵۲ع میں صیغوں کی تقسیم ھوئی ھے۔ کمشنر (Commissioner) کے تحت راشننگ (Rationing) اور ایک دوسرا صیغہ رکھا گیا ھے۔ اس بارے میں ھمکو جو سیول اڈمنسٹریشن رپورٹ (Civil Administration Report) دیگئی ھے اس میں کہا گیا ھے کہ ایک سب کمیٹی (Sub-Committee) قائم کیگئی ھے جو کمرشیل کارپوریشن کے حکومت کے حق میں منتقل کرنے کے بارے میں پوری چھان بین کر کے رپورٹ پیش کرے۔ لیکن ابھی تک اس کا انتظار ھے۔ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن (Hyderabad Commercial Corporation) میں ٹاپ ھیوی (Top-heavy) طور پر غیر ضروری عملہ رکھا گیا ھے۔ یہاں کے نقصانات کا حوالہ اکامی کمیٹی کی رپورٹ کے صفحہ ۹۰ پر دیا گیا ھے۔ میں اسکی تفصیل میں جانا نہیں چاھتا۔ صرف اتنا کہنا چاھتا ھوں کہ انتظام میں بڑی خرابیاں ھیں۔ میں نے جو حالیہ اسکیم (Scheme) پڑھی ھے اس سے معلوم ھوتا ھے کہ گودام میں جو خرابیاں ھیں، غلہ کی خریدی اور اسکی حفاظت کے سلسلہ میں جو خرابیاں ھیں انکو دور کرنے کا ارادہ ھے۔ اب جو رپورٹ ھمارے سامنے ھے اس سے یہ معلوم نہیں ھوتا کہ اسکا جو انصرام ھونے والا ھے وہ کسطرح ھونے والا ھے۔ آیا کوآپریٹیوبینس پر سرمایہ میں اضافہ کر کے اس پر تین فیصد سود رکھا جائیگا یا کیا معلوم نہیں۔ یہ چیزیں سرکاری طور پر ھمارے سامنے نہیں آئی ھیں۔ حیدرآباد میں جو کام بھی کرنا ھو مقصد یہ ھوتا ھے کہ وہ شاھانہ انداز میں ھونا چاھئے۔ ایک بڑی بھاری فرنشڈ بلڈنگ (Furnished Building) ھو اور شان و شوکت کا سامان ھو۔ یہ چیز وراثتاً ھمکو ملی ھے۔ ھمارے محکمہ جات کا بھی یہی حال ھے۔ ٹاپ ھیوی اکسپنڈیچر (Top-heavy Expenditure) ھے۔ جس ڈپارٹمنٹ میں دیکھئے کئی افسر رکھے جاتے ھیں۔ سکریٹری (Secretary) - اڈیشنل سکریٹری (Additional Secretary) ڈپٹی سکریٹری (Deputy Secretary) کئی اسسٹنٹ سکریٹریز۔ یہ ھمارے ھر محکمہ کی خصوصیت ھے۔ افسروں کی ذھنیت ایسی ھے کہ وہ سمجھتے ھیں کہ وہ خود حکومت کرنے والے ھیں، خدمت کرنے والے نہیں۔ ان کا یہ تصور ٹھیک نہیں ھے۔ کام کو اچھی طرح سے کرنے کا رجحان نہیں ھے۔ کارپوریشن ایک اھم ترین صیغہ ھے۔ اسکا عوام سے راست تعلق ھے۔ ایک طرف کسانوں سے اور دوسری طرف شہریوں سے۔ اسکو یہ دیکھنا پڑتا ھے کہ ایک طرف کسانوں کو خوش رکھے اور دوسری طرف کم سے کم دام میں غلہ شہریوں کو مہیا ھو۔ لیکن مجھے اندیشہ ھے کہ ھمارے آفیسرس (Officers) کی ذھنیت ایسی ھوگئی ھے کہ وہ اس کام کو انجام نہیں دےسکتے۔ گورووالا کمیٹی کے سامنے بھی یہ چیز تھی کہ آفیسرس اسطرح کے تجارتی کاروبار کسطرح کرسکتے ھیں۔ مجھے یہ اندیشہ ھے کہ ایسی ذھنیت رکھتے ھوئے ایسے تجارتی کاروبار کس

حد تک کامیاب ہوسکے ہیں - اسلئے میں محکمہ کے کلکشن (Collection)
ڈسٹری بیوشن کے طریقوں سے مایوس ہوں - اس سے ہماری گورنمنٹ کامیاب نہیں
ہوسکتی - اسلئے میں ٹریزری بنچس (Treasury Benches) سے اپیل کرونگا کہ اسی
چیزوں کو اور ان خرابیوں کے جو امکانات ہیں ان کو دور کرنے کے لئے خاص طور پر
توجہ کے ساتھ جب تک کام نہ کیا جائے کامیابی نہیں ہوگی - عام طور پر جو روٹین
(Routine) ہوتا ہے اسی طرح یہ کام کیا جائیگا تو اسکے لئے مناسب نہیں
ہوگا - اس محکمہ میں کم سے کم داموں پر اناج مہیا کرنے کا سوال پیدا ہوتا ہے -
میرا خیال ہے کہ اس کو زیادہ کامیاب بنانے کے لئے عوام کو زیادہ سے زیادہ ساتھ لیکر
چلنا پڑیگا - اس سلسلہ میں غالباً تھری مین کمیٹی (Three-Man Committee)
مقرر کی گئی تھی - لیکن اوس نے کیا رپورٹ (Report) بنس کی اوسکا اظہار نہیں ہوا ہے - لیکن
یہ جو کمرشیل کارپوریشن کا دھندا ہے اوسکی وجہ سے جو نقصانات ہو رہے ہیں اس کا اندازہ
نہیں ہوسکتا - میں نے اس سلسلہ میں بجٹ کے جو بنداب دیکھے ہیں وہ عجیب و غریب ہیں -
اس میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس سے راست عوام کو کوئی فائدہ پہونچے - اب میں
ایک دوسری چیز کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں جسکا تعلق جنگلات اور کھاد سے ہے - ضلع
کانفرنس (Conference) میں یہ طے کیا گیا تھا کہ بھیڑ بکریوں کو جنگلوں میں آنے سے ممنوع
کیا جائے - محدود اجازت ہو بھی تو بھاری فیس جروائی لی جائے - لیکن میں کہونگا کہ بھیڑ
بکری اور انکی کھاد کے بغیر زراعت نہیں چل سکتی - اور دوسری طرف
ہمارے کھیت ان جنگلی سوروں کی وجہ سے برباد ہو رہے ہیں جن کی روک
تھام کا کوئی انتظام نہیں ہے - خود میرے کھیت کے متعلق میں یہ کہونگا کہ نصف
سے زیادہ کھیت ان کی وجہ سے برباد ہوگیا - لوگ کہتے ہیں آزادی آئی ہے - میں کہتا
ہوں کہ انسانوں کو آزادی نہیں آئی بلکہ جانوروں کو آزادی آئی ہے - ہمارے کھیتوں کا
۱/۳ حصہ ان ہی کی وجہ سے خراب ہو رہا ہے - یہ معمولی چیزیں ہیں لیکن میں
یقین دلانا چاہتا ہوں آپ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بڑی بڑی اسکیمیں لانا چاہتے
ہیں لیکن ایسی معمولی چیزوں پر بھی آپ غور کریں اور انکو درست کرنے کی کوشش
کریں تو ہماری پیداوار میں زیادہ سے زیادہ اضافہ ہوسکتا ہے - ہمارے آفیسرس (Officers)
یہاں بیٹھکر اسکیمیں بناتے ہیں - میں کہتا ہوں کہ آپ وہاں جائیں - دیہات میں جائیں -
کھیتوں پر جائیں - وہاں مطالعہ کیجئے - ان تمام چیزوں پر خاص توجہ کرنے کی ضرورت
ہے - یہ بنیادی چیزیں ہیں - میں یہ نہیں کہتا کہ ریسرچ (Research) نہ کیا
جائے - آج کی دنیا ترقی پسند ہے - یہ چیز بھی ضرور ہونی چاہئے - لیکن ہم کو یہ جو
نقصان ہورہا ہے اوسکی طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے - جب تک دیہاتیوں کا تعاون
حاصل کر کے وہاں کی مشکلات کا لحاظ کرتے ہوئے ریسرچ نہ کیا جائے ٹھیک نہ ہوگا -
یہاں بیٹھکر اسکیمیں بنانا اور وہاں جاکر ان اسکیموں کو اپلائی (Apply) کرنا
درست نہیں ہے - اسلئے میں محسوس کرتا ہوں کہ ان معاملات کے متعلق خاص تحقیقات کر کے
توجہ کرنے کی ضرورت ہے -

مسٹر اسپیکر - امنڈمنٹس (Amendments) جسے ممبروں نے موو (Move) کئے ھیں ان کی تقریریں ھوچکی ھیں - اب دوسرے لوگوں کو موقع دیا جائیگا -

شری ایم - نرسنگ راؤ (کلوا کرتی - عام) ڈیمانڈس (Demands) پر کٹ موشنس (Cut-motions) کے سلسلہ میں اسکا دوسرا پہلو پیش کرنے کے سلسلہ میں کافی موقع نہیں ملا تھا اسلئے میں اب اس کے بارے میں خاص طور پر توجہ مبذول کروانا چاھتا ھوں - اسقدر عرض کرتے ھوئے میں دوسرا پہلو مختصر الفاظ میں ظاھر کرونگا -

بھیڑ بکریوں کو جنگلوں میں چھوڑ دینے کے متعلق ھمارے ایک دوست نے کہا کہ انہیں جنگلوں میں چھوڑنا چاھئے - میں یہ کہونگا کہ عربستان کوریگستان بنانے میں اونٹوں اور بھیڑ بکریوں کا خاص حصہ رھا ھے - یہ سائنٹسٹس (Scientists) کا کہنا ھے - ھمارے پاس اونٹ تو نہیں ھیں البتہ راجستھان میں جہاں اونٹ ھیں اس علاقہ کو ریگستان بنانے میں ان اونٹوں نے کتنا حصہ لیا وہ بتلانا سائنٹسٹس (Scientists) کا کام ھے - میرا کام نہیں - ....

شری وی - ڈی دیشپانڈے - اونٹ کی وجہ سے ریگستان ھے یا ریگستان کی وجہ سے اونٹ ھے ؟

شری ایم - نرسنگ راؤ - اس میں اونٹوں کا خاص دخل رھا - یہ سائنٹسٹس کا خیال ھے بھیڑ بکریاں جنگلوں کو خراب کرتی ھیں - جنگلوں کی موجودگی ضروری ھے لیکن ھمارے کھیت کو خراب کرنے میں جنگلی سور حصہ لیتے ھیں - لیکن میں کہونگا کہ حضرت انسان بھیڑ بکریوں اور اونٹوں نے جنگلوں کو کچھ کم نقصان نہیں پہنچایا - جنگل کی حفاظت کرنے والا تو شیر ھی ھوتا ھے - ....

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - جیسا کہ دیہات کو بچانے والا زمیندار ھوتا ھے -

شری ایم - نرسنگ راؤ - ایسا خیال ھوسکتا ھے - بس دوسرے نکتہ کے بارے میں عرض کرنا چاھتا ھوں - ایکطرف یہ کہا جاتا ھے کہ کنٹرول قائم رکھنا چاھئے اور دوسری طرف ابھی ایک آنریبل ممبر نے زور دیا کہ لیوی کا طریقہ نکالدینا چاھئے - اور ایک آنریبل ممبر نے اس پر پریس (Press) کیا کہ فوڈ سبسیڈی (Food Subsidy) ملنی چاھئے اور عدائی اجناس سستے داموں پر ملنے چاھیں - آپ ایک طرف تو یہ کہتے ھیں کہ کاشتکار کو زیادہ دام ملنے چاھئیں اور دوسری طرف کہتے ھیں کہ کنزیومر (Consumer) کو کم داموں پر غلہ فراھم ھونا چاھئے - ایسی صورت میں یہ دو متضاد چیزیں قابل غور ھیں - ....

شری - وی - ڈی - دیشپانڈے - سبسیڈیز (Subsidies) کے متعلق میں نے کہا تھا کہ ....

شری ایم - نرسنگ راؤ - سبسیڈیز کہاں سے آتی ھیں ؟

Mr. Speaker : Interruption not allowed.

شری ایم - نرسنگ راؤ- یہ میں مانتا ھوں کہ کرپشن (Corruption) ھے - کنزیومر (Consumer) کرپٹڈ (Corrupted) ھے پروڈیو سر (Producer) بھی کرپٹ ھے - زندگی کے ہر شعبہ میں مصروف لوگ کرپٹ ھیں - یہ سوال ھمیں سوچنا ھے کہ کرپشن کو کسطرح دور کیا جاسکتا ھے - آپ کہتے ھیں کنٹرول (Control) رھنا چاھئیے - لیکن اس سے بلاک مارکٹ (Black Market) اور بڑھ جائیگی اور رشوت زیادہ ھوجائیگی -

یہ کرپشن (Corruption) کب دور ھوگا ، معلوم نہیں - یہ کیارکٹر (Character) کا ڈفکٹ (Defect) ھے - ظاھر ھے کہ کوئی شخص اپنی پیشانی پر لیبل (Label) لگاکر تو ایسا کام نہیں کرتا - ھماری خصوصیت یہ ھے کہ ھم میں خود غرضی ھے - تلگو میں کہا جاتا ھے کہ ? ఉద్యోగస్తుడు పరోపకారి కాదు ہر حال میں یہ کہونگا کہ اصلاح کی طرف توجہ دیجائے -

ایک اور چیز جو مجھے عرض کرنی ھے وہ یہ ھے کہ ریسرچ اسٹیشنس (Research Stations) اور اکسپریمنٹل اسٹیشنس (Experimental Stations) میں فرق ھے - ھمارے پروڈکشنس (Productions) کیلئے ریسرچ (Research) کرنا ھی پڑتا ھے - جہاں کیاسٹر سیڈس (Castor seeds) پیدا ھوتے ھیں وھاں انکے لئے ریسرچ کرنا ھی پڑیگا - اب ایسے ریسرچ کیلئے جو کچھ خرچ ھوتا ھے اسکا حساب آنے پائی میں تو ھو نہیں سکتا - جو کچھ اس پر خرچ ھو رھا ھے وہ ضروری ھے - یہ کہنا غلط ھے کہ اس چیز پر خرچہ فضول ھے ، بیکار ھے -

یہ کہا گیا کہ مڈل کلاس (Middle Class) کے لوگ زراعت کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بھی زراعت کرنے کی جانب توجہ نہیں کرتے - یہ حقیقت ھے کہ ایک اگریکلچرسٹ (Agriculturist) کا بیٹا اگریکلچر (Agriculture) کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد زراعت کی طرف توجہ کرنے کی بجائے اگریکلچر ڈپارٹمنٹ (Agriculture Department) میں نوکری کی کوشش کرتا ھے - وہ یہ نہیں سوچتا کہ میں اپنی تعلیم سے زراعت کو ترقی دونگا - ھمارے پاس یہ ذھنیت عام ھے - اگر یہ طریقہ جاری رھے تو اس سے نقصان کا اندیشہ ھے - کالج آف اگریکلچر (College of Agriculture) میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد فارم (Farm) میں جاکر کام کرنا معیوب سمجھا جاتا ھے - اس خرابی کو دور کرنا چاھئیے -

اسکے علاوہ جو چیزیں کہی گئی ھیں انکا تو مسٹر تفصیل سے جواب دینگے - میں اب ختم شدہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن (Hyderabad Commercial Corporation) کے بارے میں کچھ کہونگا - اس بارے میں کافی بحث کی گئی - خیر یہ محکمہ تو برخاست ھو چکا - جب تک کنٹرول رھیگا اس وقت تک تو محکمہ کی ضرورت رھیگی لیکن یہ خیال ھے کہ جلد سے جلد ڈی کنٹرول (Decontrol) کیا جائے - ھم دیکھتے ھیں جوار کی حد تک تو کافی مقدار ھمارے پاس ھے - چاول کی حد تک کسی قدر شارٹیج (Shortage) ھے حکومت کے پیش نظر یہ ھو کہ ڈی کنٹرول کیاجائے تو اس لحاظ سے بھی اس محکمہ کو چلانا ھوگا -

مسٹر اسپیکر - میں نے کہا تھا کہ ۱۲ بجکر ۳۰ منٹ پر مسٹر کی اسپیچ (Speech) ہوگی - لیکن میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ آنریبل ممبرس اس اہم مسئلہ پر مزید بحث کا موقعہ چاہتے ہیں - میں یہ کرسکتا ہوں کہ آنریبل مسٹر کو بعد میں موقع دوں - اس لحاظ سے میں ایک بجے تک ارکان کو موقع دیتا ہوں - ساتھ ہی ساتھ میری یہ اسٹینڈنگ (Standing) درخواست ہے کہ کم سے کم وقت لیا جائے تاکہ زیادہ ممبرس کو موقع مل سکے -

شری اناجی راؤ گوانے (پربھنی) - بہت ہی کم وقت میں اگریکلچر اور لیوی ڈپارٹمنٹس کے بارے میں تفصیل سے کہنا مشکل ہے - لیکن میں وقت کا لحاظ رکھتے ہوئے چند باتیں عرض کرتا ہوں -

یہ خوشی کی بات ہے کہ اسکے لئے ایک ڈاکٹر وزیر ہیں - اس ڈاکٹر نے سوتے ہوئے محکمہ کو جگانے کی کوشش کی ہے - ابھی اس نے آنکھیں کھولی ہیں - پورے طور پر جگانے کے لئے معمولی دوا سے کام نہیں چلتا - اسکے لئے انجکشن دینا پڑے گا -

ڈاکٹر چنا ریڈی - یہ ڈاکٹر جانتا ہے -

شری اناجی راؤ گوانے - ساتھ ہی یہ بھی دیکھنا ہے کہ بیماری جس قسم کی ہے اسی قسم کی دوا دیجائے - یہ نہیں کہ بیماری ایک ہے اور دوا دوسرے مرض کی دی جائے مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارا محکمہ زراعت ٹھیک طور پر کام نہیں کرتا - اسکا یہ کام ہے کہ کاشتکاروں کو اس چیز سے واقف کرائے کہ کونسی زمین میں کس جنس کی کاشت کرنی چاہئیے - اسکے لئے چار اکسپرٹس (Experts) تو بٹھائے گئے ہیں لیکن کام کچھ برابر نہیں ہوتا - اسکی وجہ یہ ہے کہ زراعتی کام کرنے والوں سے مشورہ نہیں لیا جاتا اور نتیجے کے طور پر کاشتکاروں ہی کو نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے - مرہٹواڑہ کے اضلاع ناندیڑ اور پربھنی میں کاٹن سیڈس (Cotton Seeds) نمبر ۱۲ - اور ۱ کی پیداوار دوسری قسموں کے مقابلہ میں نصف ہے - دوسرے کاٹن سیڈس اس سے دوگنا نفع دیتے ہیں - مگر انہیں کاشتکار لینے سے انکار کرتے ہیں - وجہ یہ ہے کہ ہمارا محکمہ زراعت کاشتکاروں کے پاس نہیں جاتا - اسطرح اس محکمہ سے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوسکتا - کاشتکاروں کو کاٹن سیڈس کے ساتھ ایک سلفر کی پڑی مجبوراً دیجاتی ہے اور اسکے لئے ۴ آنے لیے ہیں - لیکن یہ نہیں بتایا جاتا کہ اسے کسطرح استعمال کیا جانا چاہئیے اور اسکا کیا فائدہ ہے - اسی طرح دوسری چیزوں کے معلومات محکمہ زراعت سے کاشتکاروں کو نہیں دئیے جاتے - یہ نہیں بتایا جاتا کہ کسی بیماری کو دور کرنے کیلئے کیا کرنا چاہئیے - آپ بڑے بڑے اسکیمس (Schemes) تو بناتے ہیں لیکن ان پر برابر عمل نہیں کیا جاتا - آپ اسی طرح بڑے بڑے ٹریکٹرس (Tractors) تو اپنے پاس رکھے ہیں لیکن ان سے صرف بڑے بڑے کاشتکاروں کو ہی استفادہ کا موقع دیا جاتا ہے - ایسے چھوٹے کاشتکاروں کیلئے اس سے کوئی سہولت نہیں ہوتی جنکے پاس ۵۰ - ۶۰ ایکر اراضی کے کھیت ہوں - اگر ایسے کاشتکار اپنے کھیت ٹریکٹرس سے ہلو (Plough)

کرنا چاھیں تو آپ کے ریٹس (Rates) جو ۲۰ روپئے فی ایکڑ ھیں اتنے ھیوی (Heavy) ھیں کہ ۵ ایکڑ والا کاشتکار اپنے کھیت کیلئے (۱۲۵) روپئے کہاں سے ادا کرے ؟ کاشتکاروں کی حالت کا کوئی اندازہ نہیں کیا گیا - صرف بڑی بڑی اسکیمیں سامنے رکھی جاتی ھیں اور چھوٹے کاشتکاروں کی بھلائی کیلئے بہت کم کام ہوتے ھیں -

لیوی کے سلسلے میں مجھے یہ کہنا ھے کہ لیوی کے لئے ایسا ظلم اور انیائے (अन्याय) ھوا ھے کہ شائد کسی اور محکمہ میں نہ ھوا ھوگا - پربھنی اورنگ آباد اور نانا بڑ میں اتنے ظلم کے ساتھ لیوی وصول کیگئی کہ گرداوروں اور تحصیلداروں نے کاشتکاروں سے یہ کہا کہ اگر لیوی ادا نہیں کرسکتے تو اپنی بیوی بچوں کو بیچ کر لیوی ادا کرو - ایسے الفاظ استعمال کر کے لیوی وصول کی گئی - نظام گورنمنٹ ختم ھو کر دوسری گورنمنٹ آنے کا کیا یہی مقصد ھے کہ زراعت کرنے والے ایسے الفاظ سنیں ؟ لیوی سسٹم (Levy System) کی خرابیوں کو دور کرنے کیلئے نئے نئے سسٹمس یہاں رائج کئے گئے - لیکن کوئی صحیح اقدام حکومت کی جانب سے نہ ھوسکا - غریب کاشتکاروں پر ھی اسکا بار زیادہ پڑتا ھے - یہ سب نقائص اسوقت موجود ھیں اور ان حالات میں آپ ڈی کنٹرول (Decontrol) کرنے کے بارے میں سوچ رہے ھیں - اس لئے میں یہ کہونگا کہ جو طریقہ سی - پی اور برار میں ھے جہاں راشننگ نہیں ھے وھی طریقہ یہاں استعمال کیا جائے - فیر پرائس شاپس (Fair Price Shops) قائم کئے جائیں - جیسے کہ سی - پی اور برار میں ھیں - وھاں کوئی لیوی سسٹم بھی نہیں ھے - آج جو لیوی وصول کرنے کا طریقہ آپ چلا رہے ھیں اسکو ختم کیا جائے - کیونکہ خود کاشتکار اپنا اناج بیچنے کیلئے تیار ھے جتنا کہ آپ راشننگ کے ذریعہ دیتے ھیں -

چونکہ وقت ختم ھوگیا ھے اس لئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں -

*شری گوپال شاستری دیو (مدھول) - اسپیکر مہودے - آج بہت سی باتیں غذائی مسائل کے متعلق کہی گئیں جو کہ واقعی قابل غور ھیں - لیکن انکے دو پہلو ھیں - اور اگر ان دونوں پہلوؤں کو پیش نظر رکھا جاتا تو میں سمجھتا ھوں کہ آنریبل ممبرس اپنے اپنے وچار (विचार) کو اس طریقہ سے پیش کرنیکی کوشش نہ کرتے - سب سے پہلے میں غذائی احساس کے اضافہ کے متعلق عرض کرنا چاھتا ھوں - دیہاتوں میں جا کر دیکھئے جو پیداوار ھوتی ھے اور گورنمنٹ نے جو اصول بنائے ھیں اسکے متعلق میرا ابتدا سے یہ نظریہ ھے کہ جہاں تک ھوسکے یہ پیداوار راشننگ میں لوگوں کو سپلائی (Supply) کیجائے اور اسی لئے لیوی بھی وصول کیجاتی ھے - جو قیمت اس لیوی کی دیجاتی ھے وہ ۲۴ روپیہ فی پلہ ھے اور پھر اسکو جمع کر کے حیدرآباد میں راشننگ ایریا (Rationing Area) میں واپس لے جانے کیلئے اخراجات ھوتے ھیں - اسکی وجہ سے لیوی میں جو مشکلات ھوتی ھیں انکے متعلق وقتاً فوقتاً گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی - میرے خیال میں کارپوریشن (Corporation) کی موجودگی کی وجہ سے ھی محنت کرنے والے کسانوں کو کچھ نہیں ملتا - کیونکہ ھمیں کارپوریشن کو فی پلہ ۳۶ روپیہ ادا کرنے پڑتے ھیں - اور جب ھم اسکو نکالنے کی کوشش کرنے

*Confirmation not received

ہیں یا اسٹاف میں کمی کرنا چاہتے ہیں تو ایک طرف تو آیریبل اپوزیشن ممبرس ہمیشہ اسکی مخالفت کرتے ہیں اور دوسری طرف اپنے آپ کو رعایا کا ہمدرد بتلا کر'' لیوی نہ دو ،، کے نعرے لگاتے ہیں ۔ ہمیشہ ان لوگوں کی یہ تحریک رہتی ہے کہ گورنمنٹ کے بہتر سے بہتر پلان کو بھی ختم کیا جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ آپکا وقت ختم ہو رہا ہے ۔

شری گوپال شاستری دیو ۔ اسپیکر مہودے سے میں یہ عرض کردینا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن کو جتنا وقت دیا گیا ہمیں بھی اتنا ہی وقت دیا جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ دو منٹ باقی ہیں ۔ آپ اسوقت میں اپنی تقریر ختم کرلیجئے ۔

شری گوپال شاستری دیو ۔ لیوی سسٹم کے متعلق عرض کیا گیا کہ اس میں جو مصارف ہوتے ہیں وہ زیادہ ہیں ۔ لیکن میں کہونگا کہ جدید لیوی سسٹم جو نافذ کیا گیا ہے وہ گریڈڈ لیوی سسٹم (Graded Levy System) کے برخلاف نقصان دہ ہے ۔ میں یہاں آندھرا پراونشل کانگریس کمیٹی (Andhra Provincial Congress Committee) کی جانب سے جو لیوی سسٹم بنایا گیا ہے اس کے متعلق یہ کہونگا کہ وہ دیکھنے میں تو بہت اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن عملاً اس میں بہت دشواریاں ہیں ۔ پھر بھی ہم نے اسکو یہاں بھی نافذ کرنے کے لئے گورنمنٹ کو مجبور کیا ہے ۔ کیونکہ اس میں کرپشن (Corruption) نہیں ہے اور یہ اسکیم کام چلانے کے لئے بہت ہی موزوں سمجھی گئی ہے ۔ اس لئے آج دیہاتوں میں جاکر دیکھئے کہ رعایا خوش ہے ۔ اس طریقہ سے میں بھی خوش ہوں اور ہاؤس کے سامنے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج میرے پاس جتنا غلہ ہے وہ سب میں گورنمنٹ کو بیچنے کے لئے تیار ہوں کیونکہ مجھے گورنمنٹ کو غلہ بیچنے میں بازار سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے ۔

'' زیادہ غلہ اگاؤ ،، مہم کے سلسلہ میں میں صرف پوائنٹس (Points) ہی کہکر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں کیونکہ وقت نہیں ہے ۔ ایک طرف حکومت کہتی ہے کہ غلہ زیادہ اگاؤ لیکن یہ کام اندرون چوبیس گھنٹے تو نہیں ہو سکتا ۔ اور دوسری طرف ہمیں اس کام میں بہت مشکلات ہوتی ہیں ۔ ایک وقت میں اپنے کھلیے سے گھر کو غلہ لارہا تھا ۔ راستے میں اسسٹنٹ سیول اڈمنسٹریٹر (Assistant Civil Administrator) نے میری بنڈی روک لی اور کہا کہ یہ بلاک مارکٹ (Black Market) کا غلہ ہے مجھے بہت دیر تک ٹھیرایا ۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ تو میرے کھیت کا غلہ ہے ۔ اس قسم کی مشکلات ہمیں ہوتی ہیں جنکو دور کرنا چاہئے ۔ میں اس سے زیادہ کہنا نہیں چاہتا کہ میرے سوشلسٹ بھائی کے کٹ موشن میں اصلیت نہیں ہے ۔

श्री. रामराव आवरगांवकर (गेवराई)—अध्यक्ष महाराज बन्याव मेंबरांनी आपले विचार या सभागृहा समोर माडले आहेत. मीसुद्धा मराठवाड्यात लेव्हीच्या नावावर जे अन्याय होतात त्या संबंधी माझे विचार सभागृहापुढें ठेवूं इच्छितो खरोखरी लेव्ही वसूलीच्या नांवावर गेली कित्येक वर्षे मराठवाड्यांतील जनतेवर जे जुलूम होत आले त्या संबंधी जर चौकशी मंडळ नेमले तर असे

दिसून येईल की जनतेवर लेव्हीच्या नावाने सरकारी अधिकाऱ्याकडून बरेच जुलूम झाले, व त्यातल्या त्यात विशेषत गरीबाना जास्त त्रास झाला कित्येकदा बिल नसतानाहि गरीबाकडून जबरदस्तीने लेव्ही वसूल केली जाते लेव्ही वसूल करीत असताना हे पाहण्यात येत नाही की कायदा काय आहे व कायद्याचे पालन केले गेले किंवा नाही मला असे सागावयाचे आहे की पहिल्याने कायदा जर कोणी तोडत असतील तर हे गिरदावर लोकच मोडतात त्याना . . . .

श्रीमती शहाजहा बेगम —आज येथें जे सागता याची पूर्वीच कम्प्लेन्ट (Complaint) करावयास पाहिजे होती

श्री रामराव आवरगांवकर —याचे विरुद्ध रिपोर्ट केला होता

श्री अण्णाजीराव गव्हाणे —ॲप्लिकेशनचे पुडकेचे पुडके पाठविलेले आहेत

श्री रामराव आवरगावकर —अशा तऱ्हेने अन्यायाने गरीब किसानाकडून धान्य घेतले जाते हे मी शेतकी-मत्र्याना सागू इच्छितो या गोष्टी कलेक्टर आणि डेप्युटी कलेक्टर याच्या नजरेला आणल्या गेल्या आहेत पण त्याची चौकशी करण्यात आली नाही तसेच शेतकऱ्यापासून जबरदस्तीने धान्य वसूल केले जाते, पण त्याचे पैसे मात्र दोन दोन महिने सरकारकडून मिळत नाहीत माजलगाव आणि अितर काही गावातील लोकाना तीन तीन महिने पैसे मिळाले नाहीत केव्हा केव्हा खोटे बिल तयार करून त्याना कमी पैसे दिले जातात मला असे सागावयाचे आहे की गरीब शेतकऱ्याकडून जबरदस्तीने लेव्ही घेतली जाते, पण ज्या सावकाराच्या घरी हजारो खडी धान्य निघालेले असते त्याच्यावर मात्र सरकार कोणचीही कारवाई करीत नाही ज्या रूपचदच्या येथे धान्य पकडून दिले गेले त्याला सरकारने काहीहि केले नाही अेवढेच नव्हे तर कित्येक लोकाचे धान्य पेवात सडले तरी देखील त्याचे विरुद्ध सरकारने काही केले नाही ज्यांच्याकडे हजारो खडी धान्य आहे त्याना तुम्ही काही करीत नाही, आणि गरीब लोकाच्या घरातून मात्र त्याच्या अुतरडी फोडून लेव्हीच्या धान्याव्यतिरिक्त डाळी वगैरेहि घेण्यात येतात मला गिरदावरासबधी असे सागावयाचे आहे की सध्या मराठवाड्यात चीफमिनिस्टर श्री बी रामकृष्णराव याचे राज्य नसून या गिरदावराचेच राज्य आहे —त्यानी शेती वगैरे खरेदी केली आहे ज्या गिरदावराना पूर्वी शर्ट व पॅंट मिळत नसे, ते आज घोड्याच्या टाग्यातून फिरतात

श्री अण्णाजीराव गव्हाणे .—त्यानी मोठमोठे बगलेहि बाधले आहेत.

श्री रामराव आवरगावकर .—मी सरकारचे लक्ष अिकडे वेधू अिच्छितो की हा प्रश्न अत्यत महत्वाचा आहे हा अन्नधान्याचा प्रश्न जनतेच्या फायद्याच्या दृष्टीने जोपर्यंत हाताळण्यात येणार नाही तोपर्यंत काहीहि होणे शक्य नाही. म्हणून मला असे सागावयाचे आहे की जे मोठमोठे जमीनदार आहेत, त्याचे आणि ऑफिसर लोकाचे सहकार्य असते व ते कायदा मोडतात जे कायदा मोडणारे आहेत, जे कायदा पाळत नाहीत व जे अन्याय करतात, असे जमीनदार, सावकार, आणि अधिकारी, याचे विरुद्ध सरकारने कायदेशीर अिलाज करावयाला पाहिजे अेवढे या सभागृहापुढे बोलून मी आपले भाषण पुरे करतो.

مسٹر اسپیکر - ۱۲ مسٹرس کے ڈیمانڈس (Demands) ھیں اور وقت سک ہے - اسلئے میں مجبور ھوں - کیونکہ اس حساب سے روزانہ ۳ مسٹرس اپنے ڈیمانڈس پیش کرسکینگے -

شری لکشمن گوڈا - اپوزیشن بنچس (Opposition Benches) کو کافی وقت دیا گیا - لیکن ہمیں وقت نہیں مل رہا ہے - اسلئے ہمیں بھی زیادہ وقت دینا چاہئے -

مسٹر اسپیکر - اپوزیشن بنچس کی جانب سے کٹ موشنس (Cut-motions) پیش ہوئے ہیں اسلئے انہیں وضاحت کے لئے زیادہ وقت چاہئے - (Now we adjourn)

The House then adjourned for Lunch till Four of the Clock.

The House re-assembled after Lunch at Four of the Clock

[*Mr Speaker* in the Chair]

Mr Speaker The hon Minister for Supply and Agriculture

Dr Chenna Reddy I have been carefully following and watching the criticisms of a number of hon Members on the Demands of the Agriculture and Supply Departments In all fairness, I must admit that the Opposition was very fair to me and to the Departments I am dealing with and I would like to assure the House, at the very outset, that I would consider all the criticisms that have been levelled, as constructive criticisms and try to implement them as far as possible

I am afraid, there are certain misunderstandings in the different speeches that have been made by the hon Members I take this opportunity of placing the facts in more detail so that they can better understand and appreciate the position When I was about to take up this portfolio, I knew fully well that this was not just a Supply portfolio nor a portfolio of levy , but a portfolio of discontentment and dissatisfaction—I knew all that.

Shri V D Deshpande : And a portfolio of corruption

Dr. Chenna Reddy Not so much as the hon. Member thinks because I am expressing what I felt at that time. I must make it very clear on the Floor of the House that for the last many years since the inception of this levy system, I had the proud privilege of being associated with the public life, moving with the people, going from village to village and understanding intimately the difficulties and hardships experienced by the people. It is really a fact that Hyderabad, probably just as some other States, has been experimenting and attempting different systems of levy; taking hints from various other States. Once it was called the 'Bombay Levy System', afterwards by some other name and now the present system with which Opposition Members are not satisfied. I would frankly associate myself with them in saying that this system is not perfect, just as

no system would be perfect. Supply and food problems are nothing like doctrines and principles which are laid down some centuries back either in mythology or in politics or economics or history. They are such living things that they have to be dealt with and understood tactfully and in the context of the circumstances prevailing. When this new system was introduced, in all fairness to the Supply Board that was present at that time and the then hon. Supply Minister who was trying to implement it, we must admit and realise that honest attempts were made to collect and gather all possible opinions and to evolve a system. I may also inform the House that this system as evolved at that time has undergone many many changes depending on the difficulties that were being presented from day-to-day in routine work and ultimately the present system has been modified to such an extent that the levy target which was placed over 4,00,000 tons in Hyderabad State has come down to 2,25,000 tons. I would also say that various factors, particularly relating to assessment of levy, based on land revenue, the existence of the hitherto jagir and sarf-e-khas areas and thus the exorbitant rates of land revenue were also taken into consideration for giving a great revision. Similar other adjustments and amendments have been made from time to time. As for the tenants and pattedars and different cultivators owning lands, there were various difficulties confronting the administration and as far as possible necessary amendments have been made and I would entreat this House to appreciate that much. Yet, I would join with them in saying that this system was not perfect.

There has been some constant and repeated reference to one particular point, *i.e.*, the exemption of the small cultivators. Apparently or even I would say, quite reasonably, it is a point that should be taken into consideration. It was taken into consideration when the Bombay system was there and now also when we are all progressing towards making or providing more relief measures to the poorer sections—to the small cultivators—certainly this point deserves more consideration. There is also another aspect of the problem that should be considered in this connection. It has been said that the exemption of small cultivators was a great relief and the small cultivators who were hitherto allowed a minimum amount of 25 to 27 maunds of foodgrains are today denied that much. In all realistic way, I would appeal to the House to take into consideration the fact that the small cultivators are not entirely deprived of their stocks and the very existence of graded system in the present levy system allows the small cultivators to pay as little as possible. Even then, from small cultivators having 25 or 27 maunds of foodgrains if nothing is taken by the Government as levy, procurement, etc., naturally the

cultivators will not have their full requirements It is not, therefore, just this 25 or 27 maunds that is sufficient for these cultivators and to say that this exemption was necessary or helpful was not so much appreciated or felt by the cultivators themselves. Well, for political discussion and argument, I won't call it 'Agitation', but would only say that it does not sound well Another aspect of it is that these small cultivators, when they were exempted, were taking up to cash crops and that is the reason which prompted the Government to take this decision. In any case, even today, the Government would not like to snatch anything and everything from the poor cultivators. One very relevant and pointed aspect of this problem was raised by one of the hon Members from the Opposition Benches. I call it very much relevant because in the administration, we have not been taking this aspect. Besides the statutory rationed area and the informal rationed area, we are not taking any responsibility in other areas Hence all the arguments on this aspect with that microscopic, logical derivations, I would submit, Sir, would not convince us much and it is a fact that the small cultivators were trying to take up to cash crops. The tendency has to be checked. Well, one of the hon. Members was either misinformed or said it intentionally that there are many Levy Committees and many Acts are formed in which the poor people are not represented and only the Jagirdars and Zamindars are represented. Neither are there Levy Committees as such nor are there any Acts formed and I do not think any Committee can form any Act even when there was no Assembly and hence the question of Acts does not arise. I must presume, in all fairness to the hon. Member, that probably he meant that certain procedure is adopted in collecting levy in the villages. I would like to assure that elimination of any particular element or group is not at all meant and there have been Levy Committees only in the sense that Patels, Patwaris and one or two people are associated to assist the administration in collecting the levy I can understand the complaint raised regarding *Talafmal*. This point was once raised, if I remember correctly, during question-hour, when the hon. Chief Minister had given a detailed account to that particular aspect, probably relating to Sircilla. But even then, I am prepared to admit that there are certainly instances where undeserving people got this kind of concession I do not deny all that, but that cannot be a point on which the Opposition or anyone else could simply argue out and say that this levy system as a whole is defective. It is a fact that the cultivators are asked to part with the grains they produce with all toil and labour and they have to go to certain places where it takes sometime to get cash payment. I can assure you that the Government—my predecessor in Office and since I have taken charge, myself—have been endeavouring to see that the payment is made as soon as possible,

if not immediately. There have been some difficulties and certain cases have been brought to my notice, and in all such cases I have tried to take the promptest action that was possible I have asked the various non-official members and other people that have represented this matter to me to see, and even without representation I have also instructed the concerned Officers in my tours to see, that all the cartage in cases where the cultivators have to bring the levy from over and above 7 miles, must be paid even if the cultivators do not claim the same for want of knowledge and information I can tell you, Sir, that in a number of cases I got reports, particularly after my tours, that the amounts have been paid to the cultivators and the Officers concerned have obtained receipts after the payments have been made

There is one important aspect of the levy problem I would not like to make any reference to the political aspect of that problem, because I have to really admit that this morning no political reference has been made, in all fairness to the opposition, nor would I like to refer to the position obtaining in the past few years when this has not been dealt with from a political point of view One thing was that everytime all the political parties and the public workers were saying that they were not certainly feeling happy over this but still they were co-operating in the collections of levy But there was one constant demand, namely that procurement prices should be increased. The Government of Hyderabad was also aware of it and conscious of it, and I can quote just some figures to show how the prices have been increased from time to time. In 1948-49 the White Jawar was Rs. 30 per palla, in 1949-50 it was increased to Rs 31 per palla and in 1950-51 it was Rs 31 Similarly, I have figures of all commodities, but I would not like to take much time of the House, but I submit that in this way, the Government of Hyderabad has been attempting to increase the prices. It was my good fortune that the first paper that I signed as Minister for Supply was regarding increase in the procurement price of the tabi paddy by Re 1 per maund It fell to my lot and I consider it my privilege that the demand we were having since so many years for enhancement in procurement price should have been met by us now. We are occupying our seats here not for any prestige, not for any glory, but for service to the people, and, as I said earlier, the first act that I could do was to increase the price of tabi paddy by Re. 1 per maund and it was up to the end of May. As things have happened in Hyderabad, particularly in the paddy growing area, it was not possible to complete the levy collections in May, and, therefore, we extended them up to the end of June. I should say that this factor besides various other factors have contributed to a satisfactory collection of levy

all over the State Even now I should say that the foodgrains, particularly paddy, are pouring in and we are entirely satisfied with the rate of the collections of the paddy Only yesterday, when I had been to Jangaon and Bhongir taluqas of the Nalgonda district, it was represented to me by all political parties, by all individuals and public workers that they were prepared to part with paddy as a substitute for Jawar if we could provide them with Jawar, to which I agreed and that would show how much paddy the cultivators are able to give either under procurement, or otherwise. I may also tell that in Jangaon and Bhongir, where I had been yesterday, the target had been completed, and we are still getting a little more than what we were expecting to collect Another aspect of this matter is that while the hon. Members lay much stress on the increase in the procurement prices, they say the issue prices must come down, which is inconsistent As an hon. Member has pointed out this morning, when you go to the districts and the villages the slogan is one of increase in the procurement prices, whereas the slogan when they come to urban areas is one of decrease of issue price I attribute no political move to this, but I would urge that there should be consistency in the demands, as otherwise, I do not think this Government or any other Government will be able to deal with all the problems that it is faced with

Some of the hon Members have, probably without giving any second thought or being fair to the administration, made a number of complaints regarding the transport of foodgrains from all the districts to Hyderabad City and sending them again when they are needed to Aurangabad or some other district and thus incurring heavy transport charges. I submit that the Government of Hyderabad or any other Government scrutinises the transport programmes of all the grains with all the care and thoroughness that is possible. Even in Hyderabad we have very senior Officers about whom anything may be said in any other context, but as far as efficiency is concerned I should in all fairness admit that they are sufficiently capable, sufficiently careful and sufficiently efficient. They have been ably doing their duties In fact in Hyderabad and Secunderabad, there are not many godowns, while there are a number of godowns in different districts, and transport is so arranged that there are not much expenses unless they are inevitable.

Another point is, why does the Government of Hyderabad change from scheme to scheme from Bombay to Madras, Madras to Bombay and Hyderabad and so on and this and that. It is said that at the beginning of the year they appreciate the system and at the end they condemn the system. This is a democratic

living organization. The essence of a democratic living organization is appreciating and experiencing its difficulties in working If there are certain difficulties it is for the Government to redress and make any amendments on representation Well, Sir, I must be permitted here in this connection to submit, though I may not say with any definiteness or with any specific facts, that we are discussing about a system which probably our present state of affairs or the circumstances is making something like a century old affair In the whole of India, the very outlook on the food situation is changing very rapidly and is changing from good to better, from satisfactory to more satisfactory, and I should say that the discussion on the old system will be looked upon by others as though we are discussing about some old battles of a few centuries back

شری اے - راج ریڈی ـ میں خواہش کرتا ہوں کہ آنریبل منسٹر ذرا زور سے بولیں ـ لاؤڈ اسپیکر نزدیک لے لیا جائے تو اچھا ہے ـ

Dr. Chenna Reddy Thank you very much.

I would not like that the House should dilate on this point which, as I said, is something historical or which is becoming, historical During the next month, I may say, not with any particular or any fanatic belief or anything of that kind, which some people have gone to the extent of attributing to us, but with facts and figures before us and with the full consciousness and responsibilities of the food situation and to the people, it may be possible to completely change the system and make it as easy as probably any of the hon Members from any of the Benches would not like to oppose or say any thing against this In this connection, I would like to refer to a speech by one of the hon Members, which, if you pardon me, Sir, I might call some thing like a speech made in October–November election campaign during which time it was probably to some extent justified, wherein it was complained bitterly about the difficulty in obtaining agricultural implements, such as iron and steel, that are necessary for agriculture But I must submit that for the last three to four months this position has eased so much that to-day there is not a single place where it could fairly be said that the supply of these things has been very difficult or denied In some cases, there were some transport difficulties, probably due to the motor-union strike, and some other factors must have caused some difficulties for sometime, but otherwise it should be admitted that the supply of these things has been so free and so easy that it is not only in the Headquarters through Tatas and other institutions that the supply was made available, but these things were carried from place to place and from village to village,

and I know personally that some hon Members of this House have taken lorry loads of things from village to village in their talukas, and the cultivators have expressed satisfaction regarding the supply of these things

Now, about State Trading System · I have at length attempted to put all the aspects of the food problem here, the procurement, storing and such other things It is true that in Hyderabad we have a peculiar system I call it peculiar with all sense of realisation and responsibility. We in Hyderabad have been procuring things governmentally and we have been investing our money I do not say whether it is right or wrong particularly in these circumstances, but certainly there are different methods practised in different States where the trade channels have been taken into confidence and through them this procurement or collections have been made In Madras we find that the rice-mill owners are entrusted with this work In C P as one of the hon Members suggested, the normal trade channels are taken into confidence and this work is entrusted to them I do not know how far the opposition benches would like this change-over to the private channels or something of that kind, but I can say at this stage that the Government of Hyderabad is considering about the possibilities of restoring the normal trade channels and gradually minimising the financial responsibilities and commitments of the Hyderabad Government At present I can also inform the House that our Supply Secretary has been deputed to C. P (Madhya Pradesh) to have a first hand information and study the different methods of procurement and the distribution of foodgrains obtaining there, particularly in Nagpur So, during the next few weeks or so, I might say that we might effect certain changes and thus make our system run more smoothly and be more helpful

One of the hon. Members was pleased to comment that the Supply Department is a Department of corruption As I said previously, I leave that point to him alone Certainly we admit today that not only in Supply Department but in all other Departments matters have improved very rapidly and for the last few years—one or two years and a few months—the Government of Hyderabad has been aiming at it and I should say they have achieved a remarkable improvement in all these directions. I know it would not satisfy every one, and probably sometimes some accidents or incidents or some developments may not be very well relished even by the Members on the Treasury Benches, but that is not the way to judge things There is a state of affairs and that has to be improved and it should be judged from this aspect whether we are really going in the right direction and whether

we are taking the right steps It is in this way that things are to be judged and in this way that results are to be expected Probably some steps amounting to totalitarian way would have certainly achieved better results more rapidly, but in a democracy, as we are, where I believe the memorandum is submitted to political parties, who, as one of the hon Members this morning suggested, is considered to be a better Doctor—I wish him to be a better Doctor and he has my best wishes for the same—it is different But still when things are going like that, probably it cannot be definitely allowed in a totalitarian way or anything of that kind, we cannot expect a rapid change or rapid improvement However, the Supply Department, because of the emergent situation and the peculiar nature of the situation, has been confronted with complicated problems, and naturally some of the black-sheep both in the society and elsewhere have been taking advantage of this It has been our endeavour to check this state of affairs When we talk of the re-organization of the Department, as the other day during question-hour one of the hon Ministers suggested, the next day these people will come and protest against the retrenchment, and when we talk of re-organization, retrenchment is demanded, and again when retrenchment is done replacement is demanded I do not say it should not be done There are different aspects and we consider all such aspects It is from that point of view that we are tackling re-organization of the Supply Department and assurances have been given to the departmental staff from time to time for the last six months or so that this problem was under the consideration of the Government and all such people who are retrenched will be absorbed as far as possible in different departments I wish to say that hitherto whatever steps have been taken they were taken with this point in view, and we have been able to settle them in different departments

About the Textile position, I am glad that it has been admitted that it is more satisfactory I might simply inform the House that there are about Rs 4 crores worth of stocks both with the wholesale dealers and retailers, and with factories and mills The issuing of licences to various places has been very easy and there has been no complaint in this connection About yarn also the position is very easy, and today the weavers do not find it so difficult But, certainly, as the question was raised this morning, the difficulty is regarding the disposal of the products Disposal of the products, the employment of the weavers , these are all the aspects that the Government is certainly considering and the Cottage Industries Department is giving its serious consideration to this aspect The All Hyderabad Weavers' Co-operative Association, which has been doing very

good work in spite of odd circumstances and difficulties prevailing all over the State is also trying to evolve all kinds of possibilities and in co-operation with the Government is trying to meet the demands and the necessities of the weavers in the different districts Even today, there is a keen competition between the co-operatives and the individual yarn dealers and the Government, as everybody knows very clearly, has been from time to time supporting the co-operative movement and encouraging it and giving all the quota for distribution of yarn through these co-operative associations.

One hon Member this morning wanted to know the textile policy of the Government I should say that the textile policy is the main concern of the Government of India, but yet I would certainly like to inform the House that we have made the position clear and easy that it is decontrolled up to the extent of 80 per cent When slump was felt everywhere and when there was dumping of stock, the Government of India decided to give permission for some export to different mills and a small quantity was allowed to be exported Till August we have allowed this and the Government of India intends to watch the situation and take such other further steps that may become necessary

Now, Sir, I have to say about the Department of Agriculture So much has been said about this Department by the hon. Members and I was really very happy I am glad the hon Members have taken so much interest , in fact, my complaint has been that the hon Members were not taking as much interest as they were taking regarding Police and other Problems and that they would never think of the Agricultural Department I cannot understand, Sir, how these representatives of the people (excluding, of course, the Treasury Benches, if I may say so) who are talking of Police and Police alone, say they are the representatives of the people, when they do not convey the message and the methods of the Agricultural Department Yet, they complain that the very presence of the Agriculture Department is not felt by the people. Certainly, it is not felt by the people and the entire fault lies with us Since 1920 we were placed in such circumstances that we knew only of arrests and releases, agitations—political and otherwise , we were only knowing who the D S P. was, who the Inspector of Police was and who the District Collector was, and so on but never did or could we think who exactly the Agricultural Assistant was—whether he existed at all, whether there was any office and whether there was any officer. Thus the officials of the Agricultural Department were reduced to an unfortunate position But for the last 2 or 3 years

since Independence, I should say the Agricultural Department and its officials have certainly realised their importance, their position and the part they have to play in the development of a country like India Today, it is for the hon Members, the representatives of the People, to take up this matter in all its seriousness, talk less of the Police, less of the District Magistrates and more about the Agricultural officers and the activities of the Department and I can assure you that then only the Department can have a bright future whatever be the motives or mentalities of the officers, and there will be a tremendous change which will help us to play an important role in the building up of the nation and the country as a whole

One hon Member has even gone to the extent of saying that this Department was asleep and I could somehow manage to get the eyes opened There are some cases where people refuse to open their eyes and it becomes very difficult The compliment that was paid to me that I have managed to get the eyes opened is an important one and I am confident once the eyes are opened things will move more rapidly

Various complaints regarding distribution of seeds and manure by the department have been made I should say on the Floor of the House that there are some difficulties in the Agricultural Department and very frankly I put them before the House. The Agricultural Department has been manned only by technical officials but now, for the time being, they are engaged in the management of godowns, in the distribution of seeds, in weighing eeds and in weighing also the fertiliser mixtures, etc The Agricultural assistants do not get enough time or occasion to give the technical advice that is absolutely necessary They are not properly manned with administrative staff I realise and raise this point that the Agricultural Department is spending very little If the Opposition could have raised that I would have greatly appreciated The Government of Hyderabad feels very anxious to increase the Budget of the Agricultural Department In the other States, it is much more in proportion than what we have been spending in Hyderabad Here, too, we could have done that There are many technical assistants and agricultural officers with very few, and, in some cases with no, administrative or clerical hands—first-grade and second-grade clerks who could have done this work of distribution and management of godowns, etc. The trade channels could have taken the distribution and the propagation of manures in Hyderabad from district to district. From time to time we have been attempting to use this normal trade channels even on a co-operative basis but as yet we were not getting satisfactory

results When, in that way, we can improve the Agricultural Department, by increasing staff, etc, certainly the technical assistants will be in a better position to do more of the technical job

Complaints about the damage caused by wild animals have been made and discussed on the Floor of the House even during the question-hour It was stated that the Government of Hyderabad has been doing something The amount of Rs 600 which the House has been pleased to sanction to the hon the Chief Minister would not be enough Something more is required The Agricultural Department has a scheme of alloting Rs 1,000 to each district to take various measures of arranging shikari parties, giving them guns more freely and all such methods, to meet this menace This is certainly a menace and has to be dealt with, as the damage done to crops is certainly in some cases—probably in Sultanabad also—very considerable I hope we will be able to do some satisfactory work in this connection

Various other points have been referred to about minor irrigation and priority of bunding and other things I cannot possibly discuss within the short time before me as I have to complete my speech within one hour and I cannot discuss every point raised in greater detail I would like to tell something about the minor irrigation works The Hyderabad Government is fully aware and conscious of the necessity of repairing the minor irrigation works Every year, there has been considerable damage and the cultivators feel so much that their irrigation channels and sources are disturbed and they feel so much worried and restless and would like to have every drop of water being used for cultivation The Government of Hyderabad is fully aware of this feeling This year, it has taken up 2,800 tanks with an estimated cost of 2 crores 17 lakhs of rupees This amount, in the present circumstances, is huge It is possible that, besides 25 lakhs that was allowed in this Budget, we could get some grants of loans from the Government of India which has promised to help us in this direction when the works are taken up. Already 35 lakhs have been given and the works have been started The P W D has effected repairs to many tanks during the summer The discussion about the minor irrigation and major projects is merely academic in my opinion In public meetings, in mass meetings, it can be said we are wasting on Tungabhadra Project and we are not caring for minor irrigation works, but in a place like this, I should consider it unfortunate that major projects and their importance should not be properly appreciated. In all fairness to the Government the members of Opposition

should view the problem with all regard and consideration In spite of financial and other difficulties, it should be a matter of satisfaction for all members of the House that the Government has been able to provide huge amounts for different projects, the results of which, it is true, cannot be felt at the moment, but can be felt at the end of few years In a growing country like India, it is not possible for us to watch and think in terms of today and tomorrow only and judge the results which we are going to achieve in an abundant measure in the years to come. I, therefore, Sir, once again appeal to the hon Members of the House to look upon the major projects with all seriousness and importance that they deserve I am sorry, Sir, to say that a reference to the Research Farm has been made - if you excuse me, I should say, in a crude way During the first Session of our Assembly on my invitation most of the hon Members came and inspected the Research Farms I thought they would complain that the Research Farms are not complete , they are not equipped properly and that more funds should be made available Unfortunately, today, the Research Farms are rediculed even though in developing the country scientific research is the basis and the fundamental thing As regards villages, I can understand that it is not possible for us to take this message of improved agriculture and research methods It is also true that most of the cultivators do not know It is equally true that some of the cultivators do not know the existence of the Agriculture Department, as such But, may I ask, whether this is the way that we should approach this problem ? Should we not take up the matter in all sincerity ? Our revered leader, Pandit Jawaharlal Nehru, is taking up the question of various laboratories and scientific researches in different parts with huge expenditure Certainly, scientific experiments do not show immediate results, but we cannot be so materialistic Unfortunately, as we are placed, we may not be able to appreciate things I invite the hon Members to visit even the worst managed agricultural farms in Hyderabad which I am sure, will give some inspiration for improved methods There are many chances of improving the yield—the quality and the quantity and every thing else—if each cultivator adopts certain methods I must say, Sir, in all fairness to the House and particularly the Agriculture Department, that it was with this intention that I managed this time to distribute a book-let on GROW MORE FOOD CAMPAIGN to all the hon Members I know that the GROW MORE FOOD plan is so enchantic that everybody would like to criticise it I remember even now how the signboards in English were referred to last time , but I was very happy over it I will be happy to note any criticism made in that way. In the book-let which was distributed, all kinds of figures

and statistics were given by my Department so that the hon Members may study the whole thing instead of quoting one or two figures—the jumbling of figures as they call it and try to arrive at conclusions Pardon me, Sir, if I would like to know how many of the hon. Members have read the booklet fully and then offered their comments this morning There are also so many things there—figures pertaining to bringing more acreage under cultivation and the yields from year to year, scientific and natural resources, rainfall, etc —which have to be taken into consideration At this stage I would submit that an increase of 1,37,000 tons of foodgrains was recorded last year in the State. With all responsibility, I am submitting this figure and I would request the hon Members to study once again the booklet, verify them and then offer their comments on any other occasion when they can do it

There are certain criticisms about the taccavis for oil engines and the taccavis for wells and as I said at the very outset, I will take them into consideration and see how far we can implement them. Regarding wells, it has been brought to my notice that in some cases the amount given to them was not properly made use of and there were certain difficulties Distribution of oil engines and seeds was also not quite satisfactory , but, not in the sense, in which it was expressed this morning As a matter of fact, the distribution of oil engines or anything of that kind is done on a loan basis and this is entirely to induce and encourage people to take up to this The result of this should not be judged in any case by the number of engines distributed in the districts, it may be 40 or 50 but it should be judged from the fact, how many more engines have been bought by the people Now many people have taken up to those things. In this connection, I would submit, Sir, that in Hyderabad when we started this Grow More Food Scheme and the Taccavi loans, it was a problem for the Department of Agriculture to find out the stockists for different engines and today the position has entirely changed The stockists and dealers are struggling amongst themselves to supply best engines That is enough We have created sufficient interest and encouragement and incentive among the people to take up to these methods If things are judged in that way, I should say, the GROW MORE FOOD SCHEME and the Taccavi system have been amply successful —

Now, Sir, I will come back to controls and decontrols In fact, I look upon these controls and decontrols and the Agriculture Department as one subject in the sense that instead of all of us discussing the merits and demerits of the levy system and controls and decontrols, if we are able to increase our production

even by 25%, I should say, we are going to solve the food problem in Hyderabad entirely We are not deficit in pulses , but, on the other hand, we are surplus in pulses We are not deficit in millets , we are definitely deficit in rice. The Government of Hyderabad has been encouraging the cultivators and by facts and figures I can tell that we have been endeavouring to increase the production by distributing improved variety of seeds, such as H R. 19, H R 39 and H R 33 Some of the hon. Members must have heard the results In Nizamabad, last year, as a result of the competition, 7,776 pounds have been yielded in one acre The normal average is from 1,200 to 1,400 pounds per acre. In Nalgonda and Bhongir taluks, Bibinagar village and in Karimnagar district also over 5,000 pounds yields have been recorded.

As I have submitted earlier, in non-rationed areas, the Government has not been taking the full responsibility of the supplies of foodgrains We have been looking at it The one thing is increase of food production and the other thing is how to make available foodgrains in those areas. Some of the hon Members, I think one hon Member, suggested that if the Treasury Benches go to the villages they can understand the feeling against levy All the members of the Treasury Benches have occupied the Treasury Benches only by virtue of their going into villages, by learning from people in the villages and by having intimate knowledge from people in the villages and by having intimate knowledge of the conditions and problems of the villagers (*Cheers*) The Government is fully aware of the feeling against the levy system The Government is also fully aware of the hardships that cultivators are experiencing by the controls and restriction over movements, etc For an hon Member—if I am allowed to say -'a sober hon Member' to say that it all requires guts to decontrol and that the Government of Hyderabad has no guts to decontrol, is not fair, and as he has later in his sermon referred to, the Bengal Famine and all such things should not be considered in terms of guts, emotions and challenges We have not been doing that If it is only a question of guts, when the time comes, when situation arises, when occasion demands the Government of Hyderabad, I would assert, would not be lagging to show its guts (*Loud Cheers*) The food problem, we have not considered in that light We are considering the issue in a realistic manner We have certain areas where we have to continue—not because of certain peoples' demands but even from other considerations as well—the guarantee of supply of foodgrains but yet we intend to take certain steps which can give clear indications I can only say at this stage how we have considered this aspect Before that I would only ask the hon Members who have something to say about it to make up their minds either in favour of or against controls, It is

for them to make up their minds and speak out We as Government do not indulge in discussions, ideologies, principles and theories We, with all the responsibility that lies on our shoulders, have to take stock of the entire situation, consult our stocks and arrive at decisions and it is not for us to say that we believe in controls or we believe in decontrols Some hon Members have again complained that we have spent for this and for that Well, I can only leave these for them and I for one cannot indulge in those remarks and in that way Nor would I discourage them to do so but I would only appeal to them to consider the issue in all its bearings and I assure that the Government of Hyderabad is dealing with the food problem in that way only Our path is very clear We have decontrolled maize , we have derationed sugar , we have also derationed minor millets , and above all, we have decided to lift the bans on inter-village movement within a district We have also a number of other measures in view which it is not possible for me at this stage to disclose because there is nothing definite about them and we are still considering them It is enough to indicate in which direction we are moving. If certain people or political parties find it difficult to understand, or read between the lines, or take it in the way that I wish them to, and therefore complain, then I am sorry I could only say that they do not care to understand or that they would not understand things in the correct perspective We have enough stocks of maize ; we wanted to release them and make them available freely in the market and we therefore decontrolled it.

In the above context, I would request the hon Member, who complained that the Food Minister in one of his press conferences said this or that, to read once again and understand that it was only an inference of the press. I can also quote the date of the press conference which was reported I emphasise, Sir, that it was merely an inference of the press that the Hyderabad Food Minister intended to decontrol within three months It is on account of this that the Hyderabad Socialist Party decided to postpone the satyagraha by one day and then put the whole blame on me of (لوگوں کے حذبات سے کھیلنا) " I am sorry, Sir, that this was not fair for any person or political party worth the name to say things like that. When they do not understand things, they must know and realise their limitations.

Issue prices—I think this is the last point The question of issue prices has been agitating the minds of the people of Hyderabad and Secunderabad cities This morning one hon. Member threatened us that this agitation will spread from district to district—if I may repeat his word, "nook and corner of the State ", I wish them all success if they can spread that, but I

must warn them that they are treading on a wrong path and on grounds ill-conceived and unfounded In fact, when the subsidy from the Government of India was stopped, the Government of Hyderabad did not hurry up to take any decision Otherwise it should have been done towards the end of April or in May.—I should say in the second week of April, we should have increased the prices as Delhi and Bombay have done and some other States followed suit. But the Government of Hyderabad considered it, and our giving time was misconstrued and all kinds of things have been attributed to the Government of Hyderabad I submit that the Government of Hyderabad was anxious to do all that was possible and, make the increase as little as it could be

I would now submit another aspect on which the Socialist satyagraha is said to have been based After my press interview in which I made a reference to the representations made by the cheap grain shops people, when I visited the cheap grain shops, the people represented to me about the compulsory lifting of wheat I am sorry to say that the hon Member, who comes from Armoor, has probably no experience of rationing in Hyderabad and Secunderabad, neither has he any experience of ration shops at all Probably he is a landlord or he is a cultivator, and gets all his rice and other things I must congratulate him for not knowing all these things I wish he could have made some other hon Member, who comes from Hyderabad or Secunderabad to make the speech, who could have understood things better In fact we have of late made the lifting of wheat compulsory in view of the stocks of jawar and rice We said 'if you lift two chataks of rice and two chataks jawar, which we have increased from one to two chataks, at least one chatak of wheat should be lifted ' That was our condition It was represented to me that in the cheap grain shops this should not be done We considered the matter and we immediately waived that condition in respect of cheap grain shops That point was made clear in the press conference My hon friends of the Socialist Party—I do not know whether as usual or for political reasons could not appreciate the situation and the implications, and instead of consulting me, they jumped to a conclusion and said that because of the assurance of the Food Minister they were postponing the satyagraha Next day I received a letter from the Socialist Party and with your permission, Sir, I shall read it here. This letter is dated 15th June, 1952, and was written by the Secretary of the Socialist Party (Hyderabad City).

"Dear Sir,

This is to draw your attention to the statement you have made in the press conference on 13th June, 1952 wherein you have said

that the compulsory provision to lift wheat in the ration shops is abolished Does this statement mean that a ration card holder is entitled to forego wheat if he chooses or he would be given jawar instead of the wheat quantum ? The Action Committee which met on 14th instant and which decided on the postponement of the Satyagraha campaign held the view that the ration card holder would be entitled to draw jawar instead of wheat in the proportion of two chataks of rice and four chataks of jawar at all ration shops

You also dilated on the issue of decontrol Do you also have any concrete proposals for the same, except that you cherish hopes ? If you have any plan, may I request you to clarify the same

May I request you to attend to this immediately so as to enable me to have a clear picture of the same ?"

Naturally, I could not immediately send a reply to them that very day as my Office was closed Next day I wanted to send it Early in the morning next day there was a telephone call in which they said they wanted to discuss with me regarding the matter, and at 5 p m they came to me They were anxious to understand the position and I explained to them the whole matter Still, as they wanted it in writing, I wrote the following letter

" Dear friend,

With reference to your letter dated 15th June, 1952, as I had explained to you in the interview held on 16th June, at 5 p m. I might state that after waiving the compulsory lifting of wheat the question of providing the substitutes in some form of a millet is under consideration and after consulting the stock and examining the other details this shall be finalised

As for the decontrol we discussed it at length Measures like decontrol of millets and lifting the ban on inter-village movement in the districts, etc , should give an indication As I had expressed in the interview I will certainly examine the whole situation before any final decision is taken "

There was no question of my dilating on decontrol, because no Government worth the name could indulge in ideologies. And in spite of my explaining all this, they still insisted on offering Satyagraha. After waiving the compulsory lifting of wheat in the cheap grain shops, I was consulting my stocks, and within three days I decided to give minor millets in the place of wheat and that they need not take wheat, not only in cheap grain shops

but also in fair price shops in the districts To give a clear picture to the House, I might add that there are three kinds of shops cheap grain shops-about 25 in Hyderabad and Secunderabad, fair price shops in the districts, and ordinary ration shops—about 575 or so So, we had decided about the cheap grain shops and the fair price shops, and the third, *viz*, the ration shops is under the consideration of the Government, for which purpose I am collecting all the details of the stocks in different places, and I hope it will be possible for the Government to waive the compulsory lifting of wheat even in other rationing shops numbering about 575

About prices, I submit the following for the information of the House The old rate for $3\frac{3}{4}$ seers of coarse rice per month per individual was Re 1-10-11 and the present rate is Re 1-12-9, which shows an increase of Re 0-1-10 per month For jawar we have not at all increased the price This is very clear We have increased the quota of jawar from one to two chataks and we have waived the compulsory lifting of wheat Thus, if there is any increase in prices it is only to the extent of Re 0-1-10 per month per individual Should this not be considered reasonable and fair and that the Government has done its best? And after this I do not know how the people of Hyderabad would welcome or support the Satyagraha movement sponsored by a political party. I would not blame them for that, they are part and parcel of an All-India Party In Bombay the rates have been increased, and the Socialist Party has been offering Satyagraha The Government of India gave some concession , but even the reduced rates there are much higer than the rates prevailing in Hyderabad, and therefore the Socialist Party of Hyderabad must be finding it very difficult to justify these things, and probably as a disciplined party it must be conducting the Satyagraha. This is not, however, my subject As far as the food position is concerned, I have given figures As far as Satyagraha is concerned, it is for the people to judge I have been placing the details from time to time before the public. In this connection I may mention here, Sir, with your permission, that a number of deputations waited on me on more than one occasion and also the Chief Minister Some hon. Members have issued statements in the Press that the Government of Hyderabad is using this occasion to make some profits out of the food situation I submit that it was not just the food subsidy that was stopped by the Government of India and besides some other figures and facts also were published in the Press In spite of that some hon. Members came to me and said that these things did not appear in the press, as otherwise they would have not raised so much of protest while in fact these things were given out to the Press

many times The other factors have been explained by the hon. the Finance Minister in his Budget speech There are other factors—increase in shipment charges, increase of prices in different countries, increase of pool prices, increase of procurement price in Hyderabad, etc All these factors have to be taken into consideration In view of what has been stated above, I appeal to the House, and through the House to the people of Hyderabad to understand and appreciate the way in which we have been dealing with the problem.

I thank you for the lengthy time that you have given me and I must only say before I resume my seat that it may be possible for the Government of Hyderabad to make a number of changes in the food situation—levy collections, informal rationing in the eight places in the Hyderabad State, and in some of the statutory rationed areas in the surplus districts like Warangal and Khammam, etc. All these aspects are under our consideration. Government are also considering whether to avail themselves of the normal business and trade channels, making it possible to adopt certain easy methods of levy which are prevalent in C P and other places

In the end I must express my deep gratitude In this connection I would only recall the words of our revered leader Shri C. Rajagopalachari that we should develop agriculture and character together. It is with this that the country or the nation can develop. If we can develop character, we will not find so many charges and counter-charges,—nor so many difficulties It is only in the interests of the people that we are sitting here I am sure that with the development of agriculture and character, Hyderabad has a great and bright future.

(Loud Cheers from Treasury Benches)

Shri V.D. Deshpande : Will the hon. Minister for Food and Supply explain regarding the provision of Rs 31 lakhs for staff in the Grow More Food Schemes.

Dr. Chenna Reddy : Sir, I have seen your eyes constantly watching the time and I did not want to be pulled up by you that the time was up.

The hon. Member this morning said that some proportion should be fixed up as to how much we should spend on establishment and all other things. In fact, the Grow More Food scheme is a departmental affair of agricultural experts, and in Hyderabad, unfortunately and for obvious reasons, this has

been neglected It is something like (آثار قدیمہ) and nothing else. Therefore, we do not have enough of staff. Even after we had diverted most of our funds to establishment in different places, today in most of the taluka headquarters we do not have enough staff Therefore, from the Grow More Food Scheme we had taken some of the funds and appointed the Agricultural Assistants and staff, so that the different schemes that we are taking up may be implemented in a proper way and with effective results.

Mr Speaker · I shall now put the Cut-motions to vote

DEMAND NO. 29—SUPPLY DEPARTMENT.

Shri B Krishniah · I beg leave of the House to withdraw my Cut-motion to Demand No. 29.

The Cut-motion was, by leave of the House, withdrawn.

Shri B D Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my Cut-motion to Demand No. 29.

The Cut-motion was, by leave of the House, withdrawn.

DEMAND NO. 49—AGRICULTURE.

Shri K Ramachandra Reddy · I beg leave of the House to withdraw my Cut-motion to Demand No. 49.

The Cut-motion was, by leave of the House, withdrawn.

DEMAND NO. 57—TEXTILE COMMISSIONER.

Shri V D Deshpande : I beg leave of the House to withdraw my Cut-motion to demand No. 57.

The Cut-motion was, by leave of the House, withdrawn.

DEMAND NO. 61—FOOD SUBSIDY.

Shri K. Anantha Reddy : Mr. Speaker, Sir, I want my Cut-motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The Question is:

"That the Demand under the Head 'Food Subsidy' be reduced by Rupee 1."

The Motion was negatived.

Shri V. D. Deshpande : Mr. Speaker, Sir, I request that my Cut-motion be put to vote.

Mr. Speaker The Question is

" That the Demand under the Head ' Food Subsidy' be reduced by Rupee 1 "

The Motion was negatived.

Shri V D Deshpande I demand a division

The Assembly divided

' Ayes ' 43 ' Noes ' 78

The Motion was negatived.

DEMAND N. 96—CAPTIAL OUTLAY ON STATE SCHEME OF STATE TRADING

Shri A. Raj Reddy I beg leave of the House to withdraw my Cut-motion to Demand No 96.

The Cut-motion was, by leave of the House, withdrawn.

Shri B. Krishnaiah I beg leave of the House to withdraw my Cut-motion to Demand No. 96

The Cut-motion was, by leave of the House, withdrawn

Mr Speaker I think, it will be better to put all the Demands to vote at one and the same time.

Shri V.D. Deshpande · Except Demand No 61, the rest may be put to vote together.

Mr Speaker The Question is

" That a sum not exceeding Rs 15,00,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953, in respect of Demand No. 61."

The Motion was adopted

I shall now put the other Demands to vote. The Question is :

" That a sum not exceeding Rs 10,11,09,475 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953, in respect of Demands Nos. 39, 49, 57 and 96."

The Motion was adopted.

Mr Speaker We shall now proceed with the Demands of the Minister for Public Health, Medical and Education

DEMAND NO 20—MEDICAL DEPARMENT

The Minister for Public Health, Medical and Education (Shri Phoolchand Gandhi) Mr Speaker, Sir, I beg to move

" That a sum not exceeding Rs. 1,07,300 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of Demand No 20 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh "

DEMAND NO. 28—EDUCATION DEPARTMENT

Mr Speaker Sir, I beg to move

" That a sum not exceeding Rs 2,03,900 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of Demand No 28 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh "

DEMAND NO. 44—ARCHÆOLOGICAL DEPARTMENT

Mr. Speaker Sir, I beg to move

" That a sum not exceeding Rs 5,00,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of Demand No 44. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND NO. 45—EDUCATION DEPARTMENT

Mr Speaker Sir, I beg to move

" That a sum not exceeding Rs. 3,78,98,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of Demand No. 45 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND NO. 46—MEDICAL DEPARTMENT

Mr. Speaker Sir, I beg to move

" That a sum not exceeding Rs. 90,05,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come

in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of Demand No 46 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh "

DEMAND NO 47—PUBLIC HEALTH

Mr Speaker Sir, I beg to move

" That a sum not exceeding Rs. 28,91,450 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of Demand No 47 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh "

DEMAND NO. 66—RESIDENCY GARDEN

Mr. Speaker Sir, I beg to move

" That a sum not exceeding Rs 27,750 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 66 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr Speaker motions for Demands Nos. 20, 28, 44, 45, 46, 47 and 66, the aggregate total being Rs 5,06,33,400 moved.

Now, I shall take up Cut-motions

DEMAND NO. 28—EDUCATION DEPARTMENT

(Shri Syed Akhtar Hussain the Mover of the Cut-motion on the List was not present in the House).

DEMAND NO. 45—EDUCATION

Shri K. V. Narayan Reddy (*Rajgopal pet*) Mr Speaker, Sir, I beg to move:

" That the Demand under the Head ' Education ' be reduced by Rs. 100 —to discuss measures to be adopted by the Government to liquidate illiteracy and speed up literacy campaign throughout the State "

Mr. Speaker . Motion moved

" That the Demand under the Head ' Education ' be reduced by Rs 100 —to discuss measures to be adopted by the Government to liquidate illiteracy and speed up literacy campaign throughout the State."

Shri K V Narayan Reddy Mr Speaker, Sir, I beg to move

"That the Demand under the Head 'Education' be reduced by Rs 100 —to urge upon the Government to raise the Government Intermediate colleges at Aurangabad, Gulbarga and Warangal to the status of First Grade Colleges making provision for teaching in both Arts as well as in Science subjects"

Mr Speaker Who establishes colleges University or the Government?

Shri Phoolchand Gandhi The Government has no authority over the colleges. The University is an autonomous body, but as the grant of Rs 60,00,000 to the University is included in this Demand, the hon Member might have brought in the Cut-motion. Really speaking, the Cut-motion will have no value in view of the fact that the Education Minister who represents the Government will not be in a position to say how that amount is spent

Shri K V Narayan Reddy Because there is a provision of nearly 60 lakhs, we have got every right to move such Cut motions as regards colleges and Universities

Mr Speaker The point is this Suppose the Cut-motion is moved and also passed by the House I want to know whether the hon Minister or the Government will be in a position to start colleges, as suggested in this Cut-motion. I think that the hon Member had some connection with the University for some time and he will take that also into consideration

Shri K V. Narayan Reddy : I want to discuss and impress upon the Government the need to open some more colleges in districts

Shri Phoolchand Gandhi But the Government is not in a position to establish or to abolish any of the colleges under the Charter.

Mr. Speaker : Probably, the hon. Member is aware that the University is an autonomous body and, therefore, it is the function of the University to start colleges.

Shri K V. Narayan Reddy : But the only point is this : This is public money, this is provided by the public and this is a public budget and so I can discuss.

Shri Phoolchand Gandhi : It can better be discussed on a public platform and not in this House.

Mr. Speaker · Any how, I can't allow this Cut-motion.

Shri Srinivas Rao Regarding teachers, lecturers, and professors

Shri Phoolchand Gandhi Functioning of the teachers in schools

Mr Speaker I do not understand the mal-administration of teachers

Shri Srinivas Rao As well as of the staff, superintendents, the clerical staff etc

Mr Speaker Does the hon Member mean the officers in the school, teachers, Headmasters, etc Of course, the grievance, as I understand, is about the mal-administration of the Staff

Shri Srinivas Rao Yes

Mr Speaker Motion moved

"That the Demand under the Head "Education" be reduced by Re 1 to discuss the removal of mal-administration in the educational staff"

Shri V D Deshpande I have got a Cut-motion to be moved under the same Demand—Demand No 28

Mr. Speaker We shall take up that Demand later We are now dealing with Cut-motions pertaining to Demand No 45 Of course, the hon. Member has got another Cut-motion also regarding the adoption of regional languages as medium of instruction But we shall take up the Cut-motions in the order in which they are arranged in the lists before us.

DEMAND NO. 46.—MEDICAL

Shri Limbaji Muktaji (Manjlegaon) Mr Speaker, Sir, I beg to move

"That the demand under the head "Medical" be reduced by Re. 1. to discuss medical policy"

Mr. Speaker : Any specific grievance ?

Shri Limbaji Muktaji On every point (Laughter)

Shri Phoolchand Gandhi Mixing water with mixtures !

Shri Limbaji Muktaji Yes, even on that point also

(Loud Laughter)

Mr Speaker But the hon Member must have a particular grievance I read out the other day the relevant rule. These are token Cut-motions and so one must specify the grievance

Shri Limbaji Muktaji · Behaviour of the A.M Os

Mr Speaker Motion moved

" That the demand under the head " Medical " be reduced by Re. 1 —to discuss the attitude of the Medical Officers as "Medical Officers " include their assistants also "

Shri K. V. Narayan Reddy Mr Speaker, Sir, I beg to move.

" That the demand under the head ' Medical "be reduced by Re.1—to discuss the necessity for the expansion of the Taluq Headquarters Hospitals and more maternity wards "

Mr. Speaker : Motion moved

" That the Demand under the Head " Medical " be reduced by Re 1—to discuss the necessity for the expansion of the Taluq Headquarters Hospitals and more maternity wards "

We shall take up Demand No 45 Shri V. D. Deshpande

Shri M S. Rajlingam . Speaker, Sir, before the discussion begins, I want to draw the attention of the Treasury Benches to one point The Cut-motions are being moved now. In providing 60 lakhs under the demands placed by the hon. the Chief Minister, I think we have been deprived of a chance to discuss over the University and its affiliated colleges. This is a privilege and we have been deprived of it. Now the Education Minister does not own it and we are already going to pass the demands ..

Shri Phoolchand Gandhi . I have not disowned it,

Shri M S Rajalingam. If the hon Minister has not disowned it, it is as much as disowning it, in view of the fact that we have been deprived of a chance. It is a block-grant, about 60 lakhs which are meant for the University ..

Mr. Speaker · We are now discussing about Demand No. 45.

Shri M. S Rajalingam. I am not discussing Sir, but I want to draw the attention of the Government that this House has been deprived of a chance to discuss the policy and certain actions relating to the affiliated colleges, because that figure of 60 lakhs has not been brought under the demands placed by the Chief Minister. If it were so, as he happens to be the Chancellor, we could have discussed it individually But because that part of the question has been passed, we are not in a position to discuss it and you say that if we discuss it under the Cut-motion pertaining to the University and its affiliated colleges and if it is passed, the Education Minister will not be in a position to answer, with the result that we have been deprived of a chance to discuss the matter

Shri Phoolchand Gandhi If the hon Member could explain under what Cut-motion he wants to discuss it, it will be helpful..

Shri M S. Rajalingam What I say is that I have lost a chance of discussing it

Shri Phoolchand Gandhi : Under what Cut-motion does the hon. Member want to discuss ?

Mr. Speaker : It is rather too late.

Shri M. S. Rajalingam : It is a major problem—University and colleges, and we have lost a chance of discussion.

Mr. Speaker: The resolution is coming up and the hon Members can discuss this matter then

Shri M. S Rajalingam It is a question of grant and not a question of resolution.

Mr. Speaker : There is a Cut-motion standing in the name of Shri V. D Deshpande. 'Adoption of Regional languages as medium of instruction.' Does he want to move it.

Shri V.D. Deshpande : I want to move it, but before that Shri Limbaji Muktaji has to move a Cut-motion under Demand No. 47.

Mr Speaker No It is under Demand No 45 and this Cut-motion is also under Demand No. 45

Shri V. D. Deshpande : It was the Cut-motion under Demand No 46

Mr Speaker . Is it Demand No. 46 ?

Now, we shall take up Demand No 47 and finish this List.

DEMAND NO 47—PUBLIC HEALTH

Shri Limbaji Muktaji . Mr Speaker, S r, I beg to move

" That the Demand under the Head ' Public Health ' be reduced by Rupee 1 to discuss public health policy "

Mr. Speaker Any specific grievance ?

Shri Limbaji Muktaji The whole administration of Public Health

Mr. Speaker : Regarding administration ?

Shri Limbaji Muktaji Yes.

Mr. Speaker : Motion moved :

" That the Demand under the Head ' Public Health ' be reduced by Rupee 1. to discuss the administration of Public Health Department."

Shri Phoolchand Gandhi : I would not oppose it. But I would like it to be specified so that I can prepare and reply.

Mr. Speaker : Probably, in his speech he will do it.

DEMAND NO.28—EDUCATION DEPT.

Shri V. D. Deshpande : Mr. Speaker, Sir, I beg to move. :

" That the Demand under the Head ' Education Department ' be reduced by Rupee 1 to discuss the working of Scholarship Committee."

Shri Phoolchand Gandhi : Is it Scholarships or Scholarship Committee ?

Shri V D. Deshpande : Scholarships and Scholarship Committee, both (*Laughter*)

Mr Speaker . Motion moved

" That the Demand under the Head ' Education Department' be reduced by Rupee 1 to discuss the working of Scholarships and Scholarship Committee."

DEMAND NO. 45—EDUCATION

Shri V D Deshpande Mr, Speaker, Sir, I beg to move:

" That the Demand under the Head ' Education ' be reduced by Rupee 1 to discuss the adoption of regional languages as media of instruction "

Mr. Speaker Motion moved

" That the Demand under the Head ' Education ' be reduced by Rupee 1 to discuss the adoption of regional languages as media of instruction "

DEMAND NO. 46—MEDICAL

Shri Ch Venkat Rama Rao Mr Speaker, Sir, I beg to move :

" That the Demand under the Head ' Medical ' be reduced by Rupee 1 to discuss the inefficiency and misappropriations by the District Medical Officers "

Mr. Speaker Has the hon Member given notice to the hon. Minister regarding misappropriation by certain officers because it is possible that during discussion these matters may arise and the Minister may want notice of misappropriation? The charge of misappropriation is a criminal charge. We can put ' inefficiency' and it is a wider and comprehensive field

Motion moved.

" That the Demand under the Head ' Medical ' be reduced by Rupee 1. to discuss the inefficiency of the District Medical Officers."

DEMAND NO. 47—PUBLIC HEALTH

Shri Ch. Venkat Rama Rao Mr. Speaker, Sir, I beg to move :

" That the Demand under the Head ' Public Health ' be reduced by Rupee 1. to discuss the inefficiency of the District Health Officers."

Mr Speaker · Motion moved .

" That the Demand under the Head 'Public Health' be reduced by Rupee 1. to discuss the inefficiency of the District Health Officers"

مسٹر اسپیکر - میں دیکھ رہا ہوں کہ زیادہ تر وقت صرف وہی آنریبل ممبرس لے رہے ہیں جنہوں نے کٹ موشنس موو (Move) کئے ہیں اور میرے پاس متعدد شکایتیں ایسی آئی ہیں کہ جو کٹ موشنس موو نہیں کرتے انکو وقت نہیں دیا جارہا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ایک حد تک یہ واقعہ بھی ہے - میرا خیال ہے کہ آئندہ چلکر ممبرس یہ خیال کرنے لگیں گے کہ بحث میں حصہ لینے کے لئے کٹ موشنس موو (Move) کرنا ضروری اور لازمی ہے - میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ساجب ہوے رہیں اور اسپیکر کی جس پر نظر پڑیگی اسکو موقع دیا جائیگا - ورنہ ہوگا یہ کہ لازمی طور پر وقت دینا پڑے گا - لیکن اسکے یہ معنی نہیں کہ جس نے کٹ موشن پیش نہیں کیا ہے اسکو موقع نہ ملے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میں یہ عرض کرونگا کہ چونکہ بحث اس سال لیٹ (Late) پیش ہوا ہے اسلئے اب مزید مباحث نہ کئے جائیں کیونکہ جو کٹ موشنس پیش کئے گئے تھے ان پر کافی مباحث ہوچکے ہیں -

مسٹر اسپیکر - اسکے معنی یہ ہوئے کہ دوسروں کو موقع نہ دیا جائے - کیا اب آنریبل ممبر اسکالر شپ (Scholarship) کے کٹ موشن کے بارے میں کہنا چاہتے ہیں یا کوئی اور آنریبل ممبر اس پر بحث کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - موقع دینے پر بھی کوئی آنریبل ممبر موقع حاصل کرنا نہیں چاہتا اور اب چونکہ صرف دس منٹ باقی ہیں اسلئے ممکن ہے کہ میں اپنی تقریر ختم نہ کرسکوں - ڈیمانڈ نمبر ۲۸ کے بارے میں کہنے پر مجبور ہوں -

جو کٹ موشن (Cut-motion) میں نے ڈیمانڈ نمبر ۲۸ - کے بارے میں موو (Move) کیا ہے وہ اسکالر شپس (Scholarship) اور اسکالر شپ کمیٹی (Scholarship Committee) کے بارے میں ہے - اسبارے میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جنگ کے بعد اسکالر شپ دینے کا طریقہ حیدرآباد میں رائج کیا گیا ہے - اور وہ اس خیال سے نہیں دیا گیا تھا کہ جن لوگوں کو ہم انگلینڈ اور امریکہ بھیج رہے ہیں انہیں انکی واپسی کے بعد ابزارب (Absorb) نہیں کیاجائیگا - لیکن اسکے ساتھ ہی میں یہ بھی کہونگا کہ اس وقت جو لوگ حکومت میں تھے اب نہیں ہیں اسلئے اسکی ذمہ داری موجودہ منسٹرس پر عائد نہیں ہوتی - لیکن اب حالت یہ ہے کہ جو لوگ انگلینڈ اور امریکہ سے ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد واپس ہوئے ہیں انکو ابزارب (Absorb) نہیں کیاجارہا ہے حالانکہ ان پر ہزاروں روپیہ خرچ کئے جاچکے ہیں - میرے پاس رپورٹ آئی ہے کہ بعض لوگ امریکہ اور انگلینڈ میں اپنی تعلیم بھی پوری نہ کرسکے اور بعض ان ایفیشنٹ (Inefficient

بھی ثابت ہوئے اور بعض لوگوں کو اپنی تعلیم اور ٹریننگ ختم کرنے سے پہلے ہی واپس بلا لیا گیا ۔ اسلئے میں کہونگا کہ حکومت اپنی پالیسی ریوایز (Revise) کرے ۔ اور اسکالر شپس پر حکومت بڑے پیمانے پر روپیہ خرچ نہ کرے ۔ کیونکہ ان لوگوں پر ہزاروں روپیے خرچ کرکے باہر بھیجا گیا اور اب ان سے کوئی کام نہیں لیا جاتا تو میں سمجھتا ہوں کہ ملک کا پیسہ فضول خرچ ہوا ۔ مثال کے طور پر ایک صاحب کو امریکہ بھیجا گیا تھا تاکہ وہ روڈس (Roads) کے سلسلہ میں اسٹڈی (Study) کریں کہ امریکہ میں کیسے روڈس ہیں وغیرہ ۔ لیکن اب ان سے اریگیشن (Irrigation) کے متعلق کام لیا جا رہا ہے ۔ اگر آپکے پاس روڈس (Roads) کے متعلق کوئی اسکیم (Scheme) نہیں تھی تو انکو ٹریننگ کےلئے بھیجا ہی نہ جاتا ۔ ایسی کئی مثالیں ہیں جن پر بحث کرکے میں ہاؤز کا وقت لینا نہیں چاہتا ۔ لیکن میں یہ عرض کرونگا کہ حکومت اسبارےمیں اپنی پالیسی ریوائز (Revise) کرے ۔ کیونکہ جو صاحب روڈس کی ٹریننگ کے لئے بھیجے گئے تھے ان پر جو روپیہ خرچ ہوا وہ تو امریکہ یا انگلینڈ کے پانی میں بہہ گیا ۔ امید کہ ایجوکیشن منسٹر (Education Minister) اسکی وضاحت کرینگے ۔

دوسری چیز جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ اسکالر شپ کمیٹی کے بارے میں ہے ۔ اس نام سے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے اور اسکے کوئی چھ سکشنس (Sections) ہیں ۔ ایک سکشن کاکام یہ ہےکہ وہ اسٹوڈنٹس (Students) کاکام دیکھے اور رپورٹس وغیرہ تیارکرے ۔ سنہ ۱۹۴۵ع کے بعد سے ۱۰۲ اسکالر شپ ہولڈرس (Scholarship holders) یورپ اور امریکہ بھیجے گئے ۔ جن میں سے ۴۰ انگلینڈ کوگئے اور ۵۵ امریکہ اور دیگر ممالک کو بھیجے گئے ۔ ۳۳ اسکالرس (Scholars) جو واپس آئے ہیں ان میں سے ۸ کو جن پر ۳ لاکھ روپیے خرچ کئے گئے ہیں کوئی ٹھیک جگہ نہیں دی گئی ۔ ۹ اسکالرس وہاں فیل (Fail) ہوگئے جن پر ۳ لاکھ روپیے صرف کئے گئے تھے ۔ یہ سب اخراجات پانی میں بہہ گئے ۔ صرف ایک صاحب سے انکی ٹریننگ کے اخراجات لئے گئے ہیں ۔ اور باقی لوگوں پر زور ڈالا جارہا ہےکہ وہ حکومت کو اخراجات واپس کریں ۔

اسی طرح ڈیپوٹیشنس (Deputations) کا بھی حال ہے ۔ حیدرآباد سے ۹ ڈیپوٹیشنسٹس انگلینڈ ۔ امریکہ اور مصر بھیجے گئے تھے ۔ جن پر ۲ لاکھ ۱۰ ہزار روپیہ خرچ کئے گئے ۔ ۱۳ ڈیپوٹیشنسٹس ایسے ہیں جو حیدرآباد چھوڑکر چلے گئےاور ان پر بھی تقریباً ۳ لاکھ روپیے صرف کئے گئے تھے ۔ حکومت نے اتنا دل کھول کر روپیہ خرچ کیا جو فضول گیا ۔

دوسرے سکشنس (Sections) اکونٹس سکشن (Accounts Section) اور ٹائیپ سکشن ہیں ۔ اس سلسلہ میں حکومت کو یہ رکمنڈیشن (Recommendation) دیا گیا تھا کہ ایک زمانہ میں اسکالرشپ کمیٹی کی ضرورت تھی لیکن اب اسکی ضرورت نہیں ہے ۔ اسلئے اسکو ابالش (Abolish) کردیا جائے

اور ایجوکیشن سکرٹری (Education Secretary) کے دفتر میں
ایک مکس قائم کردیا جائے تاکہ وہ راست طور پر اسکے کاروبار انجام دے سکیں اور
کم از کم اس آفس کو تعلیمات کے محکمہ میں منتقل کردیا جائے تو اس سے اخراجات میں
کمی ہوگی۔ کیونکہ یہ سب کچھ اس وقت ہوا تھا جبکہ آزاد حیدرآباد کے خواب دیکھے
جارہے تھے ۔ اسلئے میں عرض کرونگا کہ اسکالر شپ کمیٹی کو جلد سے جلد ابالش
کردیا جائے۔

مسٹر اسپیکر - معزز ارکان کو یہ معلوم ہے کہ اب تک تین آنریبل منسٹرس کے
ڈیمانڈس کا تصفیہ کیا گیا ہے۔ ہمیں ابھی ۱۰ منسٹرس کے ڈیمانڈس کا تصفیہ کرنا ہے۔

۲۶ و ۲۷ و ۲۸ - ان تین دنوں میں روزانہ اگر تین تین منسٹرس کے ڈیمانڈس
(Demands) کا بھی تصفیہ کیا جائے تو ایک منسٹر کے ڈیمانڈس باقی رہ جاتے ہیں ۔
ممکن ہے کہ تین دن میں ہم دس منسٹرس کے ڈیمانڈس ختم کرسکیں۔ اس بارے میں
میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس تعاون کرے تو کام آسانی سے ہوسکیگا - ۲۴ اور ۲۵ جون کو
ہالی ڈیز (Holidays) ہیں - اگر تعطیلات میں ڈسکشن (Discussion)
رکھنا مقصود ہو تو راج پرمکھ کی اجازت لینی ہوگی - پہلے ہی کیلنڈر (Calendar)
دیکھکر تعطیل ڈکلیر (Declare) کردی گئی ہے لہذا ہمیں اس پر چلنا ہوگا۔ اب
ہاؤس اڈجرن ہوتا ہے ۔

Now we adjourn till 26th. The House will meet at 2 p.m. and work till 6-30 p.m. with an interval of half an hour between 4 and 4-30 p m.

The House then adjourned till two of the Clock on Thursday, the 26th June, 1952.